

UNIVERSAL
LIBRARY

OU-232942

UNIVERSAL
LIBRARY

وَمِنْ خَلِيفَتِي فِي الْاِفْكَةِ النَّبَاتِ سِبْخِ
 يَدُ الْاِبْنِ جَعْلُنَاكَ بِرَضْنِ حَلِيبُ مَعِينِ الْحَفِ

احمد لشكر كه هر دو حصه ديوان بجر عرفان عمدة الاوليا قرة الاصفا
 واقفت سرار لاهوتی كاشف سرار ملكوتی مصدر كمال ذات عبود
 حضرت انعام محمد د اود نقشبندی بالعلای الموموم باسم تاریخی

دفترت

۱۳۳۲ هـ

المعروف

ديوان صحرى

بايع نازج منابع تحقيق عارف معارف تدقيق عند لیب خيستان بالعلای
 پروانه شمع جمال آنغالی صاحب السيف التدمر عالیجناب خان بهادر
 فتح محمد عبدالکریم خان شمشير زاده الهد التوقير نظم کرو گيرى ملك كاعالى ظلمت

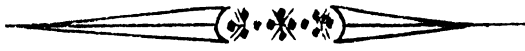
ابوالعلاكم كاظظ من وين صوت و انتا
 منطع في ركة هذ في الله ينادي طبع

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مجموعۃ التقریبات

مطبوعۃ ابو العالیٰ اسٹیم پریس آگرہ

التماس



تقدیم و تاخیر بر من مگر
نویسنہ رازو بود ناگزیر

تفاریظ اور تاریخات دیوان چھپنے کے بعد یکے بعد دیگرے وصول ہوتی
رہیں اور اسی سلسلہ سے اندراج کیا گیا لہذا امید ہے کہ تقدیم و تاخیر
کی گرفت نفرمانی جائے گی۔ ”صدر ہر جا کہ نشینہ صدر است“

حقیر پر تقصیر
مشیر

از کلک گہر سگ فصیح اللسان صاحب حکمت و ایقین و اقصا سر اردین
 محب مداح صاحب قوسین حاجی اکرمین الشریفین جناب حکیم محمد عاشق حسین
 ابو العالی آغالی اعلی اللہ مداح ہم فی الدارین



تقریظ انطباع دیوان مولائی و مرشدی ماہ برج حقیقت خورشید
 آسمان معرفت خضر بادیه طریقت رہبر اہ شریعت سالک مسالک ہدایت
 شہنشاہ اقلیم ولایت سبق آموز علم الیقین سرانج منیر دین متین عماد العارفین
 زبدۃ السالکین حضرت آغا محمد داؤد نقشبندی ابو العالی رحمۃ اللہ علیہ
 از کمترین خادم عارفان بندہ بیچ میرزا بیچ مدان محمد عاشق حسین
 با لقت آغالی عظمیٰ عنہ

اللہ اللہ ذات بیچون و بیچگون کی حمد میں ہر طرف نغمہ سرائی ہو رہی ہے غنچہ چمک چمک
 لب نازک سے توحید کا گیت گار ہے ہین درو کی ترانہ سنجیون سے گل ہمتن
 گوش اور نہ لان چین سرا پاست ہو کر ہوم رہے ہین۔ آخر شب ہے تارے کفرت
 کی شان دکھا رہے ہین چاند آسمان کے مغربی کنارہ تک آہو بچا اور دریا سے وصل

میں غوطہ لگانے کو ہے عیش پرست غفلت کی نیند سو رہے ہیں یزدان پرست نصیحت
 پر کمر بستہ ہو رہے ہیں۔ دم بدم صبا کے مشکبار جو نئے چلے آتے ہیں۔ یہ مصعب بجلی
 کی طرح تڑپ کر عاشقِ جانناذکی زبان سے نکل رہا ہے ع

ز تاب جعد مشکینش چیخون افتاد در دوما

نسیم گلشن صبا کے بیخودی کا جو ہر اڑالائی ہے اور درو دیوار کے ذرہ ذرہ سے سستی
 ٹپک رہی ہے۔ ساقی کی خمار آلودہ آنکھیں نظروں میں پھر گئیں۔ نشہ عشق نے روح
 کو بامِ عرش تک پہنچا دیا ہے۔ بو العلامی باغ کا نظارہ ہو رہا ہے پر اسرارِ نعموں سے
 دل میں رقت اور اُس کے ساتھ جوش پیدا ہوا۔ ان ترانوں سے کان آشنا
 پائے گئے ساتھ ہی خیال آیا اے ہاتفِ یمان نواسنج معرفت اور کون ہو سکتا ہے
 پھیر دل ہی نے ادبے کہا۔ بلبل گلزارِ عرفانی۔ زمزم سے سنج روزِ حقیقی مولالی و مرشدی
 حضرت آغا محمد داؤد رحمۃ اللہ علیہ ہونگے۔ اس وقت حضرت قدس سرہ کی
 سیرت پر فضیلت پر شہنوی جلوہ داؤد کے چند شعر زبان پر آگئے

بجبر سے بتانا ساقیا
 رنگِ بیزنگی دکھاے بیخودی
 مے پلا کر پیاسِ مستوں کی بجھا
 سومرے پیدا کرے اک بات میں
 تیری مفضل مست رہتی ہے دم

بو العلامی مے پلانا ساقیا
 بادہ میں ہو کیفیت بے کیف کی
 جام پر نشہ شیشی کی گردن کو جھکا
 نشہ بے مے ہے قہے ہاتھ میں
 پے بے پے چلتا ہے باہم دو جام

تیری ہمت تیری عادت کے نثار
 نشہ میں آزاد کروے فکر سے
 بوعلحالی پیسے ہے نحو قدیر
 پیشوائے شرع دین مصطفیٰ
 رونق بستان ارشاد ہرے
 واقف اسرار اور مز کبیرا
 بایزید عصبر ذوالنون نہان
 زندہ پیل دہر سرتی زمن
 باجمال و باجمالان باکمال
 جان تازہ تن میں آتی ہے ملام
 پھر بڑا اکرام ہے معبود کا
 ہے لقب آغا ہمارے پیر کا
 پیر میرا ہے حسن کا لاڈلا
 متحد جیسا محمد سے حسن
 جانشین شاہ حسن کا ہو گیا
 تھامنے منصور کا پیدا سرور
 کچھ حسن سے پڑھ لیا ایسا سبق

تیری صورت تیری سیرت کے نثار
 مست کئے اک لی کے ذکر سے
 مہند میں کیتا دکن میں بے نظیر
 رہنما ہے ستر راہ مرتضیٰ
 نور شمع دو دو مان بوعلعلا
 کاشف اسرار کوشف العطا
 وقت کا معروف سمون جہان
 عارف بانہ شبلی دکن
 بے نظیر و بے عدیل بے مثال
 باادب لیتا ہونہین مرشد کا نام
 ہے محمد تاج سرداود کا
 مرشد و ہادی باتوقیر کا
 خاص رب ذوالمنن کا لاڈلا
 ہے حسن آغابین یون پر توکلن
 پھول عرفان کے چمن کا ہو گیا
 حق سے نزدیک اور بہر باطل سے دور
 سالما جذب آشنا تھا محو حق

ساکلی سے پہلے مجذوبی ملی
 موٹھی تھی دو نون آنکھوں میں بہری
 جس کو دیکھا اپنا دیوانہ کیا
 شام سے تا صبح بیداری کے ساتھ
 آئینہ تھا سامنے ہر دل کا راز
 بو العلامی رنگ میں ڈوبا ہوا
 چاہلو سہی کی نہ دو لہنتہ کی
 جسم اطمینان پر نہ سنجی کا لباس
 تھا ہمیشہ تن پہ انگرگما سفید
 پان کے دامن پہ دہے جا جا
 لٹ پٹی دستا زیب سر تمام
 سر حد دل میں تھا داخل ریا
 ناپسند طبع تھی اچھی غذا
 رخ ہمیشہ گاہ سنج و گہ سفید
 بیوضو لیتے تھے بیرون کے نام
 آپکی صحبت کا اتنا اثر
 وجد میں موئے محاسن آپکے

جب ہوا سالک تو محبوبی ملی
 تھی نظر کو یاد طرز دلبری
 آن میں بے مے کے ستانہ کیا
 عین مستی میں بھی ہشیاری کی تھی
 ظاہر و باطن میں سب کا دلنواز
 نام پیران طریقت پر فدا
 حرص کی جو راہ دیکھی بندگی
 سبز و سرخ وزر دکور کمانپاس
 غم نہیں میلا رہے وہ یا سفید
 یوہن پناکب خیال رکا کیا
 دوش پر و مال کہا دی کا دم
 بے ریائی سے ہو ا جو کچھ ہوا
 بے نمک کہا یا کئے ہیں ساہما
 عاشقانہ رنگ چہرہ سے پدید
 باوضو اوقات کٹتے تھے مدام
 دم میں کرتے جنجیب کو باخبر
 دیر تک دیکھا کہ رہتے تھے کڑے

اونکے دیوانے تھے بیتاب نظر
 دل کی جانب ہر گہری ترچی نظر
 ذکر زیدان ہر گہری خاطر نشین
 آپ تھے بحرِ کرامتِ لاکھ
 ہند میں حیدر عرب میں بے شمار
 خادم اتنے ہیں نہیں جٹکا حساب
 سکر پانک رحمت پروردگار
 آپ تھے انسانِ کامل باہقین
 نصف تھا ماہِ ربیع الاولین
 کرچکے دنیا سے آخر انتقال
 خلد کو پہنچے آگے سال میں
 شہدِ وفات بہرِ دین نبی

ہر طرف تہا فیضِ باطن کا اثر
 بیخبر عالم سے حق سے باخبر
 تھے ابوالوقت آپ سیدِ شاکین
 قطبیت تھی آپ کو حاصلِ مرام
 آپ کے خادم ہزاروں جانِ نثار
 ایک عالم تھا دکن میں فیضیاب
 آپ کی کشف و کرامت بے شمار
 آپ تھے محبوبِ رب العالمین
 پنجشنبہ کا تھا روز بہترین
 سپہر کے وقت وہ بدر کمال
 عمر گزری عشق و وجد و حال میں
 گفستہ ام سال وصال ہر شب

آپ کا مخلص صحو تھا اردو فارسی میں غزلیں فرمایا کرتے تھے شعر گوئی سے آپ کی
 فرض شاعری تھی اکثر حالت وجد میں جو کچھ زبانِ فیضِ ترجمان سے ارشاد ہوتا تھا
 قلمبند کر لیا کرتے تھے۔ نواب صادق جنگ بہادر سلمہ مولوی غلام محمد صاحب
 شوق عرب مولوی محمد عبد القیوم صاحب حفظ۔ ڈاکٹر احمد حسین صاحب مائل۔ جو
 سخنورانِ کامل اور آپ کے عقیدتمندانِ راسخ الاعتقاد میں شامل ہیں جب کہی خدمت

بارکت میں حاضر ہوتے تو ارشاد فرماتے کہ کبھی ہم شاعرین میں کچھ کہہ دیتے ہیں سوزنی
 غیر سوزونی تم جانو بعض اس غلام سے بھی ایسا ہی ارشاد ہوتا کہ کبھی ہم نے غزل لکھی
 ہے۔ دیکھو اس کا عیب وہ نہ تم ہی جانو ہکو کہدینے سے کام ہے اور کبھی وزن کا بھی
 لحاظ نہیں رہتا تھا۔ اس سے یہ نہ سمجھ لیا جائے کہ آپ کی طبیعت سوزون تھی
 اتفاق سے ایک آدھ مصرع اس طرح کا بھی نکل آتا تو اسکی پروا بھی نہیں فرماتے تھے۔
 بارہا دیکھا گیا ہے کہ بعض اہل علم شعر سوزون کرنا تو بجا شعر کو صحیح وزن کے ساتھ نہیں
 پڑھ سکتے۔ اگر استغراق و محویت کی حالت میں ایسا ایک آدھ مصرع نکل آیا تو
 یہ امر چندان قابل گرفت نہیں ہے۔ اس محل پر اتنا عرض کر دینا بھی ضرور ہے کہ
 ایسے حقیقت آگاہ و معرفت و نگاہ فنوس کے کلام پر کسی وجہ سے نکتہ چینی
 کی نظر ڈالنا یا اصول عروض کے لحاظ سے جانچنا بالکل خطا اور اسرار کو تہیہ ہی
 اول تو اس سبب سے کہ ان بزرگوں کی عرض شعر گوئی سے اس فن کی تکمیل نہیں ہوتی
 ہے بلکہ واردات قلبی اور کیفیات وجدانی و اسرار حقانی افادہ و افاضہ بیان
 کر دینا مقصود ہوتا ہے۔

گفتہ آید در حدیث دیگران

خوشتران باشد کہ ستر دلبران

اتفاقاً کہین وزن کا لحاظ نہ کیا گیا ہو تو کچھ مضائقہ نہیں۔ دوسرے یہ کہ علمائے منطق
 و حکمت نے عروضیوں کے برخلاف وزن کو شعر کی تعریف میں داخل نہیں کیا ہے۔
 چنانچہ وہ اس طرح تعریف کرتے ہیں۔ الشعر ما ینسط القلب او ینقبض ترجمہ شعر وہ ہے

جود میں سرور پیدا کر دے یا غم۔ اس قول کی تائید لائق مصنفوں نے یوں بھی کی ہے کہ قرآن مجید کی پرتائیر اور حکمت آمیز آیات پر کفار حضرت رسول مقبول محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو شاعر کہا کرتے تھے حالانکہ کلام الہی نہ منظوم تھا اور نہ آپ نے کبھی ایک مصرع موزون فرمایا عرض اس برہان قاطع سے یہ بات اچھی طرح پایہ یقین کو پہنچ گئی کہ کلام موزون کے سوا جو فقرے اور جملے موثر اور اخلاق و معارف سے بھرے ہوں ان پر بھی شعر کا اطلاق صحیح طور پر ہو سکتا ہے اور کسی طرح بزرگوں کے کلام پر اس اعتبار سے نکتہ چینی کی جرأت نہیں کی جاسکتی۔ آپ کی اکثر اردو فارسی غزلیں جو مریدین کے پاس رہ گئی ہیں افسوس کہ دستیاب نہیں ہو سکیں۔ آپ کے بھائی حضرت آغا محمد قادر صاحب قبلہ کے پاس جو کچھ ذخیرہ تھا وہاں دیوان کی صورت میں مرتب کیا گیا ہے۔ حق سبحانہ تعالیٰ ہمارے دوست عزیز برادر دینی مولوی محمد عبدالکریم خان بہادر شمشیر نظام کروڑ گیری ممالک محروسہ سرکار عالی کی ہمت اور بلند فرمائے اور ان کے سینہ کو انوار باطنی سے ہمیشہ معمور اور ان کے بلغ مراد کو دم سبز و شاداب رکھے کہ اس کلام معرفت انصاف کو نشانہ کر کے ذہل حسات ہوئے اور پیر بھائیوں و نیز دیگر صاحبان مذاق کی اس روحانی غذا سے خاطر خواہ دعوت کی۔ پھر خیالات نے پلٹا کھایا طبیعت میں تازگی کوئی کی انگ پیدا ہوئی اور اسی روحانی عالم میں زبان سے بیاختہ نکلا۔

زردیچونی برنگ چون برآمد
زردیامون گوناگون برآمد

تقریظ انطباع دیوان ہذا نخبہ طبع گوہر نشان آشنائے بحر عرفان
 عالی فکر معجز بیان شیرین سخن شیرین زبان عالیجناب حسمت مآب
 نواب صادق جنگ محمد جمال الدین خان بہادر ایڈی کانگ حضورینو
 عالیحضرت والا شوکت رستم دوران افلاطون زمان سلطان ابن سلطان
 آصف جاہ مظفر الملک نظام الدولہ فتح جنگ حضرت سیدگانعالی
 متعالی۔ نواب و لاخطاب میر عثمان علیخان بہادر فرمان فرما مملکت دکن
 صَافَهُ اللهُ عَنِ الشَّرِّ وَالْفِتَنِ ۝

سچ کچھ ہا کا شور ہے صلہ علی جیبہ کا غلغلہ۔ اللہ۔ اللہ کے نعروں نے عرش سے
 فرش تک مستانہ جوش و خروش کا رنگ جمادیا ہے۔ محویت کا نشہ دیکھتے کے دیکھتے
 وہ سر چڑھا انکھین دل کی طرف جھک پڑیں تصور نے طرفۃ العین بین کہین سے
 کہین پہنچا دیا ہوش کیسا ہستی کی خبر نہیں مزے کی گم شدگی ہے اپنے کو
 مضامین پارہ ہوں ۵

لا ابا لی کمال ہے میرا

بیخیالی خیال ہے میرا

لگا ہ اس عرصہ نامتناہی میں دوزنک پہنچی اور عجیب ہنگامہ آرائی دیکھی یہ کوشان
 وحدت کی مجلس گرم ہے۔ ہرستان الست کا جگھٹا ہو رہا ہے۔ کوئی وجد و حال

سے رقص میں ہے کسی کو عارفانہ قال کی سوجہ ہی ہے۔ ساری محفل شاعر ہے
کسی کا انتظار ہے ہر گوشہ سے پکار ہو رہی ہے۔

ع الایا ایہا الساقی ادسکاساونا ولہا

ادہر بھی دل میں اُننگ پیدا ہوئی طبیعت میں زور کا دلولہ اٹھا۔ بادہ پھالی کی لہر لگئی
ادہر والوں سے چارہ نکھین ہو رہی ہیں۔ دل کچا جا رہا ہے کسی نے لکارا۔

ع ہات الصبوح حیوایا ایہا السکار

یہ جوش مسرت کے بیخود بنانے والی آواز کا نون میں پڑی اور قدم اپنی جگہ سے اُٹھ کر
آنکھ کھولی تو اُسی ہنگامہ آرا جگمگتے میں موجود ہوں۔ پرتو نور نے ان مستانِ مجسکے
چہرہ کی آب و تاب دوبالا کر دی ہے۔ چوہرے تجسس اور حیرت کی نگاہوں سے
دیکھ رہا ہوں یکایک غل ہوا ۵

آئینہ دار صورت حسن خدا یم

ما بندگان سلسلہ ابو العلام یم

آنکھیں ساقی کو ڈھونڈ رہی ہیں۔ کون ساقی ابو العلامی دربار کا لعل شب بچراغ۔
عزت الہی گلشن کا لالہ بیدارغ۔ قاسمی نکلہ کا سُر مدنیغی باغ کا گل سُر مد۔
حسنی رنگ چمکانے والا۔ آتش شوق بھڑکانے والا۔ دمہ دم نگاہوں کا اضطراب اور
دل کی بیچینی بڑھی جا رہی ہے ادب مجلس کہتا ہے گرون جگالو۔ شوق نظارہ کہتا ہے
دل کی حسرت نکالو۔ یہ رو و بدل ہو رہی تھی بادہ خواروں میں خوشی کی پھل پڑ گئی۔ آغالی
جان نثاروں نے آنکھیں فرسش راہ کر دین۔

ع ذرے لگے چکنے کیا آفتاب نکلا

میرے ساقی کی شان دکھینا حسین ماہ حقیقت - ابرو ہلال معرفت چشم ساغر بصیرت -
 بینی چراغ طریقت - دہن غنچہ ہدایت - لب گلبرگ شریعت - زبان کلید کمال - رخسار
 بدر جمال حلقہ گوش شعلہ جو الہ طور - موئے ریش خط شعاع نور - گردن مراحمی حرمی شمع خانہ
 بسطامی - ہاتھ دستگیر افتادگان کوئے ناکافی سینہ آئینہ صورت ایمان - پاپون
 رہ نو روجادہ عرفان - رنگ آئیہ کریمہ صبغتہ اللہ کا میشر سہرا پافتا سارک اللہ
 احسن الخالقین کی تفسیر - میرے ساقی کی سادگی دکھینا - سر پر لٹ پٹی دستار
 جسم میں سادہ انگرکھا - دوش پر کھادی کارو مال دامن پر پان کے دہتے ہیں خیال
 نہیں - لباس میلا ہے پروا نہیں - بے ریائی خلوص - حسن عقیدت چہرہ خندان
 سے نمایاں ہو رہا ہے - یہ گلزار عرفان کا عندلیب اب وہ پر اسرار نغمے سنائیگا
 سینے و نور جوش سے ابل پڑیں گے - مجھ کو میرے ساقی کا مسکرا کر یہ کہنا اب تک
 یاد ہے - ہم شاعر نہیں ہیں یوں ہی کہہ لیتے ہیں - مجھ کو یہی خیال ہے جب مستی کے
 عالم میں میرے ساقی کے مُنہ سے پھول جھڑتے تھے توجہ رام آنکھوں سے
 اٹھا کر دامن قحطاس میں بھر لیا کرتے تھے - میرے ساقی کی کرامت دکھینا سارے
 عشاق گھیرے ہوئے ہیں - ہالہ میں جاننا اپنی طلعت کا جلوہ دکھا رہا ہے - میں
 قربان سو کو کو ایک نظر میں لٹا رہا ہے - ساغر نہیں ہے - مینا نہیں ہے - مے نہیں ہے
 فقط اشارے میں بخود اور متوا لا بنا رہا ہے - اسوقت کا رنگ زبان حال ہی سے

پوچھئے۔ ۵

عجب بے کیفیت مستی میں پیدا

ادھر میں مست اُدھر وہ دلرباست

آن کی آن میں خودی بچودی سے بہتی مہتی سے بانجری بچیری سے ہر شکاری
 بیہوشی سے بدل گئی۔ معلوم نہیں میں کدھر ہوں کہاں ہوں۔ مدہوشی کا عالم ہے۔
 کسی نے کان میں یہ مفردہ پہنک دیا۔ ترانہ مصحورنگ طبع میں جلوہ گر ہو رہا ہے۔ صحو کون
 وہی میر اساتی۔ بادۂ عرفان کا متوالا۔ میخانہ عشق کا اُجالا۔ میگسا ران بچودی میرے
 پیر میخانہ کا نام اسطرح ادب اور اکرام سے لیتے ہیں۔ فلک معرفت کا ماہتاب۔
 برج ولایت کا خورشید جہان تاب۔ پیر کامل روشن ضمیر صاف دل حضرت
 آغا محمد داؤد رحمۃ اللہ علیہ۔ یہ معرفت کا جہنتان یہ بیاض رموز عرفان یہ درخیز
 مضامین کا دیوان کس نے شایع کیا۔ اسکو رنگ طبع چڑھانے کا شرف کس کے ہنک
 ہاتھوں کو حاصل ہے وہ سامنے ہی کھڑے ہیں۔ میرے پیارے بھائی پیرے
 ہم مشرب میرے صادق الاخلاص دوست مولوی محمد عبدالکریم خان بہادر شمشیر
 ناظم کرور گیری ممالک محروسہ سرکار عالی ہیں اپنے مرشد کامل کو صدق دلی سے
 دیوان مطبوعہ نذر گزرا تا۔ اللہ انکو اس صدق نیتی کے صلہ میں ہمیشہ بادۂ ابو العالی
 سے سیراب اور اُنکے چمن مراد کو سبز و شاداب رکھے۔ آمین۔ پھر جناب
 ہاتھ نے تقریظ پیش کی۔ حلیم۔ تو بھی اپنی تانچ پیش کر کے برکات سے مشرف

ہو۔ ۵

طبع شدہ چہ بیان دل افروز
 کر جان بخشی سلم صحوی
 حکم خوش سال اشاعت گفتم
 قلزم فیض کلام قدسی

۳۲ ھ ۱۳

تقریظ دیوان حضرت صحوح رحمۃ اللہ علیہ

میں مداح قاسم کو نثر و سلسبیل حلیل القدر جناب حافظ جلیل حسن صنابیل
 سلمہ اللہ الویل ملازم بارگاہ بادشاہ دکن خلد اللہ ملکہ

پیر و مرث حضرت آغا داؤد صاحب ابو العالی رحمۃ اللہ علیہ کے ظاہری و باطنی
 فیوض سے اس ملک کے تمام خاص و عام واقف ہیں ان کے کمالات علمیہ و عملیہ
 اور مقامات عالیہ نے ان کو آفتاب ولادت و کن بنا رکھا تھا۔ یہ دیوان انہیں کے
 باطنی جذبات و کمالات کا آئینہ ہے جسکو صوفیان باصفا اپنی محفلوں میں سن سکر
 و جہ میں آئینگے۔ درحقیقت اُردو شاعری کی یہ بڑی خوش قسمتی ہے کہ ایسے مقدس
 اولیا اور بکمال خداسیدہ بزرگوار اس میں حصہ لیتے رہتے ہیں۔ چنانچہ خواجہ
 تمیر درویش شاہ تراز ہے۔ حضرت امیر مینائی کے کلام فیض الیتام سے ہماری اُردو شاعری
 مالا مال ہے اور اب حضرت آغا داؤد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے دیوان کی اشاعت سے
 اس میں اور چار چاند لگ گئے ہیں۔ معرفت۔ وحدانیت۔ عشق حقیقی۔ رموز الہیہ کا

یہ دیوان ایک مجموعہ ہے اور اسکا مطالعہ کرنا سب کے لئے سبق آموز حقیقت اور ترقی
مدارج کا باعث ہے خان بہادر مولوی محمد عبد الکریم خان صاحب ناظم کروڑ گیری قابل
مبارکباد مہین جنہوں نے اس مجموعہ گران بہا کو چھپوا کر شائع کیا۔ جلیل حسن جلیل
کان اللہ لہ

تقریظ از جناب مولوی محمد عبد القیوم صاحب وکیل حفظ آغالی

ابوالعلائی سلمہ اللہ تعالیٰ

مخبر اور ان دینی عالیجناب خان بہادر مولوی محمد عبد الکریم خان صاحب آغالی
ابوالعلائی کشتنہ کروڑ گیری دام دولہ و اقبالہ نے مرشدی و مولائی حضرت شاہ
آغا صاحب بلہ قدس سرہ کا کلام فارسی و اردو یکجا جمع کر کے طبع کرایا ہے۔ اس سے
غرض یہ ہے کہ کلام موصوف کے مطالعہ سے ہم سب پر بہا بیون کو فائدہ پہنچے۔
خدا انکی دولت دنیوی و فتوحات طریقت دینی میں روز افزون ترقی کرے حضرت
قبلہ قدس سرہ کی غلامی کا شرف مجھے ۲۲ شعبان ۱۳۱۰ھ کو نصیب ہوا اُسوقت
سے خود بدولت کی مجالس مختلفہ میں حاضر رہا کرتا تھا۔ خصوصاً حضرت کے وصال
شریعت سے پہلے تخمینہ ۱۲ برس تک روزانہ صبح و شام میری حضوری چار گھنٹہ رہی
اور اکثر ہندوستان کے سفر میں بھی ہم کاب عالی رہا ہوں۔ حضرت کے عادات و خیالات
و شعر گوئی و دیگر امورات دینی و طریقت و تعارف و کرامات اس میری زمانہ حضوری کے

چشم دید بہین خود بدولت سے مینے سنا ہے کہ حضرت نے سب سے پہلے جناب سید حسین علی صاحب سے جو حضرت کے پر بھائی تھے فارسی میں انشا خلیفہ پڑھا اسکے بعد سکندر نامہ پھر طغرائے ظہوری۔ فارسی میں اسقدر مبلغ استعداد تھا عربی و دیگر علوم سے کبھی کوئی تعلق ہیثیت علم ظاہر نہیں رہا۔ ۱۳ یا ۱۴ برس کی عمر میں حضرت آغا محمد حیدر صاحب علیہ الرحمۃ اپنے پدر بزرگوار کے ساتھ حضرت شاہ محمد حسن صاحب قبلہ قدس سرہ سے بیعت کی۔ دو برس کے مجاہدہ میں جذبہ ہو گیا اس جذبہ میں سالہا سال تک رہے اس زمانہ جذبہ میں بتعمیل حکم کیا کہ اَوْدُ اِنَّا جَعَلْنَاكَ فِي الْاَرْضِ خَلِيفَةً حضرت شاہ محمد حسن صاحب قدس سرہ نے خرقہ خلافت عطا فرمایا رفتہ رفتہ سلوک پر آئے جب بھی میرے چشم دید زمانہ میں کوئی وقت حضرت کا سکر و جذبہ سے خالی تھا لیکن اُسکے ساتھ صحیحی غالب رہا کرتا تھا کشف و کرامات کو بھی پلوں شیدہ فرماتے تھے۔ سکر پاؤں تک عجز کے تلے تھے شعر گوئی کی حالت یہ تھی کہ کبھی ارادۂ شعر نہیں کہا۔ بلکہ کیفیت غالب ہوئی اور اُسی غلبہ میں جو کچھ کلام موزون فارسی ہو یا اردو بے اختیار نکل آیا۔ حاضرین میں سے کسی نے اُسکو لکھ لیا۔ باعتبار فن شاعری کوئی تعلق نہ تھا اکثر ایسا ہوا کہ اُس کیفیت میں اشعار ناموزون بھی نکلتے تھے۔ لفظ صحو آیا ہے وہ اپنے لغوی اسلوب پر نہیں ہے۔

اس دیوان کے اشعار درحقیقت اُنکا حال بہین یا واردات یا واقعات جبکہ تقاضائے کیفیت وقت نے موزون کر دیا۔ بسا اوقات ایسا ہوا ہے کہ آنکھ سے آنسو جاری بہن ڈرا رہا

کے بال کھڑے ہوئے ہیں۔ آنکھ بچھڑ متوالیان میں اشعار زبان سے بے ساختہ نکلنے چلے جا رہے ہیں یہ حالات میرے چشم دید ہیں۔ چونکہ ان حالات میں اشعار خود بخود کہے گئے ہیں اسلئے طالبین راہ طریقت کے واسطے عجیب و غریب پرتاثر و مختلف قسم کے کنجیات امراض روحانی قلبی ہیں۔ کہیں حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ کے اشعار کی ہی کیفیت ہے۔ کہیں حضرت حافظ شیراز کے سے کہیں حضرت امیر خسرو جامی کی بجاتی ہے۔ جب قدر اولیاء کے اشعار میں وہ حقیقت اُن کے احوال و واقعات و انکشافات کا مجموعہ ہوا کرتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ان حضرات کے اشعار میں آواز کا نام و نشان تک نہیں ہوتا نہ فنون شاعری کے مطابق خواہ مخواہ اُسکا ظہور ہوتا ہے۔ جن حضرات کو راہ طریقت کا ذوق ہے اُن کو ان اشعار سے حضرت قدس سرہ کے مراتب و احوال عالی کا پتہ چلانا کوئی دشوار امر نہیں ہے لیکن جو محض فن شاعری کے اعتبار سے اس دیوان کو مطالعہ فرمائیں گے اُنکے سمجھ میں بعض اشعار قطعاً آئیں گے۔ بلکہ وہ مختلف جہات سے اعتراضات کریں گے جس سے احتراز خود اُنکے حق میں مفید ہوگا۔ اس موقع پر حضرت کے مختصر طور پر عادات کا تذکرہ خالی از فائدہ نہیں ہے۔ سلوک پر آجانے کے بعد حضرت کی عادت تھی کہ ساڑھے بارہ بجے شب کے بیدار ہو کر تہجد پڑھتے اور صبح تک مراقب رہتے اس درمیان میں کبھی کروٹ تک نہیں بدلتے تھے صبح کی نماز کے بعد حلقہ توجہ ہوتا اور اُس سے فرع ہونے کے بعد کبھی شنبوی شریف مولانا روم کا سبق ہوتا اور اُس کے

مضامین جناب حافظ محمد اسماعیل صاحب سے جو ہمارے بھائیوں میں باعتبار علم و عمل و احوال ایک فرد مختص بہن بیان کرتے اور سب سماعت کرتے۔ کبھی اس کے طلبا کی یاد ہوتی اور وہ حدیث شریف پڑھتے بعدہ رخصت ہوتے۔ چار بجے دن کے حضرت قبلہ کے اکثر غلامان جمع ہوتے اُس وقت کسی نہ کسی بزرگ کی تالیف شدہ کتاب پڑھی جاتی تھی۔ بوقت مذکور حضرت پر جذبات کا غلبہ رہتا تھا غلاموں کے اصرار پر خود ہی مضامین بیان کرنے۔ مگر اُسکی تاثیر یہ ہوتی کہ جو لوگ صاحب ذکر یا مقامات ہوتے تھے اُن پر احوال طاری ہو جاتے تھے یہ صحبت مغرب تک گرم رہتی تھی۔

کشف و کرامات سے اس درجہ نفرت تھی کہ اکثر یہ اشعار پڑھتے

اشعار

| | |
|-----------------------------|---------------------------|
| طریق عاشقی از خود ربائی است | نہ قطع منزل و طے مقامات |
| من سستی و ذوق منے پرستی | چکار آید مرا کشف و کرامات |

عاجزی کی حالت یہ تھی کہ کبھی اپنے آپ کو شیخ نہیں سمجھتے تھے اور طالب کو یہ لفظ مرید یا دنین کیا اور نہ کبھی اس لفظ کو زبان پر لائے۔ اگر کسی ناواقف شخص نے کسی مرید کی نسبت کیفیت و تعلق پوچھا تو یہ فرمایا کہ میرے عزیز بہن۔ با حضرت شاہ محمد حسن صاحب قبلہ قدس سرہ کا تعلق بتایا آداب الہی و حضرت رسالت پناہی اس درجہ تھا کہ لفظ اسم ذات زبان سے سوائے اوقات نماز کے کبھی نہیں نکالتے تھے لفظ اشاہ (وہ) فرماتے اور حضرت رسالت پناہی کا اسم مبارک زبان سے نہیں نکالتے تھے

نماز کی حالت یہ ہوتی تھی کہ اکثر اوقات شدت کیفیت و جذب کی وجہ سے دو رکعت کی جگہ پانچ رکعت ایک سجدے کی جگہ متعدد سجدے ادا کرتے تھے اور کبھی کبھی جہت قبلہ بھی متغیر ہو جاتے تھے کبھی شدت کیفیت کی وجہ سے نماز میں وجد ہو جایا کرتا تھا اس سبب سے پیچھکر نماز ادا فرماتے تھے باوجودیکہ اخیر زمانہ عمر میں دوڑا نو نہیں بیٹھ سکتے تھے لیکن جس طرح ممکن ہو نماز کے ادا کرنے میں کوئی کمی نہیں ہوتی بیماری میں اگر اٹھا گیا تو لیٹے ہوئے اشارات سے نماز پڑھتے تھے شب خیزی کی وہی حالت رہی اکثر دائم المرض رہتے اگر ہفتہ عشرہ معراج اچھا رہا تو فرمائے معلوم ہوتا ہے کہ عتاب سے اسکے بعد بیمار ہونا لازمی تھا۔ بیماری میں نہایت خوش رہتے۔ دن بھر غیر اشخاص کے سامنے سوائے دنیا داری کی باتوں کے کوئی اور بات زبان سے نہیں نکالتے تھے۔ معارف و حقائق اور اپنے مکشوفات کے متعلق کبھی زبان سے ایک لفظ نہیں فرمایا۔ مریدین پر جو احوال طاری ہوتا انکو سماعت فرمانے کے بعد ضرورت ہوتی تو اصلاح فرماتے یا کوئی عمدہ اعلیٰ درجہ کی حالت ہوتی تو حکم دیتے کہ دو گانہ شکر یہ ادا کرو لیکن یہ نہ فرماتے کہ یہ کس مقام کی بات ہے تاکہ طالب میں ریاضت آجائے رعب و خلوص و محبت اگر کسی میں ہوتا تو اس سے ہمیشہ فرماتے خلق محمدی کی تعمیل میں ہمیشہ آمادگی جاب ہے۔ مریدین میں ہر شخص یہ سمجھتا تھا کہ مجھ پر بہت سرفرازی ہے اگر مریدین میں کوئی شخص طلب حق میں سرگرم رہتا تو ہر طرح سے اُسکے خادم بن جاتے۔ مالی دشواریوں میں اُسکی تائید فرماتے۔ اگر کسی کو تعلقین ذکر کرنا ہوتا تو یہ فرماتے کہ آیا کرو میں کچھ کہوں گا لفظ ذکر زبان سے نہیں نکالتے تھے

ایکبار ایسا اتفاق ہوا کہ میں نے یہ عرض کیا کہ توجہ طریقہ نقش بندی تو روزی جاتی ہے
 ابو العالیٰ طور کی توجہ سے بھی کبھی سرفرازی ہو تو ارشاد ہوا کہ کبھی مجھے کیا آتا ہے تم
 لوگوں کے ساتھ برکت لینے کو اور پیرون کی سنت ادا کرنے میں بھی بیچھ جاتا ہوں میں نے
 عرض کیا کہ وہ بھی تو پیرون کی سنت سے ہسلا کر خاموش ہو گئے۔ اگر کبھی کسی سے اپنے
 خواب کا ذکر کیا اور خود پر غلبہ و کیف طاری رہا تو یہ شعر پڑھتے ۵

۵ شبہم نہ شب پرستم کہ حدیث خواب گنیم | چون سلام آفتاب ہمہ ز آفتاب گویم

میں نے اکثر مجازیہ کو دیکھا ہے کہ ہمیشہ اُنکے روبرو مودب رہتے۔ ہر شخص کی مجال نہیں
 کہ کوئی گفتگو ان سے جس طرح جی میں آیا کرتا۔ خود بخود رعب طاری رہتا تھا۔ احکامِ شریعت
 کی پابندی کا بڑا خیال ہمیشہ دامنگیر رہتا تھا۔ حالات و ارشادات و عادات و کرامات
 حضرت کے استقدر کثیر ہیں کہ اگر انکا اجتماع کیا جائے تو ایک بہت بڑی کتاب ہو جائے۔
 اگر کوئی صاحبِ قلب ہے تو اسوقت مزار پر آکر روحانیت شریف کی طرف متوجہ ہوئے تو
 راقم نے جو کچھ لکھا ہے اس سے زیادہ وہ حقیقتِ حال سے بقدر مناسب خود واقف
 ہو جائے گا۔ خدا یتعالیٰ اجنبِ خان صاحب بہادر کو زندہ رکھے اور جلد مراداتِ دینی و دنیوی
 میں اُنکو کامیاب کرے کہ انہوں نے حضرت کے کلامِ پرفیض کو طبع کرایا اور حضرت کے
 سب غلاموں کے حق میں تقسیم فیض کے باعث ہوئے۔ این نماز من از جلد جان آیین

خاکپائے سگان آغالی ذلیل عبد القیوم وکیل

تقریب دیوان صحو

رخیتہ طبع زرین سیادت و نجابت دستگاہی شفیق بجال بندگان الہی - و آفتاب
اسرار خفی و جلی جناب میر امیر علی صاحب امتوالی آستانہ حضرت سلطان الہند غریب نواز بریلوی علیہ السلام

الحمد للہ کہ مقبول بارگاہ و دودشاہ آغا محمد داؤد رحمتہ اللہ علیہ کا اردو فارسی کلام جس کو
محب الفقرا مونس انور باخان بہادر محمد عبد الکریم خان شمشیر ناظم کروڑ گیری ممالک محروسہ
سرکار عالی نے بڑی تلاش اور کوشش سے جمع کر کے ترتیب دیا ہے طبع ہو گیا۔ مصنف
قدس سرہ کی تمام عمر کسب کمالات باطنی میں گذری ترتیب غزل سے انظار شاعری بہرگز
مقصود تھا بلکہ محض بغرض فیض سانی انظار حال کے لئے کلام موزون اختیار کیا
کیا تاکہ سماع کی مجلسوں میں ساکنان طریقت کے لئے رقیات مداح کا باعث ہو
ظہور و بطون ہر شے کے لئے لازم ہے۔ لیکن اہل باطن کی نظر ہمیشہ بمصدق
مصع مادون را بنکریم و حال را بطون ہی پر پڑتی ہے۔ اس کلام کے مضامین
و معانی پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر غزل حقایق کے موتیوں کی بڑی
ہے جسکی اہل دل کو جستجو اور اہل سماع کو آرزو رہا کرتی ہے۔ اگرچہ صنایع بدائع
کی طرف مصنف نے التفات نہیں فرمایا لیکن مضامین کی نزاکت اور معانی کی نفاستہ
سے جو اصل الاصول شاعری ہے سارا کلام معمور ہے جسپر اہل دل مرتے ہیں

شاہد آن نیست کہ محضے و میا نے وارد بندہ طلعت آن باش کہ آنے وارد

حق جل و علی اس متبرک دیوان کا فیضان جاری رکھے اور مصنف کو اعلیٰ مدارج و علیہا فریادیک
پہنچائے۔ اور جامع دیوان کو دین و دنیا میں اپنے شیخ کے دوش بدوش رکھے۔

تقریظ دیوان صحو

من نتایج طبع اقدس جناب کرم انتساب سیدنا احمد صاحبنا سلمہ السید انوار
جانشین متولی صاحب درگاہ معلیٰ حضرت خواجہ خواجگان رضوی عنہ

غازہ کش روئے الف۔ لام میم بسم اللہ الرحمن الرحیم

ستائش مرستودہ را سزد کہ قلم دلہارا از اموانج صفات خویش جوش دادہ و مدہوش
میخانہ است را از بادہ معرفت ہوش۔ و تحفہ درو و نامحدود مرنہی را رسد کہ اولین
موج بحر وجود است و علت ایجاد ہمہ است و بود صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم

تفسیر دو کون رایت او تفسیر دو حرف آیت او

اما بعد میگوید عبد ضعیف سیدنا احمد عنی عنہ جانشین متولی درگاہ معلیٰ کہ لازماً
دیوان نغز شاہ آغا محمد داؤد صاحب نقشبندی ابو العالی المتخلص لصبحی کلادتہ
ریاض سخن است و شمع دل افزون سخن زہے کلامیکہ اگر بر تکلم ناز و سناست و سخن
مشکلیکہ اگر بر کلام خویش بوجد آید روا۔ حرف حرفش آیتہ رونمائے دست و لفظ

لفظش غازیہ چہرہ جوہر آب و گل - نقطہ نقطہ اش سویدائے دلہاست و نکتہ نکتہ اش
کلید در اسرار اشکھماہ

این نعمت تر کہ در نور دست

یک نالہ بصد ہزار در دست

آخرینندہ دیوان ہستی این فانوس خیالی را از شمع قبولیت روشن گردانا و لمعات
انوارش تا کاخ طار اعلیٰ رساناؤ۔

ع این دعا از من و از جملہ جان آمین باد

بالنبی وآلہ وصحابہ امجاد۔

از قلم نگین رقم صاحب الفضل و یقین حضرت مولانا محمد نور الدین صاحب سلمہ مدرس

مدرس مدرسہ معینیہ عثمانیہ واقع روضہ منورہ حضرت خواجہ بزرگ رضی اللہ عنہ

تَحْمَدُهُ وَنُصِّلَهُ عَلَى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ اَمَّا بَعْدُ فَقَدْ سَرِنِي

مُطَالَعَةُ الدِّيَوَانِ لِشَاةِ اَغَا حَمْدُ دَاوُدَ صَحْوُ النَّقِيبِ دِي

الْاَبُو الْعَلَاءِي اَنَادَ اللّٰهُ لَهُ الْبُرْهَانَ - وَوَهَبَ اَشْرَاحَ صَدْرِي

لَا يُكْشَفُ اسْرَارِ الْعِلْمِ الْحَقِيقِي - وَهُوَ اِنْ كَانَ فِي ظَاهِرِ الدِّيَوَانِ

لَكِنْ اِذَا غَبَضْتُ فِيهِ نَظْرِي فَاِذَا هُوَ مَنَارَةُ الْبُرْهَانَ

فَلِلّٰهِ دَسْرُ الْبَصِيْفِ - وَارْحَمُوْا مِنْ اللّٰهِ الْقَوَّاهِبِ اَنْ يُجْزِيَ

لِيَحْمَدَ عَبْدَ الْكَرِيْمِ خَانَ شَيْبَانِي خَيْرًا حَسَنًا يَجْمَعُهُ اَشْنَاتٌ هَلْدًا

الدِّيَّانُ - وَيَنْفَعُ بِمَعَانِيهِ وَأَسْرَارِهِ طَالِبِي مَعَارِفِ الرَّحْمَنِ
 آمِينَ مُحَمَّدٌ سَيِّدُ الْمُرْسَلِينَ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ صَلَوَاتُ رَبِّ الْعَالَمِينَ
 وَأَنَا الْعَبْدُ الْمَذْنُوبُ الْمُسْكِينُ مُحَمَّدٌ نُورُ الْمَدِينِ الْأَحْمَدِيِّ عَفَا اللَّهُ عَنْهُ

ترجمہ مجھ کو اس دیوان کے دیکھنے سے بہت خوشی ہوئی اور اسرار و نکات تصوف کے دریافت میں
 بہت بڑی مدد ملی۔ یہ بظاہر ایک دیوان ہے لیکن جب گہری نظر سے دیکھا جائے تو تاریکی میں چلنے والوں
 کے لئے ایک روشن شعل ہے۔ میں خدا ہی تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ اس دیوان کے پراگندہ اوراق کے
 جامع مولوی محمد عبدالکریم خان بابر شمشیر ناظم کراچی کے ممالک محروسہ سرکار عالی نظام خلد اللہ ملکہ کو جزا سے خیر عطا
 فرمائے اور طالبان علم حقیقت کو اس کے بیش بہا مضامین عالیہ سے بہرہ ور فرمائے۔ آمین

ریختہ کلک گوہر سلک مقبول بارگاہ پیران عظام جناب مولوی محمد
 غوث الاسلام صاحب صابری مدرس مدرسہ معینہ عثمانیہ درگاہ شریف حضرت
 خواجہ غریب نواز رضی اللہ عنہ

حامد او مصلیاً۔ سبحان اللہ بیشک شاہ صاحب کا کلام معرفت الینام اسرار و حقائق
 کا خزینہ اور بزم کثرت کا آئینہ ہے۔ ہر لفظ دل معنی سرشت کیلئے معنی خیز اور ہر حرف
 مشام حال عشاق کو عطر بیز ہے۔ ہر مصرعہ سرو قد ان طنز کی مفرگان درازی طبع
 نشتر ہے وہر شعر شہیدان ناز کیلئے شمشیر دو پیکر۔ اگرچہ بظاہر اس نظم تابناک کا چہرہ
 شاعرانہ صنائع و بدائع کے خال سے سادہ عذاران کے عذار سادہ کی طرح خالی ہے۔
 مگر معنی نقطہ نقطہ مرکب و اثرہ ایقان و مردم دیدہ عرفان ہے۔

ہر حرف جبرئیل درازست

آنرا کہ درے ز نکتہ باز است

حضرت مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس میں شک نہیں کہ اُن اندرونی جذبات کو جو
حالتِ سلوک میں پیدا ہوئے دلکش نظم کے پیرایہ میں اظہار فرمایا ہے۔ خدایتعالیٰ
اس کو بہ نظم و لکشتا کو آویزہ گوش قبولیت فرمائے۔ آمین۔ محمد غوث الاسلام
صابری عفی عنہ مدرس فارسی مدرسہ معینیہ عثمانیہ واقعہ درگاہ معلیٰ دارالخیر اجمیر۔

التماس جامع اوراق

اُوگر کتاب داؤد لے دل ہر دم بہ لحن دلکش جان نہ
گرد رشک است نادان تو بگو فا تو بسورۃ من مثلہ

خدائے بلند و برتری کتاب یا سرور کائنات علیہ التحیۃ و الصلوٰۃ کی حدیث یا اولیا اللہ کی تصنیفات یہ سب ایسے مجموعے ہیں جن پر دیباچہ یا تقریظ لکھنا شمشیرِ حقیر کے امکان سے بالاتر ہے۔ لہذا میرا مقصود ان چند سطور ذیل سے اسکے سوا اور کوچنین کہ اس مبارک دیوان کی ترتیب کے اسباب پر روشنی ڈالی جائے۔ بدرالسا لکین شمس العاقین - تلح الاولیا - سراج الاصفیا - کمال طریقت - جمال حقیقت - شیخ الاسلام و المسالین و ارث الانبیاء و المرسلین - صاحب اسرار الہی - سراپا باوصاف صحیحہ صحاحی - سرمایہ رحمت رب و دود آغا محمد داؤد قدس سرہ العزیز نے جب سجادہ ابو العلامی پر جلوہ فرمایا اور اعلیٰ کلمۃ اللہ کا بیڑا اٹھایا تو جس نے دست ارادت اوس و ارث انبیاء کے ہاتھ میں دیا یا اللہ فوق ایدیم کی تفسیر معنوی کا نظارہ کیا۔ چونکہ قبلہ عالم نسبت چشتیہ کا غلبہ تھا لہذا اکثر اوقات عرفائے متقدمین کے کلام سے مجلس سماع گرم رہا کرتی تھی۔ بسا اوقات حالت ذوق و شوق میں جس شعر کی کیفیت طاری ہوتی اُس کے بحر و توانی میں زبان حق ترجمان نے جذبات قلبی کا ترجمہ کر دیا ۵

وزروئے کرشمہ شیوہا بنماید
اینها ہمہ چہیت تاد لے بر بایند

شعرست بتان را کہ چو درناز آیند
کہ عمر ز زندگاہ زلف آراینند

شیخ قدس سرہ العزیز کا کلام جس قدر صورت ظاہری میں صنایع شاعری سے بے نیاز ہے
اسی قدر بلکہ اُس سے بڑکے لطیف مضامین اہل باطن کا مایہ ناز ہے۔ کسی نے خوب کہا

بآب رنگ و خان خط چہ حاجتے زیبا را

ز عشق ناتمام با جمال یار استغنیت

غرض یہ کہ یہاں جس نے بحر معانی میں غوطہ لگا یا گوہر معرفت پایا۔ اور جو محض شستِ الفاظ
کی تلاش میں رہا اُس نے کچھ نہ پایا

این بویئے ز کئے دوست است

این بویئے نہ بویئے دوست است

غرض مخدوم رحمۃ اللہ علیہ کے کلمات طلیبات جمع نہیں رہے بلکہ حاضر یا شان خانقاہ
میں سے جس آستانہ بوس نے جو کچھ پایا اوس سے حظ اٹھایا۔ وصال شیخ
قدس سرہ کے بعد جب یہ سلسلہ حال و حال منقطع ہو گیا تو وہ دلدادگان سماع جو
کلام شیخ کی شراب معرفت کے عادی ہو چکے تھے تشنگی سے تڑپنے لگے اور ناچار اون
سابقہ اشعار کو جو شعرِ محبوب کی طرح پراگندہ ہو رہے تھے جمع کرنے کی ضرورت پڑی تاکہ
اُنکی تکرار موجب تسکین دل بیقرار ہو۔

بیان اس امر کا اظہار بیوقوف ہو گا کہ کلام کے لئے مشکل کائنات جگر ہونا مسلم ہے تو اس میں
شبہ نہیں کہ شیخ کے ملفوظات نظم ہوں یا شعر میدون کے پیر بھالی ہیں جنکی خدمت و
اطاعت ہر مرید پر واجب ہے یہی وجہ ہے کہ ملفوظات شیخ کو جمع کرنے کی رسم قدیم

سنون فی الطریق سحجی گئی ہے خدا کا شکر ہے جس نے اس خاک نشین - آستانہ آغالی کو
 ان ملفوظات منظومہ کے جمع کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ اگرچہ اس جمع و ترتیب میں بہت
 عنایت اٹھائی لیکن اسکے صلہ میں نہایت گران بہا چیز ہاتھ آئی یعنی اپنے مخدوم اپنے
 ہادی دو جہان کے ملفوظات کا ایک حصہ جمع کر لیا اور پیران طریقت کی سنت ادا ہوئی
 جسکی برکت سے آج میں اپنے برادران معنوی کو اپنے سامنے مجتمع دیکھ رہا ہوں لاؤ اب
 ان اخوان الطریقت سے رخصت ہو لوں تاکہ وہ اس فیض سانی میں مصروف ہو جائیں
 جسکے لئے جمع کئے گئے ہیں۔

بھائیو ایک وہ زمانہ تھا جو تمہاری جستجو میں گزرا پھر خدا کے فضل سے وہ دن آئے کہ
 میں نے تمکو جمع کر کے بہ ترتیب بٹھایا اور تمہاری ملاقات کا لطف اٹھایا وہ سہانی راہیں جو
 تمہاری ٹھٹی ٹھٹی باتوں میں گدزین کبھی نہ بھولیں گی۔ اور وہ نور کے ٹرکے کے جب میں
 تمہارے نظارے سے اپنی آنکھوں کو منور کرتا تھا ہمیشہ یاد رہیں گے۔ آؤ میرے سینہ
 سے لگ جاؤ کہ میں تمکو اس مبارک کام کے لئے رخصت کروں جسکے لئے تم جمع کئے
 گئے ہو۔ اگرہ جاؤ ابوالعدائی مسطیح میں چھپو اور آغالی بندوں کی نگاہوں
 میں بسو۔ ہزاروں برادران طریقت تمہارے مشتاق ہیں انگلی گود بھرو اور ان کی
 آنکھوں کو اس عالم قدس کے جلووں سے منور کرو جہان سے تم آے ہو۔ خدا ہر
 جگہ تمہارا حافظ و ناصر ہے۔ اچھا رخصت فی امان اللہ

اتیناد اودن بول

احمد شکر دیوان بجر عرفان عمدة الاولیا قدوة الاصفیا واقف اسرار الہی
کاشف اسرار ملکوتی مصدر کما فی التبعیہ و حضرت آغا محمد داود نقشبندی

ابوالعلائی قدس سرہ العزیز

الموسوم باسم تاریخی

دق رحمت

۱۳۳۲ھ
المعروف

دیوان صحو

حصہ اول فارسی

حسب نیازش عالیجناب ان فضل ملک نایب منایح تحقیق ہمارے معارف تہذیب آشنای توہم
میں غوص بحر حقیقت عند الیقین ان ابوالعلائی پروانہ شمع جمال عالی صفا اسید التہذیب خان
میرزا علی اکرم خان شہنشاہ اللہ التوفیق ناظم روگری جمالیح مسہ کا نظام حیدرآباد و کن خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ

باجہ نام حافظ فیاض الدین بیچر

ابوالعلائی اسٹیٹیم پریس آگرہ میں چھاپا گیا



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

رَدِیْقَةُ الْف

(۵)

(۱)

چاک دامن از جنون به تار میسندند
کافر اندر گلوز تار میسندند
انچه آمد در دل اغیار میسندند
سینه منصوم بنا شد در میسندند

کس نمیداند بجا لم یار میسندند
از صفائی شد بهوید معنی جبل الوردیه
هر که منکر از نبوت در ضلالت تا ابد
این نه آن و آن نه این و مطلقند اطلاق را

(۵)

هست دریا غیر دلبر صحرانورد عاشقان
خویشتن را خویشتن بهار میسندند

(۲)

| | | |
|---|--|-----|
| <p>گشتہ از خنجر ناز و اداسی چہ از شراب لطف ساقی این زمان غافل چہ در حریم دل رسیدم رہبر منزل چہ دیدہ نگران پیش مردن بر رخ قاتل چہ</p> | <p>می پستی در پہلوئے من ہر زمان ابدل چہ چون در خندانہ و اشک تا توانی نمی بخور یک قدم بر خود نہادم دیگرے اندر سرا چون امانت را بودی لے بر دزد کین</p> | |
| (۴) | <p>ہر زمان از غیب تکیہ سے رسیدنی کام لب من چہ گویم صحو شد دل آن طرف مائل چہ</p> | (۳) |
| <p>یابی بفرخ تاج ز برہان اولیا در ذوق و شوق جز بہ عرفان اولیا در سلاک منسک بعبان اولیا</p> | <p>اے دل تو باش بر در سلطان اولیا فاصلہ بجز نیست کسی را مجال نیست اور شتہ بدست دلم بچو گو گھو</p> | |
| (۵) | <p>در جستجوی غولیش رسیدم باین مقام دل ہست صحو مجو بھر شان اولیا</p> | (۴) |
| <p>بہم رسید جانم رخ خود نماخ دل را چہ عجب اگر تو پرسی ز رقیب حال ما را غم من اگر کیفیت شد و آب سنگ را بہ نظر اہل ات بدوزم ہمہ عمر چشم ما را</p> | <p>دل من شد است شیدا بخدا بیا بنگار را خبرے ز خود ندارم خرم باور رسیدت ز تجلیم بچرت شد آسمان خمیدہ شدہ سیرگاہ مست بدریچہ حضورم</p> | |
| (۶) | <p>بکج زویدہ پائے اگر م طلب غاید بہ منسا بہ صحو یارب در پاک بوالعلا</p> | (۵) |

| | | |
|--|--|------------|
| <p>قاصد نامہ رسان آن مہربان خویش را بر سر نامہ چہ بنگارم بگوئے نامہ بر این جهان و آنجهان در ہم کتہم بزم نغم وای بر من کار کردم چہ بزم ز انجم آن تاب کیختر نامی اینچنین لے جان من</p> | <p>من چو انعامی و ہم این نقد جان خویش را شد فراموشی ز خود نام و نشان خویش را کاش گز شتمہ بگویم داستان خویش را من فصل ہستم چہ گویم داستان خویش را مہم و صلت بدو تو کتہگان خویش را</p> | |
| <p>(۶)</p> | <p>در رضایت جان و دین را ہم فنا بنمود صحو محرم رازے بفرما عاشقان خویش را</p> | <p>(۵)</p> |
| <p>بیا جان جانان بین جان ما را زدی و حرم یک ہمین مقصد من منم مستحق و طلبگار نعمت تو ہر دم کنی لطف بر جان عاشق</p> | <p>بلیب آمدہ جان کرم کن خدا را کہ بے پردہ ہمین بھب جاشمارا شہنشاہ جانم عطا کن گدارا چہ داند اہل کار ہائے قضا را</p> | |
| <p>(۷)</p> | <p>ز سر تا پیا صحو من محرم تست سپردہ بتو نام و ننگ و حیا را</p> | <p>(۷)</p> |
| <p>اگر آن ترک بغدادی برد از دوست ایمان را بیادت محو اہل کعبہ بیت الصنت ہم ہند تو دلم میروی بر آسمان پاک لے سرو جمال آفتاب تو درون سنگ اگر افتد</p> | <p>فدایش من کتہم اینک خداوندان جان را مطیع خویش تن کردی تو ہند و مسلمان را خدا را تو بگو احوال من سلطان خوبان را کند پرتو را مانند قمر لعل بدیشان را</p> | |

تو ابر رحمتی دام بکن رحمت کبشت دل
رقیبان شور کردند و ندا بر آسمان رفته

بجائے دانہ دروہ گو بہر مقصود بہقان را
بخانہ یار ما آمد مبارک باد میان را

(۴)

مراے صحو کو چیزے چه باشد نزد پرده
کہ ہستم جو حیرت با شرف دادہ چه انسان را

(۸)

جز جمال دلربائے خوش نے آید مرا
گنج پنهانست در دل جستجوے سونیت

بادشاہ ام بہنوائے خوش نے آید مرا
در بدر طرز گدائی خوش نے آید مرا

این سیر و توج شاہی خوش نے آید مرا
میکنم من حکم رانی بے تصرف و جہان

(۵)

صحو نام موج آفتابی من جملہ آب
از نم دریا جلدائی خوش نے آید را

(۹)

والہ حسن و جمال عاشقان بوالعلا
در میان ہر دو عالم غلغلہ پیدا شود

تا ابد محو من از رنگان بوالعلا
سترشان گویم اگر از داستان بوالعلا

ہست دام شور افزا خاندان بوالعلا
بے صدابے حرف آمد زبان بوالعلا

ننگ آید گر گویم از غلامان ویم
لا تعین در تعین شدنمان گوید سخن

(۵)

صحو مضطرب روز و شب این درد از زریں
ہمچو دریا کے شود بر آستان بوالعلا

(۱۰)

عجب بیخ و تعب دام مرا افتاد مشکلسا
شربت صاف می بنم درون شیشہ ہر دل

شکستہ پائے در رہے چکویم سیرینزلسا
دلے غافل ز حال خود بچوید سیر کا ملہ

| | |
|--|--|
| <p>قضا خود باز ماند بگرد چون زرق بیدلها بیک ایامے چشم او کند طے راه منزلهما</p> | <p>مثال شمع و پروانه فدا سازم دل جان را بجان و دل اگر شنود ہر آنچه پیر فرماید</p> |
| <p>(۷)</p> | <p>ببین اے صحو گلزارم درون سینہ انوارا کہ آتش درد لم بر عرش چون بخش فنادلها</p> |
| <p>زان سبب مشہور ششم من غلام بوالعلا جان و دل از مار بودہ آن کلام بوالعلا تا بگوش آکار من کن اے کلام بوالعلا جان تازہ میدہدت سربان نام بوالعلا خار را تو گل بکن اے فیض عام بوالعلا اے صبا سخرم کنم بہر سلام بوالعلا دست یان را بگیر اے فیض عام بوالعلا</p> | <p>کنده شد اندر نگین قلب نام بوالعلا چون زار شد ادعلاش حسن با بگفت از زمین تا آسمان محکوم فرمان تواند میرم و زندہ شوم صدم تہ در ذوق عشق ہر یکے گل شد بگر من خاک شستم در میان بر تو قربان میشوم لند رسان این تحفہ بہر ما ہستی تونی پسران پروردستگیر</p> |
| <p>(۴)</p> | <p>تاب کجا پیش تو روئے مرا تیغ تو بوسیدگی کلوئے مرا پر بکن از آب تو جوئے مرا</p> |
| <p>(۵)</p> | <p>مژدہ کہ از پر تو اول بسوخت صحو بین گرمی روئے مرا</p> |

| | | |
|---|---|------|
| <p>کجا گذاشتی آن سر و گلخندار کجا بجان فدائے تو ام موسم بہار کجا خودی برفت و شدم بخود و نگار کجا مرا بہ بزم تو اے شاہ دکن بار کجا سرور ہست ہمیشہ دلا خمار کجا چنید و شبلی و عطار در شمار کجا</p> | <p>صبا تو آمدی لیکن بگو کہ یا کجا دلم چو بلب نالان شدت نغمہ را گذشت ما و من و نیست توئی ہستی بسوز ہجرت شکستہ پر مچو پروانہ بیاد غیرت لیلی درام مے بخورم ہوس بعشق تو دارند عیسی و موسیٰ</p> | |
| (۵) | <p>بکود کے و جوانی دوید صحو حزیں گذشت عکس ہست آن دیا کجا</p> | (۱۳) |
| <p>اے بادشاہ خوان ممتاز کن گدارا بوسم بچشم جانم آن یا آشتنارا از کج کلاہی خود ظاہر کن ادارا اے شاہ بانوا کن درویش مہنوارا</p> | <p>برده دلم ز پہلو غنومی بکن خدارا یارب امیدارم تا آرزو بر آید بلکہ کرم تو فرما بینم چوردے زیبا وعدہ قریب آمدت تمام گردید</p> | |
| (۵) | <p>اے صحو حال خود را جز خود کرا بگویم سوز و شہارہ دل کام و لب صدرا</p> | (۱۴) |
| <p>شیبہ فیض مقدس بکمال بو العلا منظر شان شیون است این جمال بو العلا طالب و مطلوب بینم از وصال بو العلا</p> | <p>فیض اقدس شد ہویدا انجیال بو العلا فیض قیاض ازل را ہر زمان شان گر روئے آل مصطفیٰ شد جلوه ذات و صفات</p> | |

| | | |
|--|--|--|
| ذات مطلق شد مقید اندرون کائنات | | لا مثال آمد لعالم ہر مثال بوالعلا |
| (۱۵) | نطق ناطق گم شود اے صحو من پیش حسن از کفر دل مے رباید قیل وقال بوالعلا | (۶) |
| چون بہ ہیم یک نظر من سے راہ بوالعلا سید عالی نسب ہم تلج گیر و تلج بخش عارفان از راہ دل تاد لبر زیار ساند ہر کہ آمد شیفہ دیوانہ شد آوارہ شد نیم بسمل ساخته چون یک نظر انداخت گر ملک بر سز تن آن نقد اعمالت کجا | | مردم چشم رود تا خواہ گاہ بوالعلا رونق عود مشافت عروجاہ بوالعلا ہست بر عرش متلا بار گاہ بوالعلا میرزاید جان و دل آن کج کلاہ بوالعلا از خودی پرداختہ چشم سیاہ بوالعلا من گویم مفلسم اندر پناہ بوالعلا |
| (۱۶) | میزند بانگے موذن صحو تو خاموش باش کشتہ تسلیم شود عیب گاہ بوالعلا | (۳) |
| آزبت تراش من نام تو چیت گو مرا ضبط نشد چو حالتے لغزہ زخم ہر دے | | ہست مرا تلاش من نام تو چیت گو مرا اے بت دل خراش من نام تو چیت گو مرا |
| (۱۷) | خانہ تھی ز غیر شد صحو بیا بیا تو چہ کنی تلاش من نام تو چیت گو مرا | ۵ |
| حادث تو گو شمع سبز م قدم را ہر روز ز خون وحشت و صد پادہ گریبان | | سلطان عرب را شہنشاہ عجم را کو تھ کن اے زود خون دست تم را |

| | | |
|---|---|-------------|
| <p>ماسجدہ کئان طوفان کونے ضمنم را بیرون نکنم از در دل اہل حرم را</p> | <p>آوارہ بود دید و حرم شنج در بہن گر سر رود از گردن جان از ترغ کی</p> | |
| <p>(۵)</p> | <p>اے صحو کسے پے بہر در ہمہ عالم مطلوب طلب تا بخشی در دالم را</p> | <p>(۱۸)</p> |
| <p>در عالم معانی بندہ نواز پیدا اندر دل حسودان سوز و گداز پیدا آلودہ دامنہی را نکتہ نواز پیدا در سکہ شنیدم پوشیدہ از پیدا</p> | <p>نازم ز بے نیازی ناز و نیاز پیدا گلزار آفتشے شہر حضرت خلیفے پر کردہ جام ساقی گم کردہ بادہ خواری ہر کس دہن در یدہ گوید رہو ز لہر</p> | |
| <p>(۵)</p> | <p>مار از ما خب کر کن آن خچر چه داند گم صحوشد در عالم آن جیلہ ساز پیدا</p> | <p>(۱۹)</p> |
| <p>لہجہ روزاری من مہربان کرم فرما شبے رفیق شولے مہربان کرم فرما بیا خرام تو سرور وان کرم فرما بیا بکو چہ مردل دادگان کرم فرما</p> | <p>بیا بکام دل ناتوان کرم فرما ز حد گذشتہ نیازم بوعده فردا برائے دیدن تو فروش راہ دیدہ کنم شہید خنجر نازت بنجاک غلطانست</p> | |
| <p>(۵)</p> | <p>فتادہ است بشہر تو صحویںہ نواز بخانہ اش تو بیا میہمان کرم فرما</p> | <p>(۲۰)</p> |
| <p>شدہ ہویدار نگھسا در کار ما</p> | <p>جلوہ نیرنگ دار دیار ما</p> | |

| | | |
|--|---|-------------|
| <p>ہست جادو گر سرخ دلدار ما رشتہ انفت شدہ ز تار ما دغنائے سینہ شد گلزار ما</p> | <p>سب گرد لیلی اگر مجنون شود بہت پرستی میکنم ہر روز و شب شوق بلغ جنتم رضوان نماند</p> | |
| <p>(۵)</p> | <p>صحو آمد یوسف ثانی نقاب ہست غوغائے سر بازار ما</p> | <p>(۲۱)</p> |
| <p>بیاد رکار خود بنشین کہ یابی مدعا اینجا لیکن اینجا مکان اینجا چہ گویم آشنا اینجا تو خود گفستی کہ لاخونہ برائے ماند اینجا شراب اینجا کباب اینجا کہ جام بولعلا اینجا</p> | <p>چرا یہی بودہ میجوی بہر جائے بیا اینجا نشین بآستان دل کہ آید لطف برجا تو سیرنگی بہر رنگی کہ عاشق خوب میداند بیاطالب بنوش این دم کہ در جنت بخوابی یا</p> | |
| <p>(۵)</p> | <p>زرنگار آئینہ قلب است صحو اینک صفا کن بحیب خود تا مل کن حقیقت رونما اینجا</p> | <p>(۲۲)</p> |
| <p>دیدم اوراد و نمازے باز گردیدم زجا مار میت اذ میت فتنہ و عیالم پیا روئے یارم گر بہ بنیم بازے یا ہم شفا دیدہ تحقیق باید بھر و دید یار ما</p> | <p>رفتم اندر کوئی قاتل یافتم در سیکہ داشت بر سر کجلا ہے چشم مازغ البصر درد مار نیست درمان در کتابی طلبیب من نہ بنیم جز جمال دوست بس از دجھان</p> | |
| <p>(۶)</p> | <p>چون لباس ما و من در بر کشیدہ آمدہ صورت دیگر نماید صحو در ما و شما</p> | <p>(۲۳)</p> |

اگر من حسن تو بینم قد اسازم دل جان را
 بسان گویند اکنون تم از تیغ ابرویت
 چو چکرس حسن تو ایجان من افتد درین ل
 کراما کاتبین را نیست آگاہی درین عالم
 دلا هرگز مشوغافل رہین در صنعت صانع
 تو از بس رنج و غم دای جفا کردی و خاک کن

مثال شمع و پروانه گدازم دین ایمان را
 کشم اندر تپید نمانش اعمی قربان را
 ضیای نوری بخشد بآدم چشم گریان را
 کمر گویم بگو جز تو دلا این راز پنهان را
 بزیر خاک پنهان کرد صد ها گلزاران را
 چرا تو نشنوی ای پاجوان در مندان را

(۲۴) نمی در چشم در دل موز باشد ذوق و شوق است
 اجابت کن ز صحو ایجان دعا در مندان را
 (۵)

شورش عشقت نیار و جز برقصیدن مرا
 تهمته بر من نماده بست این کبد عظیم
 عاریت چون رفت عار آید ز ایجان من
 جان و تن را سوختم چون در رضای دلبری

آتش افگندن بخرمن باز پرسیدن مرا
 روز محشر پیش قاضی وائے طلبیدن مرا
 اتمی انا ملک دل را چند بخشیدن مرا
 شک ندارد عاشق جاننا ز فهمیدن مرا

(۲۵) آن سپه دار دو عالم صحو می بینی چه گفتم
 از پے خون ریختن بر خاک غلطیدن مرا
 (۵)

گویم بر زبان کلام کمال ما
 حیران چو عاشقان نشود دهر زمان نمان
 ز اهد پرس فاش کنم فضل عام را

بیخود و صورت عیان قیاسی ما
 آیم بهر لباس نایم جمال ما
 محو لقائے یار بهر دم خیال ما

باغ وجود خویش چو سبز دلم است | پُر نثره در جهان بود نوسال ما

(۲۴) کافر همون کس است که انکار کند
حاشا مخند صحو تو بر وجد حصال ما (۵)

اے دل چه وفادید ز خوبان جهان را | آزرده کن خاطر بیدادگران را
حیف است درین میگردمی نوش نیرفت | روئے چه نماید بجز دایر پیروستان را
در باد خوری پست ز بهت نشود کس | کرد ز نادمی سبح را باده کشان را
از فیض ازل ببدل یار این عنایت | چون جذب کند اهل کرم آه و فغان را

(۲۵) اے صحو درین کاشتیت چه توان کرد
افسرده کند خاطر افسرده دلان را (۵)

من نیمم در کار دیگر یار نیمم خویش را | چشم در خوابت من بیدار نیمم خویش را
مختب را فرض باید دست مبعیت از سبوح | سود بخشند در صلاح کار نیمم خویش را
بت پرست و بت گرم خود بت شدم و بزمین | کافر اندر بت گذر تا نیمم خویش را
آتش افکنده عالم ز خت هستی را بسوخت | طرفه حالت گرمی بازار نیمم خویش را

(۲۸) مرغ دل که بر دانه شد مقید حیف صحو | در کس عشق تو ناچار نیمم خویش را (۵)

این دست طلبت دست عایامولنا یا مرشدنا | امشب تو بیا امشب تو بیا مولنا یا مرشدنا
من خاک شدم فرشت امبت درم منگن دورم منگن | ز نهاره خواهم با تو جدا یا مولنا یا مرشدنا
داوم ز کرد و رست جان این بر دو جهان سگینه | رویت نهاد چون و چرا یا مولنا یا مرشدنا

| | | |
|---|--|------------|
| <p>تا چند با نم حلقه بدر مجبور شد مختار توئی</p> | <p>اغیسا رنیم در بسته کشایا مولنا یا مشدنا</p> | |
| <p>(۲۹)</p> | <p>در گردن صحوآن بارگران تخت طاووس پرورده شدم در سحر جفا یا مولنا یا مشدنا</p> | <p>(۵)</p> |
| <p>مست از جام است شرمی آیم ما ذات مطلق شد مقید جمله اطلاق رفت هر زمان گویم انا الحق علم منصورم بین خا هر و پیمان گرم گویند کافر گفته به</p> | <p>همچو شید اور تلاش یارم آیم ما در لباس آب و گل ناچارم آیم ما می کنیم اظهار سربدارم آیم ما پیش ایشان در گلوزنارم آیم ما</p> | |
| <p>(۳۰)</p> | <p>صحو شکر است از بهار از نثران پیشین از جمال خویش برخوردارم آیم ما</p> | <p>(۵)</p> |
| <p>لے کہ در غمزه و عشوه سربداری چرا جز بعارف کم شاسد روے پوشیده ترا عالمے تخییر کردی چون تو در چشمے زدن صورت و بھی نماید صورت زیبا مرا</p> | <p>آئینہ روے نماید باز غمتازی چرا در میان طفل نادان لعلت بازی چرا در قلوب خوبرویان دست اندازی چرا مے فزیدی عاشقان را شعبه بازی چرا</p> | |
| <p>(۳۱)</p> | <p>نیست کارت با من صحو میکنی است فتنه اندر جان نمائی رخسار اندازی چرا</p> | <p>(۶)</p> |
| <p>یار من در خانه آمد صاحب خانه کجا بسته دیدم زنت هستی در یکی چشمے زدن</p> | <p>طامت همان ندارد دور پیمانہ کجا حالت من شد تغیر شود دیوانہ کجا</p> | |

| | | |
|--|---|-------------|
| <p>دلم گشته بریان کباب عجائب وجود سے ندام شراب عجائب مطالعہ نئے شد کتاب عجائب</p> | <p>بجسرت گدازم کہ شد خون شرابی بخورشید رخشان ہمہ جوگشتند ہنوز آن منم روز اول سب مع خوان</p> | |
| <p>(۵)</p> | <p>ز جسام لب محو نوشید این صحو لُعاب دہن شد شراب عجائب</p> | <p>(۴۲)</p> |
| <p>دیدہ باید حال من والہ علم باصواب بر کف جام شراب بر کف دیگر کباب تدبیکاری بخت بر بادہ خوار بحساب پیش چشم من سراپا بودہ این عالم حباب</p> | <p>عزم میخانه بدارد شیخ بہر در شراب آمد چون شیخ صنع اللان از امتحان مختب مجرم شود در کار ایشان دم زند من نیم دریای موصوف دریا گشتہ ام</p> | |
| <p>(۵)</p> | <p>طالب و مطلوب خود مطلق تفسیر گشتہ محو تا نماید عاشقان را در باس آب و تاب</p> | <p>(۴۳)</p> |
| <p>معذور دار عمد شرابم اے مختب باقی نمازہ فزوحسابم اے مختب بالائے عرش چنگ رہا ہم اے مختب مے خور بیا کہ کاہو ہم اے مختب</p> | <p>مست شراب حال خرابم اے مختب از آتش شراب چو شد سینہ ام کباب آدھ لائے غیب بگو شہورین نمان تا چند در خرابی زندان مے پرست</p> | |
| <p>(۵)</p> | <p>نقش و نگار عالم فانی چو صحو بہت صورت گرفت نقش بہا ہم اے مختب</p> | <p>(۴۴)</p> |

مثال شمع و پروانه گدازم دین ایمان را
 کشم اندر تپید نمانش اطمینان را
 ضیائے نوری بخشد بآدم چشم گریان را
 کرا گویم بگو جز تو دلا این راز پنهان را
 بزیر خاک پنهان کرد صد باگنذران را
 چرا تو نشنوی ای پاجاں دستان را

اگر من حسن تو بینم قداس از مدول جان را
 بسان گویند اکنون تم از تیغ ابرویت
 چو چاکس حسن تو ایجان من اندرون ل
 کراما کاتبین را نیست آگاهی درین عالم
 دلا هرگز مشو غافل بهین و صنعت صانع
 تو از بس رنج و غم دادی جفا کردی وفا کن

(۲۴) نمی در چشم در دل موز باشد ذوق و شوق است
 اجابت کن ز صحوح ایجان دعا در دستان را
 (۵)

آتش افگندن نجر من باز پرسیدن مرا
 روز محشر پیش قاضی و لے طلبیدن مرا
 اتمس انا ملک دل را چند بخشیدن مرا
 شک ندارد عاشق جاننا ز فهمیدن مرا

شورش عشقت نیار و جز بر قصیدن مرا
 تهنه بر من نهاده هست این کبد غم عظیم
 عاریت چون رفت عار آید ز ایجان من
 جان و تن را سوختم چون در رضائے دلبری

(۲۵) آن سبهار دو عالم صحومی بینی چه گفت
 از پے بخون ریختن بر خاک غلطیدن مرا
 (۵)

بیخود و صورت عیان قیون قال ما
 آیم بهر لیاکس نهیم جمال ما
 مو لقاے یار بهر دم خیال ما

گویم بهر زبان کلام کمال ما
 حیران چو عاشقان نشود دهر زمان ما
 ز اهد پرس فاش کنم فضل عام ما

| | | |
|--|--|------|
| برششس دارد عجائب کج کلاهی میرما | جمله شایان جهان شد غاشیہ بردار او | |
| (۶) | صحو سجده ذات آدم را ملائک کرده اند در عیان جمله عالم گر چه شد تو تیر ما | (۳۷) |
| چه تدبیر کنم کنون من آخر لاجرم پیدا جوآن یک پری پیکر ز عالم بهتر م پیدا نہے موج و جناب اندر بد ریائے ہم پیدا ز آغوشم بر آید شد صنم خانہ صنم پیدا عدم موجود این جاستد بکار دیگر م پیدا درین حیرت فزا عالم چه دیدی در دو علم پیدا | خیالت ما روش پیچید بگرد خاطر م پیدا بہ سر قامت خوبی انا افصح علم بر زد شنا و قهر این دریا چه دیدہ انچه ناپیدہ چه پرسی حاصل مارا کہ بعد از مدتے روزے چه میگونی مرا زاهد غنمت خود شناسی ان ہوائے سر و گلشن تا بکے اندر سرتاری | |
| (۵) | ز عصیان دامن آلودہ و عذرفوت اند دل برائے مغفرت اے صحو شد نشان کرم پیدا | (۳۸) |
| مارا ندید دید کسے خوش نگار ما حاضر بخدمت تو بود جان نشا را ما آید بگریه طفل دل بیت را ما در بر کشیدہ سبز قبا شمسو را ما | روئے من است آئینہ روئے یار ما کس را مجال نیت نشود باریا ب تو شام و سحر زیاد تو از خدمت نشود بلیب هنر ارجان فدا بر فردم او | |
| (۵) | هر روز بر عروج منم چو طلوع است اے صحو من بیا کہ توئی یار عنار ما | (۳۹) |

در حریم لی مع اللہ کے جدِ خواہد مرا
 یک زمان بے من نماز تا کجا خواہد مرا
 زلف چون پیچہ برویت در بلا خواہد مرا
 جستجوئے دعا گزار چون رضا خواہد مرا

من نئی خواہم خدا را چون خدا خواہد مرا
 گرد خانہ یار گرد و ہر شبے و نصف شب
 اے صبا لندہ کرم کن بضعیف و ناتوان
 میر زند خانہ سخن سنا نہ خود سنا دی بر ملا

کم نہ گردد صحو از حال تو لطف خاص او
 انجہ در زہنش ننگِ دل را خواہد مرا

(۵)

ردیف بائے موحد

(۴۰)

ما کہ در پردہ نہا نیم خیال تو عجب
 خط و خال تو عجب حسن و جمال تو عجب
 قد محبوب چنین سر و نہال تو عجب
 لندہ اکچہ کہ ہستم ز وصال تو عجب

اے کہ در پردہ نہا نست کمال تو عجب
 ہست در ارض سما نام تو محبوب قلوب
 گلشن ہستی ز اقدام تو کسب بر شدہ
 آفرین با و برین رہبر بکیتائے زمان

(۷)

پیش خورشید عرب ز فحاکم اے صحو
 مفلسان را چہ خطر چہ سوال تو عجب

(۴۱)

بروئے شدم خود حجابِ عجائب
 بدریا ہوید اجابِ عجائب
 سوائے ندیدم جوابِ عجائب

منم دوش دیدم کہ خوابِ عجائب
 بجزستہ بھبہ سو کجا فرستہ ام من
 کلامے شنیدم کہ بے گفتگوئے

| | | |
|---|--|-------------|
| <p>دلگشتہ بریان کباب عجائب وجود سے ندارم شراب عجائب مطالعہ نئے شد کتاب عجائب</p> | <p>بجست گدازم کہ شد خون شرابی بخور شید رخشان ہمہ جوگشتند ہنوز آن منم روز اول سب مع خوان</p> | |
| <p>(۵)</p> | <p>ز جام لب محو نوشید این صحو لُباب دہن شد شراب عجائب</p> | <p>(۴۲)</p> |
| <p>دیدہ باید حال من والعدم باصواب بر کفے جام شراب بر کف دیگر کباب دیکر بکاری بخت بر بادہ خوار بحساب پیش چشم من سر پایا بودہ این عالم حباب</p> | <p>عزم میخانہ بدار دوشیخ بہر در شراب آمد چون شیخ صنعا الامان از امتحان مختب مجرم شود در کار ایشان ہم زند من نیم دریا دے موصوف دریا گشتہ ام</p> | |
| <p>(۵)</p> | <p>طالب و مطلوب خود مطلق تفسیر گشتہ محو تا ناماید عاشقان را در باس آب و تاب</p> | <p>(۴۳)</p> |
| <p>معذور دار عہد شہام اے مختب باقی نمازہ فرو حسابم اے مختب بالائے عرش چنگ رہا ہم اے مختب مے خور بیا کہ کار ہوا ہم اے مختب</p> | <p>مست شراب حال خرابم اے مختب از آلتش شراب چو شد سینہ ام کباب آدھ لے غیب بگو شہورین نہان تا چند در خرابی زندان مے پرست</p> | |
| <p>(۵)</p> | <p>نقش و نگار عالم فانی جو صحو بہت صورت گرفت نقش بہا ہم اے مختب</p> | <p>(۴۴)</p> |

مزرگان و ابرو جانتان و دوستان دار عجب
اندر حریم دل نہان بیرون بیان دار عجب
باشد خریدار کسے قیمت گران دار عجب
شدر و نما چون آئینہ عالم جان دار عجب

در دست خود آن تیرن تن تبرو کمان دار عجب
در چار سو کے جستجو عالم بھیرت مستلا
بر ہر دوکان اندر جہان لغت جمال یار ما
با کس نکلنے راز دل شہرت گرفته کو بکو

(۵)

من دست بستہ دادہ ام کلینت آن شاہ نجف
صحو غریب ناتوان تاب توان دار عجب

(۴۵)

تن بغیرت میگذارد عاشق خانہ خراب
نزد خود دارد در عزت بزان در بغل ام کتاب
ہست پوشیدہ ندانی در سحاب آفتاب
جان و دل آنسور بودہ چون بخشہ جو کباب

صورت وہمی چہ باشد بر لب جان حجاب
فہم یک حرفے نداری سود کے بخشہ ترا
تا کجا این بے تمیزی نوبت پیری رسید
سوختہ شاید دل بلبل بود اندر چین

(۵)

ہر نفس را و پسین دم پیش نام صحو من
جان فدایم بر قدم نہربان آید شتاب

(۴۶)

مطلع خورشید گشتہ عاشق خانہ خراب
فانش گوید آفتاب آمد لیل آفتاب
مے پرستان را بود لازم مدارت شہر آرا
در تو پوشیدہ نیشک معنی ام کتاب

ارزوئے وصل جانان بو اہوس لاشد حجاب
نیز جز تو مثل دیگر اندرین بزم جان
نیست تسکینم بخاطر جز بیدین آن نگار
چشم ظاہر بین نہ بیند جز بصورت حرف را

کار مردان می پذیر و خادم بیخانہ بخش

| | | |
|--|---|------|
| (۵) | صحود امانے نگیرد خبر بتو روز حساب | (۲۷) |
| <p>ز کار این و آن بیکارم امشب سین از تنم بردارم امشب که آید خود بخود دلدارم امشب محیط و نقطه چون پرکارم امشب</p> | <p>حضور لی مع اللہ دارم امشب بجامہ خود نمی گنجم چه گویم سزاوارم شمارم دین و ایمان ز علم من شد اشیا هویدا</p> | |
| (۵) | <p>دو عالم صحوین گردست بسته دلا گویم ترا سرکارم امشب</p> | (۲۸) |
| <p>عاقبت این آرزویت خاتمان کرده خراب نے ہویدائے تو پنہان نیست ز اندر حجاب نے ہویدائے تو پنہان نیست ز اندر حجاب نیست در شکل خیالی عالم پاد رکاب</p> | <p>بواجب حسے تو داری بر کسی در اضطراب مطلق از قید است مطلق نیست شبی اندرین فهم چیران عقل خیره در تلاش روزگار کے سواری میدید اسپے کہ دتیزی بود</p> | |
| (۱۲) | <p>نیست در عالم کتاب جز دل ما صحو بہج کاتب و مکتوب ہمین صفت در اتم الکتاب</p> | (۲۹) |
| <p>در تجسہائے جانان روز و شب منتظ شام عمر زبان روز و شب عاشقان سر در گریبان روز و شب مطب داؤد الحان روز و شب</p> | <p>عاشقان نمکین پریشان روز و شب در پہو اے صبح وصل اے مہر و شش فلخ از دنیا و دین نبشسته اند سے سراید پاد اندر ہر لباس</p> | |

خواہ ہندو خواہ مسلمان روزوشب
 گہ عیسان و گاہ پنہان روزوشب
 من بدارم چشم گریان روزوشب
 جان من باشد چو مہمان روزوشب
 کن فراہم رخت ایمان روزوشب
 این چنین کار مسلمان روزوشب
 شیر باشد در بیابان روزوشب

ہر یکے ذوقے دگر دارد بحسن
 من بہر سو بگرم روے ترا
 ابر رحمت نشامیانہ شد مرا
 عقل کے دانند کہ این راز نہان
 زاہد از زہد و ریاضت دم مزن
 کافران را لعن طعنے مے کنند
 زاہد اخالی مبین این بیشہ را

(۵)

در تقایم صحو گامے میں زند
 ہمچو نسل مہر نشان روزوشب

(۵۰)

روینے تائے قرشت

پریشان جان بود در تجویت
 تن بیجان چہ دارد گفتگویت
 بی قست لم چہ این آرزویت
 تاشائے جالت چار سویت

دل مہناروانہ شد بکویت
 ز من بیدل چہ پر جان ل
 کشیدہ خنجر مشرگان بدستے
 غم فزاند از ند عاشقان شس

(۵)

معطل خویش تن را کرده نادان
 ہمہ تن صحو باشد محجوریت

(۵۱)

| | | |
|---|---|------|
| <p>بکسوت خاک خورشند و خدا ناخداست قدے چون سر و گلزار سے جمال کبریاست کمال ذوالجلال ستاین بہار بوالعلاست وجود لایزال را ظهور نیم است</p> | <p>شہنشاہ سہی سوزان دلا فرادما این است برئے صاف ظاہر شد عیان اچہ بیان دارد زہے باغی زہے نگہت ہوا دلکش عالم بصورت بوالبشر پیدا بمعنی عین عالم شد</p> | |
| (۶) | <p>ببین سوزو گد از دل میان محفلم صحوآ دل فسردہ میر قصد کہ آمد شاہ ما این است</p> | (۵۲) |
| <p>نیک و بد را من ندانم عالمی و حقیت غیر دل درد فتر تا نامہ پر وصول حقیت رنگ اثبات وجود عالم معقول حقیت ذکر استقبالی ماضی غائب و مجہول حقیت جامہ تفریق عالم شاغل و مشغول حقیت</p> | <p>باعث ایجاد عالم متدوم مقبول حقیت کار بیکاریت کار کار پردازد گر چیز بیسود است عقل فلسفی اینجا ہنوز نیست خوف روز و زید عید عاشق ہر دم است نیست نہان و عیان آنچه گویم ہست فاش</p> | |
| (۴) | <p>در طلیقت لب دریدہ گفتگوا می صحیح حقیت از کلام اینہا کنتم بگو منقول حقیت</p> | (۵۳) |
| <p>مارا بجز وصال مسیحا چہ حاجت او در برابر است فکر و تنا چہ حاجت شیون چہ حاجت مغوغا چہ حاجت</p> | <p>بہر مریض عشق مدوا چہ حاجت در دیرو کعب زحمت بہودہ چون کثرت بنشین کہ در ضرب در بستہ شود</p> | |
| | <p>اے صحیحو خاک شو کہ بہر جات یار ما</p> | |

نظا رہائے عالم بالا چہ حاجت

کاندرین آئینہ جامہ جانے دیگر است
جز دل عارف نہ بی لامکانے دیگر است
واعظایند و نصیحت داتانے دیگر است
این مینے گویم سخن مارا نشانے دیگر است

ہر زمان و ہر مکان بیتم کہ شان دیگر است
تو درون قلب بین زاہد و تدبیرے کن
کے تو می فہمی بگو روز نکات عاشقان
بہجوں نے اندر دہان یا رہا شرم روز و شب

(۴)

گرچہ در ضعف آمدین جسم خاکی را مین
نا توان شد صحو گو اورا توانے دیگر است

(۵۵)

صد جان و دل فدائش در جان من جہا
روئے نمود و حیرتے نام و بی نشانست
افتادہ در دو عالم غوغائے عاشقانست
حُسنیکہ روز افزون لاشک لایبان است

از دل خیر رسیدہ یام بک جانست
پرسید باز از دل او گفت من چہ دہم
دل در تلاش جان جان در تلاش جانان
دیدم یقین بکوم جملہ ظہور ذات است

(۵)

شدہ پختہ زاہ من دل بریان کہا بہت
خیال ماہو بیشک حجابے بر حجابے بہت
وجود نے نیست ہر س رہا دریا چون جہا
سخن با من بیگولی مگر ایجان عتاب بہت

برائے خوردن جامہ ہمہ خونم شرابے بہت
اگر باور نیداری ز بہتیم آو قرآن بین
ببین خود را تو خود اول چرا بر این آن مائل
خوش و خرم تو ہمراہ رفیق خویش پہاشی

شہما لطف و عطا فرمائے تا من سرخرو باہم

| | | |
|--|--|------|
| (۵) | کہ صحو اد نے علامت باحال خراب ہے | (۵۷) |
| غافل حقیقت خود در خواب در خیال است آگاہ گرتو باشی ہر دم دم وصال است بح محیط اعظم ذات تو ہمیشہ است صلح بصنعت خود پنهان این کمال است | لے دیدہ تو چہ بینی دیدار و حال است تو جابجا چہ جوی بشنو کلام عاشق عالم ہمہ جباب است جملہ وجود از تو گر چہ نقوشش وہی ما را حجاب گشتند | |
| (۶) | باشند حرام آن می کاید دست دیگر اصح صحو بادہ نوشی بایار خود حلال است | (۵۸) |
| در آب گل منہ نشین با ساز و سامان بودہ است در کسوت خاکی من خوشید پنهان بودہ است صحرا البحر ابوکے اوجویان و پویان بودہ است ہرگز بدان از خود جہاد عین ایمان بودہ است برداشتہم با گرگان در سینہ پنهان بودہ است | بر سخت اقلیم جهان بچون سلیمان بودہ است عالم ز عالم بچیز غافل شورم بے اثر من بچو آہو بے سخن در نافہ دارم مشک غنہ للسند تو قرآن را بہین او سخن از قرب گفتہ است گنجندہ در ارض و سمار از یکہ دارم در غسل | |
| (۶) | اور از خود افشا کند بر صحو تمت می نند تقدیر چون برگشتہ شد یارم بہ پنهان بودہ است | (۵۹) |
| چون حسن و جمال تو بعالم دگر نیست رازے کہ تو داری بگفت ہم خبر نیست رفتی تو بد آنجا کہ کسی را گذر نیست | در ارض و سما مثل تو لا شک بشر نیست بر پائے تو قربان بکنم جان و لے را در فہم و قیاس کسے حاشا تو نیستی | |

مارا بخدا جز در تو بیج در سے نیست
جز روئے تو ای یار به پیش نظر نیست

ماوائے دو عالم حرم و دیر بتان است
چون اینها کنتر که بهر جائے نہ بینم

(۶)

سر تا بقدم صحوش خون کرے کن
باقی بہر خویش نشان جگرے نیست

(۶۰)

برائے دید تو مشتاق صدک جان است
بہ اصل کن نظر کے گبر ہم مسلمان است
مکن نگاہ خدار کہ غیر انسان است
کہ من نہ واقف رزم مرا چہ امکان است
قریب شاہ رگ آمد گواہ قرآن است
ز آل پاک محمد بحبلہ احسان است

اگر حجاب کنی دور لطف احسان است
چرا تو دعا عطا بختی کنی زمین حسان
بہر چہ چشم فتد شکل خویش را بنگر
چہ شمع قرب ہم پیش ہر کس ذنا کس
چرا بدیر و حرم جستجو کنی ہر بار
دلا چہ خوف تو داری بروز حشر بگو

(۵)

بگو قریب بہ مثلاً کتاب کن لعین
کلام صحوش نوعین دین ایمان است

(۶۱)

جان در پے نمی رفت کجا ساقی و جام است
در مذہب من ہر چہ حلال است حرام است
مقبول خداوند چہ معلوم کدام است
ہر روز و شہر بردار کوئے توفیقام است

دل بردرخیزانات استادہ کدام است
از خوردن مے طعنہ مزین ز اہد نادان
تو خاک نشینان جہان را مرسان رنج
اے با من بیچارہ جفا ہا تو دفا کن

از لذت آن تا سحر خواب نشد صحو

| | | |
|---|---|--|
| (۵) | دشنام پسندم کہ شکر ریز کلام است | (۶۲) |
| وز دیر و حرم جلوہ دلدار عیان است بیند بہر چاشمش کہ دیدار عیان است گویم صنما در گلوز تار عیان است پوشیدہ بہر کسوت مکار عیان است | | در کون و مکان احمد مختار عیان است موقوف سر ویر و حرم نیست بعارت کافر نیم و کافریم این طرفہ نماز است بر صفحہ وحدت نگرم کثرت خود را |
| | از خود خبر کے نیت بگو صحیح کجالی ہر لحظہ مرا چون دگر کے یا عیان است | |
| با من کلام گوید تیر آن گواہ است ہر سو نگاہ کردم دلدار من عیان است حسینکہ لازوال است دین من عیان است بار امانت تو برگردم گران است | | بے نام و بے نشان است کلام و بے زبان است در شرح ایما من طرفہ سخن بگویم حرفے زعم زرمز شش ہر کس نگوش دارد ہمت شکستہ پایم کے شیخ من کجالی |
| (۱۰) | با این ہمہ ظہور کے بیچون و بیچگونم احوال من چہ پرسی بے نام و بے نشان است | (۶۴) |
| دیدن روئے حسنم آرزو است دیدن آن گلبدنم آرزو است رتبہ دار و رسنم آرزو است پابلسل زدنم آرزو است | | جامہ ہستی فلکنم آرزو است رفتن صحن چمنم آرزو است سن نیم و سن نیم و سن نیم در ہوس زلفت تو مجنون شدم |

| | | |
|--|--|------|
| <p>سیر بجن چہ نم آرزو است صورت موسیٰ سخنم آرزو است مسکن خود در وطنم آرزو است جستجو پیہم آرزو است وصل ز مطلوب منم آرزو است</p> | <p>کرده بسے منت آن باغبان ورد و ظائف چکنم ز اہدا تخت سلیمان چہ کنم لے قریب آمدہ آن بوئے مراد دماغ طالہم وطالہم وطالہم</p> | |
| (۵) | <p>نکست گل را چہ کنم صحون عاشقم و کلبم آرزو است</p> | (۶۵) |
| <p>پیش ہر کس قابل اظہار نیست زیر و بالا جستجو در کار نیست ذات پاکش در پئے اظہار نیست پیش پوسف قابل تکرار نیست</p> | <p>یار آن دارم کہ اورا یار نیست گر کسے خواہد وصال یار ما صورت انسان بصورت مختلف قصہ عشق ز لیخا بر ملا</p> | |
| (۵) | <p>صرف کردہ روزگارے پیغمبر صحو غافل آمدہ ہشیار نیست</p> | (۶۶) |
| <p>پیش عارف کار ز اہد جز خیال خام نیست بیخ رکن وین اعظم غایت اسلام نیست عیش گاہ عاشقان ہکام صبح و شب نیست خانقاہ صوفیان خاص است بزم عام نیست</p> | <p>آن شراب لطف سالی قابل ہر جام نیست عالمان بر علم تا زمان ز اہدان بزد خود خلق حیران گشت بہت از قیاقال ہول گفتگو در خامشی و خامشی در گفتگو</p> | |

| | | |
|---|--|------|
| (۷) | صحو با تو صاف گویم ہر چہ آید در دم میدہم صہبائے اظہر در داند چہ نام نیست | (۶۷) |
| <p>من اگر خواب نے ندام نجت من خوابید است گفتمش با او بگو از من چہ بر بخید است بر رخ خورشید گویا اثر دھا پیچیدہ است این تماشا گاہ عالم بس تماشایید است روئے خوبان جہان آئینہا گردید است روئے من بر پائے او شام سحر آید است</p> | <p>چون بہ گردون ازورش شاید اگر دید است بر میان دستے نماوہ او بصدنا ز عتاب دید چون دل لعل بر روی تو گشت انگشت ناظر و منظور بودی پیش روشن آئینہ پس بہر سئے کہ ہم روئے خود را آتکار ہر کہ بیند روئے ما را چشم او روشن شود</p> | |
| (۵) | غیر حق را در دل خود رہد ہرگز تو صحو در بر تو آفتاب بو العلا پوشیدہ است | (۶۸) |
| <p>بلبل چکنہ شور و فغان سینہ کباب است از روز ازل قالب ماست خراب است آزاد کند جذبہ دل روز حساب است جز بادہ پرستی بجان کار تو اب است</p> | <p>در موسم گل جوش جنون خانہ خراب است زاہد چو کہد و خشک بود حلق بریدہ چون بدرقہ عیش شود راہ نایت کارے نتوان کرد اگر کار توان کرد</p> | |
| (۵) | عالم ہمہ در سود و زیان ز ریت نمودن اے صحو طلسمات ہمیشہ سہراب است | (۵۹) |
| دست بہت از بسو شد چون بنا شتم خود پرست | کافری ز ناداری می فردشی بت پرست | |

| | | |
|--|---|-------------|
| <p>زاهد سے راستہ ایم بردگانِ می پرست اوچد اندزن مریدستان کہ باشند تن پرست شور بجا بو الفصول مغز بختہ سر پرست</p> | <p>واگذار دزد و تقویٰ ہر کہ دیدہ آن صنم بوئے از بادہ ندام جام خالی برفش واعظانہ مجلس آد اہل خانہ شہرون</p> | |
| <p>(۵)</p> | <p>توجہ دانی صحو بان طعنے مزین بر کارشان دین و دنیا می فروختند عاشقان خود پرست</p> | <p>(۶۰)</p> |
| <p>وز رویت ما دیدہ عالم ہمت است چون ہمت مردانہ ناپیش تو پست است این بار اگر جہلہ کہ روز است است حاصل بدو عالم ز کم لطف شکست است</p> | <p>سے بادہ کشان ساقی ما جام بدست است دشمن بے برہام چہ گو نہ بزنگام ارواح در ابدان کتون رقص نمایند از دین من و دین حق کردہ فراموش</p> | |
| <p>(۵)</p> | <p>باصحو زندلاف چہ ز اہد سحر محشر آن جو پرست است این یار پرست</p> | <p>(۶۱)</p> |
| <p>بر مزارم شمع نوران اہل دل در کانیست عاقبت محمود باشد آبخان دشواریست سخت حیرانم بہ عالم محرم اسرار نیست ہر کہے گوید انا الحق قابل کس دان نیست</p> | <p>سو ختم بے دود من اندر فراق یا نیست نیست کارے بر امید روز فردا چون کنم راز من پوشیدہ آمد اندرین بزم جہان حصہ بے تصور باشد گوئے رخصت می رنو</p> | |
| <p>(۵)</p> | <p>دم زدن لازم باشد در طریقت صحو گاہ راز مخفی کس نداند الا حق انظار نیست</p> | <p>(۶۲)</p> |

| | | |
|---|--|-------------|
| <p>تفہیم خرد ز خیر گون است پامالی مایقتسین مہونست در دیرو حرم عیان جنون است در پیش ہمہ چوسرگون است</p> | <p>ذا تم ز چرا و چون برون است اے وائے ز توجہ راز گویم ہر کس بخمال خویش شادان تا سکہ نقد در دے شد</p> | |
| <p>(۵)</p> | <p>تائیر بت زمرده زنده اعجاز مسیح و بافسون است</p> | <p>(۶۳)</p> |
| <p>ز خود رفتہ شدم دیوانہ اوست بنائے مسجد و تہخانہ اوست چرا خالی بود خستہ اوست پیایے مید ہر پیانہ اوست</p> | <p>دل من خاص خلوت خانہ اوست جمال اینچا جلال آنجا بہ باشد چو خانہ از کمین خالی نباشد چو بیخسانہ بود آباد ساقی</p> | |
| <p>(۴)</p> | <p>ز سیرنگی اسیر رنگ شد صحو کند نقش دگر فسانہ اوست</p> | <p>۶۴</p> |
| <p>از عرش تا بفرش بین جلوہ اے دوست پیدا نمود ما و شمارا صدائے دوست در عین مستی یافتہ جا در ہر اے دوست</p> | <p>آئینہ نیست آنکہ بجز رونائے دوست شور کن است موج و گردون بے ستون کسب کمال صیقل سینہ بمن شود</p> | |
| <p>(۵)</p> | <p>حیرت زردہ ز قید خودی خود رہائی یافت مارا ر بودہ صحو زمان فضائے دوست</p> | <p>(۶۵)</p> |

فانش بنیم جلوہ تو در مراتب ممکنات
 فانشم از خویشتن باقی ششم در صین ذات
 معنی الی ان اللہ چشمہ آب حیات
 خاک گشتم کوئے دلبر یا فتم راہ بجات

شد ہویدا ستر آدم اندرون کائنات
 قطرہ بودے نمودم اندرین دریا ہلاک
 در زمین دل بکن تا فتم داری روز و شب
 آخر الامر اش ہجران مرا گلخن نمود

(۵)

صحیح بنگر معنی عبدیت است اندر نیاز
 خمس الاوقات از جماعت میگذارم در صلوات

(۶۶)

خود گشت با یقین و گمان را بہانہ ساخت
 وعدہ خلاف یار مکان را بہانہ ساخت
 قصد ظہور بود جہان را بہانہ ساخت
 با من کلام کرد زبان را بہانہ ساخت

تیر نگہ زدہ و گمان را بہانہ ساخت
 انکار در دل است و اقرار بر زبان
 علم ہدایت خویش ز معلوم عالم است
 کافر شوئی گویئی کہ تیر ان کلام حق

(۵)

مقبول صحوت کجا میسرود و بگو
 یا رآمدہ بچنگ و جہان را بہانہ ساخت

(۶۶)

رہودہ جان من بغیر انگار نازنین نیست
 خط و خالی بروئے او بہار آفرین نیست
 برائے عاشق صادق نوید ہر قرین نیست
 رقیبان را چہ می پرسی کہ حال نیشین نیست

مترہ صورت و سیرت بت ماہ چین نیست
 سہی سہر و قد و قامت قیامت خیز رفتار
 نفخت فیئہ من روحی صد جان و جانات
 مرا ز سنگدل کارے نہ ہلزدی نہ غمخواری

چنین زلفے کسے دار دیگر آن جان جانا نہ

| | | |
|--|---|--|
| (۵) | زخود شد صحو بخود جان ہوا عجز بن ایت | (۷۸) |
| جامہ ہستی دریدہ چون لب لب پیمانہ رفت در کف بادہ نگنجد محتسب دیوانہ رفت پیش دلبران مضطر همچنان ایسانہ رفت تا بطنی در شباب و موسم پیرانہ رفت | | ز اہدے پوشیدہ در شب بردر پیمانہ رفت پند را سودی ندیدہ می پرستان را اگر شد ندامت روز محشر راز را چون فاش کرد راست یک موی پیمانی شد حین عمری تلخ شد |
| (۵) | بر کشادن باب حمت عاصیان اشد نوید صحو غافل از دو عالم چون دل دیوانہ رفت | (۷۹) |
| از آتش فراقت جان و دم کجاست پر مہج ہست در یا کین زندگی جاست بر چہرہ سہمی گرد ہمین جبابست قاصد بیابا بسویم روئے تو بس جبابست | | رنگ خنائے گلگون جو شیدہ چون غمگین از کشتی وجودش این مباحش ہرگز در جلوہ گاہ وحدت کثرت چه کار دارد عمرے دراز رفتہ در انتظار تا کے |
| (۵) | امشب شب وصال است دارد رنگ صحوی بر جان رسیدہ آفت او نمود حسابت | (۸۰) |
| مبتلائے حال خود در روز سازی دیگر است سر بہ تسلیمے ندادہ در نیازی دیگر است سینہ سوزان چشم گریان جاگندہ دیگر است کاندین بزم جان بندہ نوازی دیگر است | | چون بر آمد تیغ عشقت سرفرازی دیگر است بر مسلاۃ پیچگانہ ز اہدے ما مور شد آتشے ہرگز نگیرد مہی بزم مناک را بیسر خود بین دور باش از جان جوتنا |

| | | |
|--|---|------|
| (۵) | صحو خوش دیدی تماشا اندرین بزم جهان گوئے سختت را ربوده پاکبازی دیگر است | (۸۱) |
| بزم او دار و بدستے جام نیست مست عالم دایے صبح و شام نیست بر سرین خاک در انجام نیست چاک دامن خاک بر ایام نیست | عشق را دیدیم که ننگ و نام نیست بے می و جام و صراحی در خروش عاقبت محمود سرستان شود ہست سودا در سرین چون کفر | |
| (۵) | صحو در دل غیر ناید چنہ گاہ ہر کسی دارم خیالت خام نیست | (۸۲) |
| آفتاب حشر را نور خنکویے تست در حدوث و در قدم افسانہ جادویے تست راستے گویم ہمہ را کو بکو در بویے تست کہ نبوت وضع تو گاہے و لایحے تست | ماہ کامل را فروغ از آفتاب بویے تست در مکان و لا مکان گاہ ازل گاہ خرام گریکے در کعبہ زفت و دیگرے در دیوانہ کہہ در احسہم روزمانی کہ شکل مرتضیے | |
| (۵) | دو جہان گم گشتہ و فکر جاب صحو تست تا بہ پیش خاطرش فکر میان بویے تست | (۸۳) |
| تپان مرغان بے دانہ بحالت زہے حسن و جمالے در کمال چہ گویم از لب آن قیل و قالت | گرفتار است عالم و رجالت نہ خوبان جہان محتاج گشتہ انہ اسخمل بلا میم است روشن | |

دو قسمت گاہ بویم وضع کردی نہ بہنم دروئے غیہ خیالت

(۶)

چرا خود را نہ بینی خود کجالی
طلبگار است صحوے جانِ صالت

(۸۴)

آشکارا پرودہ کردن شیوہ محبوب نیست
قطرہ دریا کسے شد طالب و مطلوب نیست
جز جو وصل آن نگارے خاطر مغرب نیست
من ہانم این نمایم خیر و شہ نسبت
کاشف اسرار جانان این دل مجرب نیست
وحشی دل رفتہ را نہ بخیر یا معیوب نیست

برخ آن نازنین برقع کشید و خوب نیست
چون شدی غرق فناے عشق جانان ہن
خود ز دل پسیدانند حسبیت اکنون خواہشت
بے شترالی شد کیف این دل خانہ خراب
ز اہد خود بین چہ داند این رموز عاشقان
تا تو مجنون نیستی طعنے مزین بر عشق آن

(۵)

اندین پردہ کہ این نغمہ کسے کرد آرزو
اوست ہر دم در کرامت صحو خود منسوب

(۸۵)

من منیب گویم ترا ایجاد عالم دیگر است
انتظام خلق را بنیاد آدم دیگر است
کاندرین بزم جانان افراد آدم دیگر است
ہر کجا خواہد رود مستاد آدم دیگر است

اے کہ بر سطح زمین اولاد آدم دیگر است
چونکہ مطلق شد مقید مختلف صورت گرفت
چشم باید بر دیدن روئے پاکان را عزیز
بندہ را بگذار تا مولے اشوی ابجان من

(۵)

صحو خود دیدی تماشاے جهان شہکار
کم ز کم از صحبتش آزاد آدم دیگر است

(۸۶)

روایت

| | |
|--|--|
| <p>بہر خود کم کردگان نے خضر پاپوسی عبث از پئے دیدار خویان ذوق پاپوسی عبث نغمہ پردازی نذیبہ ساز سالوسی عبث در شب تاریک ہمیشہ شمع فانوسی عبث</p> | <p>خاص حرائے جنون را شوق پاپوسی عبث در تماشا گاہ عالم نیست الا غیر من پیش عالمی رسید این مطرب ہمیزم بدوش ز آفتاب صبح یاران روتے روش شد مرا</p> |
|--|--|

(۵)

پیش عارف حال عالم آشکارا هست صحو
پر کشادہ عالم اندر رنگ طاوسی عبث

(۸۷)

| | |
|--|--|
| <p>خون شہید ناز اور نگے کند پید اعبث محبوب اندر آب و گل در عالم پید اعبث اول تویی آخر تویی اہمت زدہ بر اعبث خلوت گزین اندر حرم بیرون ندین اعبث</p> | <p>قاتل رسید برسم اندیشہ فردا عبث آخر خلیفہ زادہ گم گشتہ میر آتش کجا آغاز و انجامے تویی اینجا تویی آجا تویی جائے مر و بختے ککش دل بدست خوش آ</p> |
|--|--|

(۴)

عکس جمال صحو در آئینہ پید اعبث
من عین آن او عین من اندر جہان غوا عبث

(۸۸)

| | |
|---|--|
| <p>ظہور جہلہ زما کائنات ما حادث برائے زیور حسن این زکات ما حادث ببین تو ز اہد اہم مردم وفات ما حادث</p> | <p>اگر چہ ذات قدیم صفات ما حادث فدائے حسن و جمال تو نقد جان کردم بخوان بآیت قرآن کالیہ موت است</p> |
|---|--|

| | | |
|---|--|------|
| (۵) | کند نیاز پیش و بعد خود هر دم که صحو روزہ و حج و زکاتِ ماحولت | (۵۹) |
| آرزو دامن ندارد جستجوئے مبعث دیدہ بکشا باز بینم سو سوئے مبعث حاضر و غائب چو یکسان گفتگوی مبعث دعویٰ انی انا لله رو بروئے مبعث | در تلاش روزگارم کو بکوئے مبعث راز و لگفتن نشاید پیش ہر یک ناقصان نام خود ہرگز نگیرم بزبان خویش تن پردہ برے می نمودرید کد ہر مدعی | |
| | دیدہ باید صحو و یکرازیئے دیدش آئینہ حیران بماند پیش روئے مبعث | |
| (۵) | ردیف | (۹۰) |
| ز وحدت دانا آمد بکثرت بیکران امواج ہویدا شد بہر عالم ز امر کن فکان امواج زمین گرداب گردون کفت بود جگہ جان امواج تصور کن عزیز ز من بود جملہ جان امواج | بحوش آمد چو آن دریا برآمد ناگمان امواج چو آن دریا بے لبی پایان ز یک جنبش کہ خود کرد حقیقت حق منم چون بحر موج شتم بصورت بین دریاے وحدت کہ کثرت جزو مد او | |
| (۳) | بدریائے دلم نہان شدہ صد گوہر نایاب بزن اے صحو غوطہ بخنجر در بیکران امواج | (۹۱) |
| از کعبہ سوئے دیر رسیدن چہ احتیاج | مارا بغیر روئے تو دیدن چہ احتیاج | |

| | | |
|---|---|------|
| بنشین سجادانگ بدین اچھتاج | میدان تو فرصت نفسی را غنیمتے | |
| | گرفزار و سنگریزہ پائے تو میخند بردشت و کوہسار و دیدن چه احتیاج | |
| (۳) | روینح | (۹۲) |
| ز شرک ارسجی ان نم روی ابو صلاح چو کشتی دلم آرد با حله ملاح | بیا بخدمت من تا شود سماع عباح تبعی چه بود پیش بحر حمت حق | |
| | نمود صحو ملائک سجود آدم را حقیقتے چه نهانست اندرین ارواح | |
| (۵) | روینح | (۹۳) |
| باد ادا ان سے شیندم از شما غوغا ہے چرخ می نماید هر زمان نقشی در گرای وای چرخ کرد مجنون غافلان برابر رخ زیبای چرخ در تبه احوال زہرہ خوش بود شیدای چرخ | اے مکان کوئے یارم بر سر بالائے چرخ کس نہ اندکیزن را من چه گویم الفیگ ہر کسے حال پریشان در مصیبت مبتلا جز بعشقت رنج و آفت کس نیندہد کسن | |
| | سیر او ہرگز نباشد تا قیام حضر صحو یعنی ریزد خون مردم همچنان نیوای چرخ | |

(۹۴)

روایت د

(۷)

دل من فدا بر جمال محمد
بشر را چه امکان نعت مظهر
بود جسم من خاک راه زمین
بیک دم زخم بزین آسمان را
منم بیزبان حرف مصوّم سکون است
ز خلوت پردن شد بجلوت در آمد

خدا یا عطا کن وصال محمد
خیال خدا در جمال محمد
شود جان من پائمال محمد
اگر شتمه گویم ز حال محمد
بیان کے شود قیل و قال محمد
ظہور دوعالم کمال محمد

(۹۶)

بصد جان نثارم بشاہ شہیدان
فدا صحو گشته بآل محمد

(۸)

کمال خدا در جمال محمد
خرامت اندر دل من تو بنگر
بظاہر محمد باطن چه گویم
دل من بدانند کسے حوای گویم
بہر جانشینیم اوصاف والا
محبت بیاید بکے عبادت
ظہور شش ز وحدت در آمد بکثرت

دلم محو شد در خیال محمد
کہ ہر سگان قدو شخصصال محمد
کجا تاب گفتن ز حال محمد
حدیث رخ خط و خال محمد
بگو و اعظا از قیل و قال محمد
فدا جان و دل کن بآل محمد
بہر یک چمن شد نہال محمد

| | | |
|--|---|------|
| (۶) | <p>خدا یا ز تو دارم امید رحمت که صحو آمده در نوال محمد</p> | (۹۲) |
| <p>گنجینه بر شفاعت کرام محمد فرا باید امتی آن گلزار محمد سُطان هر دو عالم مختار ما محمد باب بلسان شرب گفتار محمد ویشب بخواب آمد دلدار ما محمد</p> | <p>مار اچہ خوف محبت عنخوارا محمد آن دم کہ نفسی نفسی هر یک بنی گوید راج بود بنامش چون سگ بگیتی جز تمام تو ندارد کارے دگر دل من مست شراب وصلت تا حشر درخارے</p> | |
| | <p>غیر جمال پاکت منکر بود دل من تصدیق از دل خود اقرارا محمد</p> | (۹۷) |
| <p>کم جان و دل را فدائے محمد جهان روشن است از ضیائے محمد دل آئینہ و شرف رومائے محمد تو خود را بسین از برائے محمد ہمہ زیر نعل لہوائے محمد دل آئینہ رومائے محمد بین حال خود را برائے محمد مبے نگر جلوہ بایے محمد</p> | <p>اگر من بہ بینم لقاے محمد ز وحدت بکثرت شد جلوہ افزا کجا خسل اینجا بودا سومی را بہ ویرانہ خاک گنجے نہانت چہ عالی مقام است آن شاہ شاہان فنا میس کم تا تہ ماسومی را چرا غافل از خود حقیقت نہ بینی بصورت ہمہ فرمائے تو دانی</p> | |

| | | |
|--|---|-------------|
| <p>حقیقت ہمون دوقبائے محمد تو خود را بپین از براے محمد</p> | <p>کجاغیس زینی کجاغیر باشد درون آن خاک گنجی نہانت</p> | |
| <p>(۵)</p> | <p>گراے صحو داری تنائے کسیر بشو یک زمان خاک پائے محمد</p> | <p>(۹۸)</p> |
| <p>شورش بجان در آید جان آبدن برآید نادیدہ وارد دیدہ از جیب من برآید در ما و من ننگنج در زنا و من برآید بازار عشق گرم و خنہ دہن برآید</p> | <p>ہر کہ کہ نام قاسم در آنجن برآید مطلوب در کنار است چون طلب و صلالم ایمانے سخن از قب بیوجہ و جہ دارد عشاق نیم بسمل مشتاق جملہ بید</p> | |
| <p>(۸)</p> | <p>باساز و چنگ و مطرب مشتاق اہل محفل خم صحو گردنت کن سرکار من برآید</p> | <p>(۹۹)</p> |
| <p>خواند می چه بگو بر من تائیس چنین باید کارے تو چه خوش کردی کی چنین باید در دست من اے زاہد شمشیر چنین باید بیکارم و بیس کرم تدریہ چنین باید در پائے من اے لیلے زنجیر چنین باید باخال و خط خضر آتھر یہ چنین باید بیکام و زبان گولی تلقیر چنین باید</p> | <p>بروہ دل من چہ میت تخیب چنین باید در نیم نگاہے شدے جملہ سلوک من زارشاد حسن ہر دم بزم سرغیرے را دادم بزن دنیا سہ بار طلاق اکنون مجنون ہنتمہ دامن زلف تو بکفت دارم اے سعوت رو تو خوش آمدہ در چشم قرآن گواہ این من رفیقان گواہ این</p> | |

پڑوسی چه زخیم و شتر بیرنگم و بارنگم
 اے صححو مجھ ر رنگم تاثیر چنین باید

| | |
|---|--|
| <p>عمرم گدستہ و عذات از صبح شام شد دردیدہ باش خواستہ جانہ حرام شد چون سرو قد بعزم چمن خوش خرام شد در بارگاہ دوست عجب انتظام شد</p> | <p>اے یار من منازنیب از م تمام شد ہر روز خانہ خالی کنم از برائے تو بلبل العیش نغمہ کنان غنچہ با شکفت کس را مجال نیست کہ عزم گدز کند</p> |
|---|--|

(۳)

خانہ خراب یاد بر آمد بخت بولوتے
 اے صححو من مناز خیال تو خام شد

(۱۰۱)

| | |
|--|--|
| <p>خیال یار بہارم مر احسالت بود دوام حاصل من پر وہ خیال بود</p> | <p>اگر شراب بنوشتم چرا ملال بود منم کہ ذات قدیم مہیتہ آیدام</p> |
|--|--|

(۵)

چرا نہ صححو شود مجھو مجھو لب و نثار
 کہ بانگار خوشد کا وصال بود

(۱۰۲)

| | |
|--|--|
| <p>دے چو کافر مطلق دے مسلمان شد تلاش خویش بنودہ بجولیش جو بیان شد بہ بزم مور سلیمان ز شوق مہمان شد امانتے کہ بہارم بسینہ پنهان شد</p> | <p>اگر چه ذات بنور صفات پنهان شد تنزلے کہ کنودہ عروج خود خود ہر سپاس گویم اگر تو بجانہ نام آئی فلک خمیدہ چون گریست بار بہت من</p> |
|--|--|

سپاس حق کہ منم منسک بسک کسی

| | | |
|-----|-----------------------------|-------|
| (۵) | کینه صحوح سلام جناب بران شد | (۱۰۳) |
|-----|-----------------------------|-------|

| | |
|--|---|
| <p>هر آن که دید رخ پاک تو مسلمان شد کسیکه غیر تو بنید بحسب عصبان شد به پرده های صفات تو ذات پنهان شد گه چو در ضعیف و گه سلیمان شد</p> | <p>دیکه گشت بزلفت تھی ز ایمان شد وجود هست به موجودش بنیت در این عرض وجود تو خود همچو روح و جسم آمد گه بر تن نشسته گه بصورت خاک</p> |
|--|---|

| | | |
|-----|---|-------|
| (۶) | دلچسپ پانگ ز داسی رازدان که دوانیست خمیده صحوح من سونے گریبان شد | (۱۰۴) |
|-----|---|-------|

| | |
|---|---|
| <p>وز باعث بیرنگی من رنگ جهان شد گو آدم و حوا همچو انسان شد ز جهان شد که تخت نشین صورت سلطان زبان شد آمد بحسب اینکه منم تو ز عیان شد خود پرده و بے پرده گیم کون و مکان شد رمزیکه نهان بود مرا طر ز بیان شد</p> | <p>بے نام و نشان سرزده بانام نشان شد بے من نبود هیچ بودید او نهانے گاهے چو گد اکاسه در یوزه سردست من بودم و با من نبود هیچ در کس از من چه نهانست که در پرده بیان شد حاشا ز سر قوت ادراک بنجیبا</p> |
|---|---|

| | | |
|-----|---|-------|
| (۵) | مطلوب سجد هستی و بگذر ز تیقن اے صحوح چه گویم که چنین بود چنان شد | (۱۰۵) |
|-----|---|-------|

| | |
|---|---|
| <p>هلاک میشوم او در نظر نکر آید بخواب روی تو شام سخن نکر آید</p> | <p>مریض جان بلم چاره گرنی آید مرا تو یاد نه کردی و من بیاد تو ام</p> |
|---|---|

| | | |
|---|--|-------|
| <p>خیال حال و خط تو بس نگر آید براہ چشم بد ارم خبر نگر آید</p> | <p>ہنوز صورت صحت عقل و لم من اللہ است اگر چہ قاصدین رفتے کوئے صمم</p> | |
| (۵) | <p>اسیر زلف شرم صحیح گوچہ جاوہ کرم تیم بد ارم ز جسام خط نگر آید</p> | (۱۰۶) |
| <p>پراز مئے عرفان شہ پیمانہ چین بیا صد جلوہ طور اینچا میخانہ چین بیا در گوشہ پے زینت درانہ چین بیا زیبہ بدخت تخت شاہانہ چین بیا</p> | <p>مانند پری آمد بمانہ چین بیا خود ساقی و خود جام در شیشہ پری دار از اشک بچشم دل غلطان است دو صد گوار تا بے برش طہ لولہ لالہ ما چتر</p> | |
| (۵) | <p>بیت بسبر حاصل با پیر معان واصل گے گے رو گے صحوی مستانہ چین بیا</p> | (۱۰۶) |
| <p>برون از ملت و بندہ بے لم کارے دگر دارد بہ بہیمہ صدم نقشے کہ دلدارے دگر دارد متاع حسن تو ایسجان خریدارے دگر دارد پیرسے ز ہند نادان کہ تکرارے دگر دارد</p> | <p>جد از خوش جلالان جہان یا بے دگر دارد چکویم خوبی داکش کہ صد خوبی را دینہ است بہر بازار چون یوسف چہا تو چہرہ نہنہ است بکھلا شدہ فارغ ز تسبیح و وظائف دل</p> | |
| | <p>کے اے صحو کے وقف شو و از زانہ پیمانہ کلام بے صد اے تجو اسرارے دگر دارد</p> | |
| <p>حسن یوسف بخدا خط غلامی دارد</p> | <p>شہرہ ماہ عرب نور تمامی دارد</p> | |

| | | |
|--|--|--------------|
| <p>درد دل دیدہ متنائے مدامی دارد بر سر خویش عجب تاج گرامی دارد مسکن خاص بگو جائے کدیمی دارد</p> | <p>عاشقت از پئے دیدار بہر جا برود بخدا پیش محمد ہمہ ہا سر بہ سجود جلوہ بو قلمون کردہ در کون و مکان</p> | |
| <p>(۵)</p> | <p>مزن لے مرغ خوش اسکان سحری باگ مزن صحوا مشب کیسی خلوت سامی دارد</p> | <p>(۱۰۹)</p> |
| <p>مقیدہ رفت مطلق رونما شد ہمین دانم کہ ذاتم چون بقا شد دلم ز اندم کہ بر تو بتلا شد منید انم کجا آمد کجا شد</p> | <p>خیال ماسومی از من رہا شد فنا ی خویش تن از من مجال است گذشت از ماسومی بیند رخ تو مکان و لامکان جولان گہرا دست</p> | |
| <p>(۹)</p> | <p>پئے دیروزہ آمد صحو سکین کہ او اے بوالعلا ہیچون گدا شد</p> | <p>(۱۱۰)</p> |
| <p>جان آمینہ حسن نہاے بنوی شد عالم ہمہ در دور و تنائے بنوی شد در زیر زمین شمع ضیائے بنوی شد در کون مکان گوش سہا بنوی شد کل حمت حق خاص روا بنوی شد آن مرجح بحرین قبائے بنوی شد</p> | <p>دل فتنہ محو لقاے بنوی شد نواک لما گفت خداوند کریمش ظلمت کدہ ہرگز نشود گور غریبان از زیر زمین تا بہ سما حکم تو نافذ المنت للند کہ توئی شافع محشر مانند الف راست قدر پاک مبارک</p> | |

صد جان کنم نذر اگر سوے من آید
بر حال من خستہ کند گاہنگاہے

این ہر دو جہان جملہ سوائے نبوی شد
پیوستہ دل زار گدائے نبوی شد

(۵)

این فیضِ علایم و طفیلِ حسنِ باست
کاین صحوحِ زین زیر لوائے نبوی شد

(۱۱۱)

از من چه ہو اید اشد در من چه بنان باشد
احوال چه میدانی در عین عیان باشد
جویم کج بیاوم بانام و نشان باشد
ہر کس بخمال خود سوزان بچمان باشد

لے آنکہ جمال تو در جملہ جہان باشد
این کثرتِ وہی برابر در و نگر و حدت
مار تو بگوئے دل یابی جو سلسلغ او
پر و اندہ صفت شیدا بر شمع خست گشته

(۵)

بے معرفتِ طاعت لے صحو چو چادر سود
ز اہد بہ ریائے خود در وہم و گمان باشد

(۱۱۲)

ز لامکان قدمے زو باین مکان آمد
دلہم بگفت کہ سلطان دو جہان آمد
ہزار بار شہنویار من عیان آمد
بد او درس کتب با چو ہر آن آمد

چو شاہ دوست محمد بدو جہان آمد
بہ گفتمش کہ منرا و ارقاب تو سین است
چرا نہان کنی ز اہد اہد بگو اورا
نگار من کہ بکتاب نیامد ہر چند

(۴)

چرا صنعت او فکر کنی لے صحو
گئے چو طفل گئے پیرو گہ جوان آمد

(۱۱۳)

نگر بگردہ صد سالہ جان بہ تن آمد
رسید مرزہ بگو شہم کہ یار من آمد

| | | |
|---|--|-------|
| <p>زمصر جانب لعقوب پیر من آمد ز راه غور بین شمع در لگن آمد</p> | <p>دو اے دیدہ کور است ابرغان حبیب چرا زور بدرے میروی تو بیوده</p> | |
| (۵) | <p>زبل صلح چرخون میکنی هر دم ترا که راه من صحو چون حسن آمد</p> | (۱۱۴) |
| <p>لبشوق لیلی خود میکنم بیابان شد هزار شکر خد اما سوائے بریان شد بجستجوی تو دور یتیم غلطان شد ز داغمانے درون سینہ ام گلستان شد</p> | <p>هزار پاره دلم صورت گریبان شد تم چو بدمرودل صورت کباب شد ز حال بحر عیانست اضطراب موج ز بوسے گل بشود چون مشام جان محروم</p> | |
| (۵) | <p>چرا رقیب شود در پے خرابی او بصحو سایه فلکن ذات پاک برهان شد</p> | (۱۱۵) |
| <p>کفت پایت بگند خون مسلمانے چند در در آوارہ بگردند مریدانے چند خون من ریخت صد فنوس عزیزانے چند از دل تو نہ برد مهر سلیمانے چند</p> | <p>چنجه زود ز دختا بر سلیمانے چند قصه عشق شنیدی کہ بشیخ صنعا همه اجباب اقرار بوجودم قطاع روز شب در پے تو دیوسیه در پہلو</p> | |
| (۷) | <p>یک زمان هم سفر حضرت مجنون شد است صحو دیوانہ بہ پیود بیابانے چند</p> | (۱۱۶) |
| <p>اے مسلمانان دیگر اند</p> | <p>چشم حیوان روئے انسان دیگر اند</p> | |

| | | |
|--|--|-------|
| <p>کشتگان جان و جانان دیگر اند ماه کامل مستتابان دیگر اند نغمه گویان باده نوزشان دیگر اند دیده گریان سینه جوشان دیگر اند روز و شب سردرگر بیان دیگر اند</p> | <p>پصوات و صوم نازان دیگر اند چهره خشنده هر سیل و نمائ مستانست اندر زیر و بم بے عی و ساغر همه در وجود حال چشم بند و روبر و تصویر یار</p> | |
| (۵) | <p>خام را بختہ چه بینی در خیال صحوآن نازک خیالان دیگر اند</p> | (۱۱۷) |
| <p>قالو بے حجاب شوریدگان بد اند جستم بلا مکانش اہل مکان بد اند اسرار ایتمار اور این و آن بد اند جو رقیب بر من اہل جهان بد اند</p> | <p>سالت یارم عالم عیان بدانند من مطلق وجودم قید بشر کجائی قرب تو بعد ما ادا عطر برو از اینجا احوال ما غریبان کمتر شنیده باشی</p> | |
| (۵) | <p>از گوشش جان بشنوی صحیح قول ما را غیب است اور شہادت غیب اللسان بد اند</p> | (۱۱۸) |
| <p>من زیب لا مکاتم مارا کہ مے شناسد بیرون از این و آنم مارا کہ مے شناسد سلطان دو جہانم مارا کہ مے شناسد مصحف بخواندہ و آنم مارا کہ مے شناسد</p> | <p>بے نام و بے نشانم مارا کہ مے شناسد ہر کس بو ہم نازان بے خوشیتن جدالت در آب و گل گدایم از رنگ و بو جدا ایم پوشیدہ شد ہوید اشبہ بین تنزیہ</p> | |

| | | |
|--|---|-------|
| (۶) | بے منت مشاطہ اے صحو در عروسان چو حسن خود عیانم مارا کہ سے شناسد | (۱۱۹) |
| بجز ذاتِ والا سے مولا بنود لفظِ کرم آبخاش آبخا بنود درا بخاش دیدم وگر جا بنود ظہور سے زاسما سسلی بنود بجز ذاتِ والا سے زیبا بنود | در ان بارگاہِ معالیٰ بنود سوئے قاب و توسین لبثا فتم نگہ کرم اندر دلِ بقیہ رار منم بودہ ام کس بنودہ بمن بجائے کہ رقم بکرم نگاہ | |
| (۵) | چو رقم بیزست گذشتم ز خودید مرا صحو زین حال ایما بنود | (۱۲۰) |
| زہیچو نے ہمہ چون وچو اش در انعام کہ سلطانم گداش لب جان بخش تو مارادو اش رسول ہاشمی جلوہ مناش | کجا بود و کجا آمد کجا شد حقیقت حق بدم گویم جیبانیش مریض الفتم اے جان جانان ضلالت چون نہ رہے خویش ہوش | |
| (۵) | نشد اے صحو تاثیر سے ز آہت نہ تیس کہ بہت آرد خطاش | (۱۲۱) |
| پے بری زاہد جگہ نہ سوے اللہ الصمد در چین کے بنگرم من آن جوان سر و قد | وصف ذات پاک ماخذ قیل ہو اللہ احد طائر دل را چو تفری طوق عشق اندر گلو | |

عاشقانِ رالطفِ حج و کعبہ و احرامِ صییت
از فسوں و مکرِ نفس خویش جان تنگ آند
طوف بویے او نمازیم باسجود بے عدد
کے شومِ فاخت من از جملہ فساد و حال بد

(۱۲۲) برصراط مستقیم پیشوا مولا علی
گرچه افتاد است صحواذریبان جزوہ

جان و دل نحو جمال یار شد
کننت کننتاً مخفیاً رازے کہ بود
خواست او چون بگرم از چشم خود
اوست و لبوس شیخ و برہمن
شکر و جہ اللہ مرا ویدار شد
خود بخود افتاد بر بار شد
آدم یک آئینہ انہما شد
کہ مسلمان گاہ کا فر وار شد

(۱۲۳) چون علائقِ روے گردان صحوشد
از شراب کیفیت کم ہیشار شد

دل از دیدہ وحدت بصارت نگیرے دار
نہ از جنت نہ از دوزخ نہ از عیم نہ از امید
نہ در کون و مکان بنیم مثال او بشہ دیگر
عجائب سر مرد و حشمت ہوائے صید مرغ دل
نہ بایے ماند سینار نہ ہوش خویش موسی را
نیاید کار از دستم منم از چشم کم از چشم
برون از عالم کثرت لطافت دیگرے دار
زہا تف عشق او ہر دم بشارت دیگرے دار
وجود شیخ من و اللہ شبہ است دیگرے دار
بروے خال و خط زبیا نواکت دیگرے دار
دل عاشق چہ خوش سوز و حرارت دیگرے دار
تہادن تہمتے بر من شہرت دیگرے دار

بشود وقف تو ہر دم را میے آخر بہین صحو

| | | |
|--|---|--|
| (۴) | شدوغافل مشوایزم کرامت دیگرے دارد | (۱۲۴) |
| صراحی و تخم و پیانہ ہا از من بچوش آمد فغان برداشته ببلبل ز درد دل جزوقل آمد نذائے از دقلم سحر کا ہے بگوش آمد | | بیا سے دل بیخاندہ کہ یہ میفروش آمد بہار آمد چمن گل گل شاد و غنچہ نہ باقی ماند گذشتہ تنگ و ناموسم شد مہیش متا |
| (۵) | بشوق دل شمعے کہ محفل گرم تر باشد شراب وصل نہ ساقی کہ صحو بادہ نوش آمد | (۱۲۵) |
| بجز خیال تو درد دل من خیال گیر محال باشد نقاب عارض خیال یا نہ حجاب عارض جہاں باشد گئے زمین کا و جرج دوران گئے قمر کہ بلال باشد مقام ادا دنی قائب تو سینہ اسکا و جہاں باشد | | وجود عالم حجاب دریا حضو عارف خیال باشد اگرچہ بے پردہ یا آرا منظارہ ہر کس کجا نماید بذات پاکش صفات منضم بہ صفت ہم یا تو ام انا و انت بلا تعین شود معراج گفتگوے |
| (۶) | بوزم ساقی لم یزل من فنادہ ام صحو مست بچو ز جام توحید بادہ نوشتم کمال من لا زوال باشد | (۱۲۶) |
| رہو وہ نقد ایمان را ستمگر کافرے آمد کشیدہ خنجر ابرو کہ بر پا محشرے آمد درون گور من گر بر پیش منکرے آمد پے نظارہ لیے چہ مخنون خاطرے آمد برے دیدن عاشق چہ باشد و بری آمد | | شبے درکاروان دل عجب غارتگرے آمد خرمان چون محفل نوش آن خون ریز عالم شد بہر کسوت کہ پیشتم نگار من شناسم بس دولی بگذار جان من یکے بگر یکے یابی بران وعدہ شب و روز بچہم خود گذر کردن |

| | | |
|--|---|-------|
| (۶) | چہ خوف از نقد جان تو بجز شرم طلب کردن ترا سے صحو مسکینہ چو حامی عسکر علی آمد | (۱۲۷) |
| پیامے از وصال تو رسیدن منتے دارد بہر سو غلط اے بسمل کہ دیدن منتے در حجاب ماسوی اللہ را بریدن منتے دارد پے آداب و تسلیمی خریدن منتے دارد نسیم از کوچ بجانان و زیدن منتے دارد بغایت درد دل دادم شنیدن منتے دارد | بعاشق زہر ہجرت چشیدن منتے دارد ز تیغ ابروان تو قتیلتش خون بہا دارد میان عاشقان تو عجب غنیمت مفرضے بران سہ مشیوم قربان کہ پیش سگگون تو ز بس غنچہ شگفتہ شد دل مضطر سحر گاہے صبا احوال بیدل را بگو پیش سول شد | |
| (۶) | بشوق حسن تو از دیر صحو استادہ است اما چو برقع از رخ پاکت کشیدن منتے دارد | (۱۲۸) |
| خلق را گاہ چنین طالع بیدار نشد آدم بر سر کلرے چچم کار نشد حسن یوسف بجان پہنچ خریدار نشد خادم پیر معان طالب خمار نشد ہر کسے ہدم و بانست طلبگار نشد | لقد الحمد مر اغیر حسن یار نشد آدمی را نفرستاد کسی بیکاری گرم بازار شدہ نقد ز لیب بارہ حیف در سیکدہ عمر یکدہ تمامی گشتہ صورت تہای بے آب کبے بے آب نشد | |
| (۵) | زلف تو دام بلا خال تو دوانہ افکن مرغ دل در ہوس دانہ گرفتار نشد | (۱۲۹) |

| | | |
|--|--|--|
| <p>مرغ جان یک نفسے جائے نشین نکند نیت امید کہ در روز قیامت بینم ننگ و جہ اللہ بود مژدہ جام نجشید جز بصیقل نتوان دید کسے رویت را</p> | | <p>صحبت غیر پر تسکین دل من نکند سنگدل لطف کجا آن بت برفن نکند شادی وصل صنم میل بگلشن نکند صاف آئینہ مصفا دل روشن نکند</p> |
| (۵) | <p>قدر هر چیز کند بعد زوال این عالم صحو دل سوز نغان بر سر خرمن نکند</p> | (۱۳۰) |
| <p>خسر و ما شاه قاسم حاکم ملک وجود آئینہ روئے نماند در حقیقت نیست او روئے یارم قبلہ من در نمازم روز و شب شیفته گبر و مسلمان هر یکے بر روئے او</p> | | <p>تحت فرمان در تصرف جن انسان نامزد صورت و تہی ما پیش خوش بود و بوز عاشقان را در نمازی نیست جز بزرگ جود لا تعین و تعیین مرجع اہل شہود</p> |
| (۵) | <p>آن شرخ جوان من بپیم نظر انداختہ دیدہ و دانستہ دل از صحو مسکین در بود</p> | (۱۳۱) |
| <p>پروا کے جان عاشق شیدا نمی کند زاہد بخط و خیال صفات تو مبتلا نفرت ز عاشقان بلاکش بود روا زاہد بود اسم تو مصروف روز و شب</p> | | <p>جز شربت وصال تنمانی کند در خویش تن تلاش مسلمے نمی کند گاہے نظر بصورت شہد انہی کند مست خراب راز تو افشائی کند</p> |
| | <p>اندر طریق عشق تو بی طاقت است صحو</p> | |

| | | |
|--|---|-------|
| (۵) | دست و عالم بالانہی کند | (۱۳۲) |
| عالم از فہم کج انگشت نمائی دارد آئینہ صاف بجائے و صفائی دارد قطرہ از بحر توان وید جدائی دارد مشکلے نیست کہ توقعہ کشائی دارد | دل مضطرب دعوائے خدائی دارد منظر بر سر اہم کہ کسی سے آید ظاہر اصورت بر فہم یعنی بنگر قدرتے دہشتہ مجبور چرا بار بگو | |
| (۷) | مے شناسی تو ز صحو آنچه کہ من میگیم اندرین بزم جہان نغمہ سرائی دارد | (۱۳۳) |
| بر دوش خانہ شخصے سامان چه کار دارد گردنواح عاشق حرمان چه کار دارد چوان چه کار دارد انسان چه کار دارد بیرون در تو حیران در بان چه کار دارد جائے کہ عشق باشد ایمان چه کار دارد در عین وصل گلر گریان چه کار دارد | قرب جو عاشق ارمان چه کار دارد اول نقد جان خود را از ان نمی فروشد روئے شما بدیدہ حیران آئینہ شد پوشید بار باری در بارگاہ سلطان من پرودا دیدہ معذور دار ملا اندر حین چوبیس ہنگام شادمانی | |
| (۵) | بر جان ناتوانی بار گران بنساوند اے صحو باز ببنگر احسان چه کار دارد | (۱۳۴) |
| خیزد ز خواب نیم شب بستر شود گریان کند دل در کنار دیگران دل بشود گریان کند | دل در تکتائے کسی مضطرب شود گریان کند ضرب المثل شد حال من زرداد و درود سوزید | |

| | |
|---|--|
| <p>دربار نسیان از فلک بگر بر یا میچسکد بعد از بچندین سالها طے کرو طھے مزلے</p> | <p>چون قطره اندر صدف گوہر شود گریبان کند از شکم مادر آمده شد شد ر شود گریبان کند</p> |
| <p>(۱۳۵)</p> | <p>اینجا گلے دیگر تکلف اطلاق مطلق با درفت گویم ز حال صحو کس در بر شود گریبان کند</p> |
| <p>من بنظر ممشوق بر خیز خواب تا چند ذات که بیچگونست با این چگونه هویدا از آتش عشقت در دل نماند لیکن دنیا سراب بیشک غافل مشو تو یک آن</p> | <p>این چه ادا تو داری بر من عتاب تا چند بر چه مسمی اسما نقاب تا چند روزانه شب بسوزد خانه کباب تا چند رو سوئے دریا پر دم این دم جباب تا چند</p> |
| <p>(۱۳۶)</p> | <p>گویم سخن شکر نماند لے صحو من تو بشنو در کارگاه وحدت آخر حساب تا چند</p> |
| <p>عشق جانان ننگ عام عاقبت بر باد داد مخ دل ندانم چوں سالها در می طپید نیست سازش بوالهوس را اندرین کار شکر بر گردن نهاد و از بسکه سستی او</p> | <p>ننگ و ناموسم ربوده ناله و فریاد داد کار شکست و نخریت بال در پر امصیا داد بر کمال پیش عالم داد من اُستاد داد تیغ قاتل را خلایق آفرین جلا داد</p> |
| <p>(۱۳۷)</p> | <p>منتی بر پا گردن شکر کردن واجب است وعدہ بزنجیر و طوق لے صحو چون جلا داد</p> |
| <p>دل پر بود جانانے کہ آن داستان داد</p> | <p>شکر لب خند و مکین خمار میکان دارد</p> |

| | | |
|--|---|--------------|
| <p>لبِ نازک تراز لاله قدس و چمن دارد خدا با مهربان سازش کردل سنگین جهان دارد مگر در گوشه های چشم حسین با مردمان دارد که با کم التفاتی تا ز من خاطر سرگران دارد که از مخرجان چهره یگان چه از ابرو کمان دارد</p> | <p>چو گلخیز گسین چشمش سمن بر سنبلیلی زلفش که از تمکین نمی پسد ز حال زار من دلبر متاع صبر از دلها کند غارت بیک لحظه ازین نامهربان شوخ چه سانش دهد دستم بکیش دلبری شاید رو او در دل آزاری</p> | |
| <p>(۵)</p> | <p>بیای صححو زین بگذر تو خاک پا سلیمان شو که هر کس از جمال او کمال بگیران دارد</p> | <p>(۱۳۸)</p> |
| <p>رو کے تو در میاست اندر جهان چه باشد مطلق مقیدی شد دیگر عیان چه باشد پنهان ز چشم عالم گنج نمان چه باشد دستم بدست داده سود و زیان چه باشد</p> | <p>جانان قسم بجانم در جسم و جان چه باشد ستر نهفته یارم در گفتگو نیاید هر یک بختجویت اندر جهان بحیران تو بیه تر ترس دوزخ و آرزوی حبت</p> | |
| <p>(۵)</p> | <p>این صححو را که داند عالم کجبل حیران بے نام و بے نشان را نام و نشان چه باشد</p> | <p>(۱۳۹)</p> |
| <p>تا تیر چون نپزیرد شاید جگر ندارد بوئے مجشے را گل و مگر ندارد در عالم معانی سیر دگر ندارد جائے کہ روئے جانان تاب نظر ندارد</p> | <p>احوال غم رسیده جانان خبر ندارد بلبل بشوق مردم در ناله و فغانست عارف مکان ندارد در هر مکان کین است بے آینه که دیدن ممکن نمی توانش</p> | |

| | | |
|---|--|--|
| (۵) | گستاخ صحو چون شد دارد امید حجت در ما و من امید خوف و خطر ندارد | (۱۳۰) |
| برائے خانہ بردوشان سکونت خاک صحرا شد قیامت خیز رفتارش لعالم شور بر باشد بروئے آن پری بسیکر ز خال و خطا زیبا پے رتسکین بیدل را البعلت می باشد | | گرفته و امنم شوق مشتاک آب دیا شد شکسته مرآت دل راز با لغز میساک ملاحت روز افزونی کسی دارد که او دارد قرارے دل نیکو دے بے یادستان |
| (۶) | سجد اللہ کہ بعد از انتظار مدتی یاران به صحو اندر حریم دل جمال یار پیدا شد | (۱۳۱) |
| مبارک باداے ز ایدم اخذ عارے آید چہ تدبیرے درین وعدہ مرا خود عاری آید ز من آموزی گر خواہی نجات کارے آید بہر جانب نظر کردم رخ خود خو آید مبغض صجدم ساقی اگر شارسے آید | | چہ تدبیرے درین وعدہ کہ خود ایا رے آید چرا ز اید شوم شادان کہ خود ایا رے آید منم ام روزے بمنم تو فردا انجمنے مینی ز بہر قتل من آمد کشیدہ خنجر ابرو ہمہ بے جام دے در و جد و قص آید و یکنما |
| (۷) | منم کا ز از منصور ی بلانافش میگویم ز ہر موگشتہ جاری صحو ہمہ دارے آید | (۱۳۲) |
| خیال من چرا جانان ندارد کہ پروا با کسے سلطان ندارد | | بجز من دیگرے دربان ندارد ہمہ محتاج سائل بر در او |

| | | |
|--|---|-------|
| <p>چہ سازد او سہ سامان ندارد کسے برخوان خود همان ندارد مرض عشق تو در مان ندارد بت من کافر است ایمان ندارد</p> | <p>دلہ در حجب و حیران باندہ بغیر من نباشد بار یا بت مسیحا تم باذن اللہ بر گو برہمن وار اگر دیدم بگردد</p> | |
| (۵) | <p>ہزاران عاشقانہ در بدر شد کہ حسن بے بدل حیران ندارد</p> | (۱۴۳) |
| <p>صبا بگلشن قاسم بہارے آید نگاہ لطف تو فردا بکارے آید بچشم ساقی مست خارے آید قرار نیست دل بہتہ رے آید</p> | <p>شہینہ ام کہ سحر گلخندارے آید بکافری چو بگردم مرا چہ خون بگو غنیمت است مرا صحبتے زبادہ کشان ز بس مجھفل لیلاے مدام چون مجنون</p> | |
| (۵) | <p>چہ رمز صحو نہان در میان ماوشما ترا صبا و مراز دارے آید</p> | (۱۴۴) |
| <p>جنون بگوش زودہ ترکنا زمی گردید ربودہ صبر ز دل بے نیامی گردید سیان ماوشما امتیازے گردید حقیقتے کہ بصورت مجباز می گردید</p> | <p>نظر بہ جانب دلدار باز میگردید کہہ بخیریت ما خبر نمی گیری چو باز جبکہ شاہ وجود ہمیشہ بہین بدیدہ تحقیق روے یارم را</p> | |
| | <p>چو پیریکہ از صحو یک اشارت کرد</p> | |

| | | |
|---|---|-------|
| (۴) | پئے وصال کسے در نماز میسگر دید | (۱۴۵) |
| <p>بہچو موسیٰ بگفت دل پر بیضا دارد روئے ماویدین خود یار تمنا دارد سیر ہر آن کسے عرش معلّا دارد</p> | <p>بر سطر کسے روئے تجلّا دارد اندرا آئینہ دل طرفہ تماشا دارد گمبجز دل نتوان دید چنان قسمت خویش</p> | |
| (۴) | <p>لب لیلی چہ فسون خواند کہ جنون شد صحو دل شوریدہ او عزم بصر دارد</p> | (۱۴۶) |
| <p>خواب و راحت نکنند در پئے ایمانے چند آستان بوس شود زلف پریشانے چند تشنہ خون بود این گبر و مسلمانے چند</p> | <p>چاک از دست جنون جیب گریبانے چند ہر سحر رشک کند باد صبا کے از تو لے فلک باتو کنم شکوہ بیداد مرا</p> | |
| (۵) | <p>میزبان می شدہ صحو بشہر ویران خانہ بردوش ہو آمدہ مہمانے چند</p> | (۱۴۷) |
| <p>در کعبہ و پنج خانہ دیدار جنین باید در محفل عشاقان گفتار جنین باید بیکار بہر کارے در کار جنین باید دل بردہ بیک عشوہ دلدار جنین باید</p> | <p>بیزنگ بہر رنگہ اظہار جنین باید لا حرف و لا صوت بیکام و زبان ہر آن بازی بنود طفلان حالیکہ بود عشقت چون چشم سیاہ او غارت گریخت</p> | |
| (۵) | <p>اے صحو چہ می پرسی شد آتش نایگانہ اقرار جنین باید انکار جنین باید</p> | (۱۴۸) |

| | | |
|---|--|-------|
| <p>خاک در دیدہ اعیار شود یا نشود لائق تہمت میخوار شود یا نشود زہد خشک را دیدار شود یا نشود از مکافات تو بیزار شود یا نشود</p> | <p>ہر زمان جلوہ فرایا شود یا نشود درد و عالم بد و نیک انچہ ہوید باشد طاعت از خوف و چارہ سرا مید کنند طالب و تو خوشی باز بخیرے خواہی</p> | |
| (۴) | <p>اے کہ بر گفتن ما صحو حزمین را برسی محرم راز تو دیندار شود یا نشود</p> | (۱۴۹) |
| <p>بند قبا بکش صبا آرام غمگین دل شود باشد بوصل خویشتن کہ ہنشین دل شود خود را ندیدی یک زمان آنکہ خدایین دل شد</p> | <p>بے دیدن کے شمشادیکہ سنگین دل شود بر قول سلطان گوش کن چون مرغ بر زمین گویم شکر نے یک سخن گرفت داری اندکے</p> | |
| (۵) | <p>وحشی سگے بیند اگر دم گزیران ہر طرف در صحبت شہوت پرست حقا کہ سنگین دل شد</p> | (۱۵۰) |
| <p>چون موزن پنج اذان در محلق میزند ہر کسے در عشق حضرت دم زہو حق میزند دارچون گوید گوہر گوش انا الحق میزند عشق آبد ہر طرف جملہ تعلق میزند</p> | <p>مرغ دل نذر نفس بانگ انا الحق میزند این نماز عاشقانست آن نماز عابدان جوش زرد دریا بقطر شد محضے سوسہو خلق بنصرت تہمت کس نمیب لانی لے</p> | |
| (۷) | <p>از حقیقت صحو غافل یا بچوید کے نسبت ما دشما باید کہ طبع میزند</p> | (۱۵۱) |

نذا آمد بہ نصفِ شبت لولا کہ آید
 کسے دیدہ نمی دیدہ کہ در اورا کے آید
 بحسرت دیدے سے سایم اگر آخاک کے آید
 اگر برس مزارا مقدم پاک کے آید
 پیادہ پاسہ عربان گریان چاکے آید
 زہر خارے دم الفت زہر خاتاکے آید

دل مردہ شود زنده مسح پاک کے آید
 جمال او جلال او کہ دعوی مدعی باطل
 کہہ بوئے آن گل عنابہر جائے شمشیر شد
 شفاعت عاصیان تو بخاطر خواہ می باشد
 بگوید ہر یکے نفسی مجتہد امتی گوید
 کہ ہر کہ شاہد آن گل مشرف ساخت ہر گل

(۱۱)

چو شہر عاصیان اے صحو عطا کے سر عالم
 عدالت کا محشر بین جہان بیباک کے آید

(۱۵۲)

ترا دیدم کہ یاد او بمن شد
 ز کسو تہائے خاک پیہر بن شد
 صفات ذات پیدا ماو من شد
 ز اول تا با آخر پیہر من شد
 ز ہر صلح بصنعت مردوزن شد
 ہمون مومن ہمون خود برہمن شد
 ظہور اسم ذات این جہن شد
 تو میدانی الہی پنج تن شد
 ہزار ان جان فدایا کے سخن شد

برائے دیدن این آئین شد
 چہ گویم من کہ سلطان جہنم
 نہ شبلیہ نہ عطار نہ منصور
 ہو الظاہر ہو الباطن تو بیشک
 تو غیب الغیب در عالم نمایان
 چرا گویم کہ این نیک است آن بد
 قضا و قدر را تو باغبان دان
 منی فہم نمیب رانم من این ذات
 رسول اللہ خود گفت است لحمی

| | | |
|---|--|-------|
| بهر سوسن گرم روی حسن شد | چه افسون خواند به بجان نحیفم | |
| (۴) | بجان و دل غلام لے صحو باشی مطیع تو همه ہند رود کن شد | (۱۵۳) |
| <p>شبے در حسرت و صلت مرا انجام بجان آمد برائے تمینیت آدم ہمہ کر و میان آمد شهنشاہی حق آکا ہی بجائے میمان آمد بود ہر چند کوتاہ عمر طول داستان آمد دم آخر چرمی بہیم مطیب مہبران آمد نمودہ جلوہ حسنت بکار داستان آمد</p> | <p>چوان دلدار در خانہ توان و ناتوان آمد نداد گوش کرمین رسید چار و ناچار آمد نمیدانم چہ باشد اطاعت فرض و برمن عجب احوال دام گویم از سنگ آب میگردد فدا صد جان کنم بر تو بکار آمد بحسد آمد زیر نگلی بزنگ آمد اسیر رنگ غافل شد</p> | |
| (۵) | ز فہم ناقصان دوم کلام اوزبان من بہ نزد کا طران صحو جزین دلیرین آن آمد | (۱۵۴) |
| <p>مرغے گرفت باز غلامش نہرا شد زین مرکب حقیر چوان شہسوار شد خار است در میان مرغ گلنزار شد پرداغ سینہ ام چمن لاله زار شد</p> | <p>صیاد و ماچہ دیدن کارم شکار شد شورسیت در میان ملک برفک قناد قربان بدین عنایت تو شاہ ذوالکرم حاجت بسیر یلغ و تماشایمانداست</p> | |
| (۵) | آیا چہ دیدہ بود علامت وصال یار خندم صفت دودیدہ صحو اشکار شد | (۱۵۵) |

بے تو در تن سوز جام آتش بجران چه کرد
می بر بوده جان و دل را آن بنی هر کس
دخت ز راز چونکه دیده از دل جان فی اخزید
اندزین وادی ندائے غیب آمد از دخت

فزش مقدم خاک اہت دیدہ حیران چه کرد
کس نمیداند چه گویم عشوہ جانان چه کرد
محتسب در سیکدہ آمد بہ میخواران چه کرد
شاہدانی انار اموسی عمران چه کرد

(۱۵۶)

اندزین کشتی شناور کس نمی بینم صحو
در طلائع گاہ عالم سینہ جوشان چه کرد

(۴)

خوش آن کسی کہ ترا ہر دم نظارہ کند
بجز وصال تو وصلادگر علاجے نیست
ملک چو تحفہ شکر ہم برند در دامن

زننگ جامہ ہستی ہزار بارہ کند
مرض عشق تو ایجان بگو چه چارہ کند
کہرا مجال کزین زیب گوشوارہ کند

بناک مرغ دلش می طید چون بوبے
ز چشم خویش اگر صحو را اشارہ کند

(۱۵۷)

رویت ذال

(۴)

نمی نوشت بکتاب نگار من کاغذ
مرا بعشق تو مقرأض ماسوی بسید
پیام در چمنے برد دل آراے

نقوش صفحہ ہستی نگار من کاغذ
بجائے مرہے شد و لفظ کار من کاغذ
بکام تنہیت سبزہ زار من کاغذ

نمود عالم نابود جملہ غافل صحو

کشیدہ منظر فانی چو یار من کاغذ

(۵)

ردیف کے لفظ

(۱۵۸)

کاندرین سود و زینا نش خوش نشین کلب دگر
درد و عالم می شناسم ہر زمان بارے دگر
داوید کیوید انا الحق چون گرفتارے دگر
لمحمد اندر طبعی بقے ہر اظہارے دگر

گرم بازارے بعشقت تا خریدارے دگر
گرچہ صدر نگے تبدیل ایک در یعنی ہون
خون من حیث است کان برگردن عالم نشد
جُبَّہ و دستار شیشخی زیر پا اگندہ ام

(۵)

الحذر از بدگمانش در طلسمات جہان
من ندانم صحو را ہمت بازارے دگر

(۱۵۹)

مے نماید خویش را در کسوت تہرود ہزار
رنگھا گردید پید از ان حقیقت بشمار
روئے خود را خود تو دیدی و شری خود بظہار
میں نرم بانگ انا الحق دہم منصور اول

آفتاب روئے تابان درد و عالم آشکار
ذات مطلق شد مقید کالبہ چون جلوہ کرد
چون ز وحدت راہ کثرت برگزینی جان
از شراب شوق مستم نیست خون مجتنب

(۵)

صحو نابودست بود و باش جملہ عاشقان
کار بیکار است گویا عاقبت انجام کار

(۱۶۰)

کی بدلت اثر کند آہ غریب جان شمار
پیش تو حال من معین شرح دہم صہ بار بار

خستہ و زار عالم از گردش چشم روزگار
برورت آدم شہما ہچو گداسے مینوا

| | | |
|--|---|--------------|
| <p>جنبتش پانہ رود ہر گرج کنت سنگار ماہل دیگرے نشد دل نگریت یار</p> | <p>پیش در تو کو دکان سنگ حضاہمی نند چیت گناہ دغظا سجدہ بخود اگر کنم</p> | |
| <p>(۵)</p> | <p>صحو بخاندہ یافتہ کرد چو جستجو بے حاصل مدعاے ادرت دل امیدوار</p> | <p>۱۶۱</p> |
| <p>زان سبب خاطر کشد ازین آن سو دگر شد دل سودا زده از بست گسوی گدگر دل نمینجو اہد کہ بیت سرود بچوئے دگر شد پریشان خاطر من یکشد مئے دگر</p> | <p>ہر زمان وہ ہر مکان بنیم پر روئے دگر آرزوئے سبیل و گلشن بدر شد از سرم تازہ نقشے می نماید ہر زمان آن قدیاً تاب داوی یافسون خواندی بگواسی نازین</p> | |
| <p>(۵)</p> | <p>ہچنان لاغر شدم ای صحو برین کن نگاہ جسم من یک ہو میان یار شد بوئے دگر</p> | <p>(۱۶۲)</p> |
| <p>ما بدولت مست گشتی عے ز ما دیو زہر گر روز و شب عقد ناما لظاہر شس ہیودہ گر خندہ عالم بصورت یا بصنع کوزہ گر عیش ہفتہ پنج سالے کار تو افزودہ گر</p> | <p>ہر یکے خواہان دولت ز اہد ہیودہ گر میلش اندر مال دینا در تلاش روزگار ہر کہ دیدہ روئے ما لچون متخر میکند کار خود کن ہچنین کارے کن ای یارین</p> | |
| <p>(۵)</p> | <p>مے خورد تو بہ کند اینم کند آنم کند صحو این خوش تر نباشد دامن آودہ گر</p> | <p>(۱۶۳)</p> |

ردیف نائے معجزہ

(۵)

(۱۶۳)

کانسرم من یا مسلمانم ہنوز
از کداحی اسم میخوانم ہنوز
گر چہ پیمان در دل و جانم ہنوز
در متما چشم گریانم ہنوز

خویشتر را من نمیدانم ہنوز
مرشد است این بابیہم یا خدا
عشق تو پرده و ریدہ فاش کرد
دیدہ یعقوب بھر یوسفم

(۴)

جوش و حشت را چه پرسی در بہار
صحو من دست و گریبانم ہنوز

(۱۶۴)

بے نیاز از جن و انسان حضرت بندہ نواز
زود بہار و کئے رخشان حضرت بندہ نواز
قطرہ در ابر نیسان حضرت بندہ نواز

ہست بہمان در دل و جان حضرت بندہ نواز
شان پاک بے نیازت منظر کل کائنات
بحسبے بریا یان عریم المثل اولت بلکتے

(۶)

چون صدف اندر درکے پوشیدہ بنکر صحورا
ہست او در سینہ بہمان حضرت بندہ نواز

(۱۶۵)

در سینہ شدہ آب گرمی جگر امرو
ہر لحظہ مرا روئے نماید و گرامروز
باتام و نشان آمدہ چون لبشر امروز
در سینہ من آمدہ چون شرر امروز

آن دلبر من آمدہ وقت سحر امروز
آن شب و بارگیت یارنگ طلسمات
آن یار کجا بود کہ بے نام و نشان بڑ
المنت لعدکہ این آتش عشقش

| | | |
|---|--|-------|
| واقف الشیومی زہرہ عیب بہرامروز | زابد چو کنی آئینہ خویش مصفا | |
| (۶) | ۱۔ صححو تو بشکن ہمہ سبب عیالوت بریکار فقط باش و تو خود را نگرامروز | (۱۶۶) |
| خون من خوردی و در جانی ہنوز بندہ خویشم نمیدانی ہنوز نام عاشق ہم نمیدانی ہنوز در تماشایوسف ثانی ہنوز گو سپند عیدت برانی ہنوز | درد دل گشتی و پنیالی ہنوز کردہ جور و جفا تو سالہا خط فرستادہ سوئے تو بارہا شہرہ آفاق گشتی از جمال ۱۔ دلم تو ذبح گشتی بارہا | |
| (۴) | در ازل آئینہ روی دیدہ صحو چشم تو بجیالی ہنوز | (۱۶۷) |
| وعدہ وصل دل آرام تمام است امروز راحت آب و خور و خواب حرام است امروز سرخ رو عاشق شید کہ یکام است امروز | تظہر جان و دل از شام است امروز ورنمائے تو بس جان بلم زد و بیا برو سیدارم و فرداے قیامت چہ کنم | |
| رفتن دیر و حرم خاص چہ حاجت دارد خویشتن را تو بین جلوہ عام است امروز | | |
| (۵) | رویف سین ہطل | (۱۶۸) |

کیفیت زکیف و کم از سرقال من پیرس
دیدہ بروئے خود کشا لطف جمال من پیرس
زابد کج بیان برو چہ سبت سوال من پیرس
چون زدہ مرغ دل ز بردام خیال من پیرس

ہر دو سرت در دم باز حال من پیرس
آئینہ جهان ناروئے من است سرسبر
نیست جمال دم زدن خاطر باز نکست
پائے خرد شد است لنگے صندھ ہوش گشتنگ

صحو غریب و ناتوان است کیے زندگان
بر در اوستادہ ام کس کمال من پیرس

(۶)

ردیف شین مجرہ

۱۶۹

خویشم ندیم یارم دیارم ندیم خویش
گل گل لکھنغہ غنچہ زمون چنیم خویش
گاہے نگاہ کن بغلام قدیم خویش
شوریدہ سر شمیم الی نہیم خویش
آہم چو برق افتد سوزد گلیم خویش

ہم خلوت ہم دہم سخنم باکریم خویش
کار بہا کر در جو گلزار آہ من
دارم ایسا لنگہ تو بینی بسو من
خیز و جنون ز سایہ خود شتم نگر
آتش ز بندہ چشم چو از دل بردن خود

(۵)

گویم پیردہ راز خود اے صحو غور کن
ہاں پاکشیدہ باش تو اندر حرم خویش

(۱۷۰)

ذلیل و خوار در عالم بچشم اہل بازارش
عیادت را نہی آئی سیر بالین ہمارش

منم آن جنس ناچیزم چو ابد خریدارش
فتادہ بزرگراہت ز ہجران جان لبیام

کہ نقشہ جو چین زید گواند اخت نامش
فراق بت ہی خواہد تے بامن گرفتارش

بکفر بوائے اسلامی سلامت ہر مسلمانان
فتاویٰ سجد زاید بنائے بگدہ کردہ

مئی دوشینہ نوشیدہ ہنوز زمست مہر ہوشی
بہ بیم صحورہ محواند خواب بیدارش

(۴)

رذیفہ صاد اسعفص

(۱۷۱)

شوم بسک غلامان او غلامے خاص
شدم بدت قیوم زقید خانہ حلاص
ہزار سال ز شادی دلم شود رقا ص

روم بکوے صنم روز و شب بعد اخلاص
ہزار شکر کہ زین نقش من مطیع شدہ
دے اگر تو بگونی کہ این غلام من است

بہ پیش قاضی وقتت قصہ اش بر عکس
اگرچہ صحو مقید شد بہ بند قصاص

(۵)

رذیفہ صاد مجم

۱۷۲

منم مریض محبت تو شانی و فیاض
مراز مسجد و جنسانہ شد توئی انراض
مقیدی نہ تو مطلق بچوسر و اعراض
برنگ قیس تو از اسوی کین اغراض

لب تو رشک میجا بود بے امراض
نیم نجیب تو مشغول یک نفس دانند
ز استعار و تسبیح ذات پاکت بہت
وصال لیسلی من ز اہل اگر خواہی

ترا بس است علوم حقیقت لب
چه فکر صحو ترا گرنه خواهی علم ریاض

(۵)

روایطی حطی

(۱۴۳)

بے تلاوت قرآن نشست خضر نمط
که نشانه کام تو شد سیر ز آب جله و شرط
بجوئے باد هشتا میکند لم چون بط
بگو سخن از حقیقت تو بے حروف و نقطه

دمیده بر رخ پاک ملیح سبزه خط
محیط فیض تو زان وجهت عالمگیر
هرام محو کرامات ساقی خویشم
فریب داده مارنگ بوی این اشیا

چو صحو خوشه رنجو آمده در صحو
زبان غیب ربارد چو گلک دو سر قط

(۵)

روایطی منقوطه

(۱۴۴)

زرقص خویش شدم من با نجمن محفوظ
نگاه شوق من از قطع ما من محفوظ
بذوق و شوق شدند اهل انجمن محفوظ
که عند لیب لم شد حین جمن محفوظ

دلم پیاده تو خور سندان جان تیرن محفوظ
بهار دیده مشتاق رنگ بیزگت
ز ما و هوے دل زهره چون ترانه بود
ظهورش اهل گل در جمن چه مژده کیفیت

باشتیاق بت خویش صحو خور سندانم

بیر و کبیر ہر ہنہ شیخ و برہن محفوظ

(۱۷۵)

ردین عین مکملہ

(۵)

بہر ہر پوانہ سوز نہ نام مثل شمع
سوئے پاز سر رود این کار و نام مثل شمع
در ہوایت گل کند باد خزانم مثل شمع
در تہم روشن شود ہر استخوانم مثل شمع

نذرین فانوس جسم سوخت جام مثل شمع
انگھمائے گرم من از دیدہ من میچسکد
تم یو باغ صحبت نیست جز نور دم
من دم سوز و گداز دل اگر دم در کشم

من ز راہ خویش تن چون جیو دانم زخم
صحور اسوز دہر محفل ز باہم مثل شمع

(۱۷۶)

ردین عین

(۵)

از ہوائے عطر پر تازہ تر دارم دلخ
رشتہ دار شمع با من بہت نام این چراغ
لالہ دارد داغ غریبہ مرا در سینہ داغ
از برائے آب آتش رنگ قلم شدایغ

جمع رنگ بہار است این تن من ہچو باغ
بر مزارم حاجت شمعے نثار و سوز دل
حال دل با کس بیگویم کہ انخا بہتر است
ساقیا تشنہ لبم بکش اسبویادہ بزیر

صحو من خود را نگرتا کے روی تو در بد
تو سراغ خویش تن مہتی کہ میخوای سراغ

| | | |
|--|--|--|
| (۵) | ر د ی ف ت | (۱۷۷) |
| <p>باطن آدم پور تو ظاہر تو آدم را خلت آئینہ پیش من است و جلوہ بینم طرف ناگمان چون عشق آمد عرو و جاہم شد تلم این دل من آن درنا باب را گشته صد</p> | | <p>در میان ہر دو عالم حاصلت عزم و شرف محو حیرت نماید شوق دید روی خویش دیدہ باید تا کجا این خانہ ویرانی کند بشکنم گرمی وجود خویش خود ظاہر شوم</p> |
| | <p>از خم ابروئے جانان صحو تو آگاہ باش و اے بر من گشتہ امیر ملامت ہون</p> | |
| (۵) | ر د ی ت ق ا ف | (۱۷۸) |
| <p>کشان کشان ببرد جا بجا بلائے فراق خمیدہ قامت من شد ز بارہائے فراق دلاچہ چارہ کہ خود ساختم نزلے فراق بہائے وصل بگردید خوبہائے فراق</p> | | <p>شدم بحسن و جمال تو بتلائے فراق مثال ہر دوسہی بود در میان حین منم کہ روز نخستین ترا بگفتم بس دم وصال مرا ذبح کرد آن بی رحم</p> |
| | <p>نہ تاب ہجر بدارم نہ طاقت وصلش نہ صحو بہر وصلم نہ از بارے فراق</p> | |
|  | | |

ردیف کاف تازی

(۱۷۹)

(۵)

طریق پاکبازان رانندیده دیده افلاک
 دهنی کجا آرام طلاق داد وینارا
 بگوش بنیز غفلت شسته کاندیرین دریا
 چه سازم وحشت دل را سحر لایم طن بشد

نفته خاطر شید العشق صفا لولاک
 نباشد درین عاشق ز تهمت مایه ای پاک
 روان شد کشتی هر یک نباشد هیچ کس را پاک
 بیابنگر ز حال ما جنون کرده گر بیان چاک

(۱۸۰)

صفائی هست در کارم چه حاجت یروبالارا
 مراد عالم علوی نه غیر از صحوحش اودراک

(۵)

دل صادق بود چون آئینه پاک
 قدش موزون بغیره ناوک انداز
 کسی صحبت نکرده یکدم از او
 نداند هیچ کس احوال عاشق

جمال خویش تن را کن تو اودراک
 بغایت دلبسری هم چیت چلاک
 ز بیم دو جهان دل گشته بیساک
 دل آفت رسیده هست غمناک

بدر آور دصد بار گن صحو
 امیر مغضرت از شاه لولاک

ردیف لام

امام الدین غزل نشنو اگر خواهی سرور دل

نماید روی بکین فی اگر باشی حضور دل

| | |
|--|--|
| <p>حضور ہی گرتو میخو اہی نباشی کیدے کھٹل بکوہ طور موسیٰ را مرا ہر دم دے وصل زنگ و نام بی نام چو گویم سوز فریاد</p> | <p>حقیقت فاش میگرد اگر بینی حضور دل بہ موسیٰ ناز می سازم چکویم بس غور دل گرفتارم بزلف او چکویم بس غور دل</p> |
|--|--|

(۶)

(۱۸۲)

بہر گو ہر کہ میخو اہی دہم لے صحون صلا
 مثال جسے پایاں مرا حاصل غیور دل

| | |
|---|--|
| <p>مژدہ ایدل کہ تو باشی سگ دربان رسول سوئے دل خم شدہ ام همچو گریبان رسول آدم و یوسف و یعقوب مسیح و موسیٰ دل زام لبوئے پشرب و لطفی بدود از عرب تا بلج جمگلی فیض تو اند</p> | <p>جان فدا ساز بہر عاشق و خواہان رسول تا شود ہستی من سایہ دامان رسول شدہ غرق این ہمدہ چاہ زخندان رسول آہوم رم بکند سوئے بیابان رسول مہر نشان شدہ این رونے در نشان رسول</p> |
|---|--|

(۸)

(۱۸۳)

صحور او اتعہ کرب و بلا گرد آید
 تا کجا صبر کنم زلف پریشان رسول

| | |
|---|---|
| <p>صد مژدہ باو ایدل ترا دلدار آمد در بغل گویم بشیخ و بر بہمن در خانہ آتش زیند ساقی میان جھلم قفل کند میناے مے صد دل غزقت خودہ ام این سینه گلگون کہ زنگے رود آ آئینہ عکس رخ جان جهان</p> | <p>تو روز و شب عیدی بکن خود یار آمد در بغل از حسن خود مشعل کف آن یار آمد در بغل پیما نہ قصد در کفم نشا ر آمد در بغل من روز و شب سیر کنم گلزار آمد در بغل شد ظلمت من از بغل انوار آمد در بغل</p> |
|---|---|

| | |
|---|--|
| چون ناگمان وقت سحر آن یار آمد در بغل بار امانت شد گران بسیار آمد بغل | باد بهاری موج زوشکفت گل گل قلب من گردن خمیده شد مرا قامت نگر و چون دو تا |
| (۵) | صحیحی کجا غافل زره بگر بحال خویشتن این هستی مو بهوم را پس در آمد در بغل (۱۸۴) |
| بجز روی شمادیدن نمیگردد قرار دل ببین از عالم کثرت بیاست گنگار دل که مارا کلبه احزان بود قرب و جوار دل ز جور باغبان دار و چو لاله دانه دل | کسی را خواب می آید نماند در کنار دل اگر عشقت بود صادق بجز آن روز گل منگر سراغ خانه بر بادان بهین نام و نشان دارد بود سپر زباغ ما شکفته هر یک غنچه |
| (۵) | مثال لبیل نالان لبش صحو اشک میریزد نسیم اگره بیند هر گلشن بهار دل (۱۸۵) |
| که میجویند در گلشن عنابول انا الحق صاف گویم پیش قاتل اگر شمه بگویم سبیل که اندر کیسه دارم نف رحال | کجا شد تفرقه انداز محفل بدل خوف و رجا حاشا و کلا جهان را میزنم بر هم بیگم ندارم حاجت تلقین عالم |
| (۵) | ز سر تا پا بدریا عرق گشته بیارد صحو گوهر بر سرحال (۱۸۶) |
| گرفتسم دامن دولت تر اول | نگار خو بصورت مه لق اول |

| | |
|--|--|
| ملائک تہنیت بر آسمان کرد ز بیہنگی ہزاران رنگ پیدا غیب آلودہ ام بردامن تو | شدہ نا آشنائے آشنا دل عروسان برابر آمدند عدا دل مے افشان ہجر با جہا دل |
|--|--|

| | | |
|-------|--|-----|
| (۱۸۷) | بذاتش صحت و اوصاف صوفی برائے عاشقان شد کبریا دل | (۵) |
|-------|--|-----|

| | |
|---|---|
| بیہمن دولت ساقی شرابم خون کبکبم دل پے سرو ادن جانان مرا عذرے نشہ گز چہ باشد حال من یاران اگر فردا کسی رسد بقول حضرت انسان شگرت کتوان نشہ بخو | ترافردا بود ز یاد مرا امر و زشت حاصل چو دیدم در کفش تیغے شدم من نیم جان لعل جواشش انفعالی شد سربار گران مشکل کہ در بار اہجر در بیان شد ہیج شے حاصل |
|---|---|

| |
|--|
| مستقیم بچنانم صحو من مختار مجبورم برائے جلوہ گاہ تو بنات جز دل قاع بل |
|--|

| | | |
|-------|-------------|-----|
| (۱۸۸) | ردیف | (۷) |
|-------|-------------|-----|

| | |
|---|--|
| کے زندہ نشہ مردہ ز نام نشہ قائم صد شکر کہ روشن دلم از حسن حسن نشہ تا لبست کجا گوش جان رہنشینان مشہور طریقے بجان صورت نشہ شیر | اعجاز میسماست کلام نشہ قائم تا بندہ شد بد تمام نشہ قائم بصوت بود حرف و کلام نشہ قائم ہر دم بدر آید زینام نشہ قائم |
|---|--|

| | | |
|---|---|--------------|
| <p>بالا ترو بالا است مقام شتر قاسم مخت اردو کون است غلام شتر قاسم</p> | <p>موصوف که در عالم لایخیر ولا شتر از چشم حقارت منگروئے غریبان</p> | |
| <p>(۵)</p> | <p>آن کیفیت که نظاره کند سر و قدش را اے صحوح شرم جو خرام شتر قاسم</p> | <p>(۱۸۹)</p> |
| <p>حسرت از کوچہ دلدار بر برم یانبرم ذوق آن خانه رحمتا بر برم یانبرم الفت از رشتہ ز تار بر برم یانبرم راز این بر سر بازار بر برم یانبرم</p> | <p>روز و شب نیت دیدار برم یانبرم سالها خدمت میخانه عزیزان کردم در پرستش که کونین صنم گشت عیسان یوسف مصر نبود او که ز لیغ ابر بردش</p> | |
| <p>(۶)</p> | <p>نیست اقرار ز انکار کنم کار دگر صحو دل در طلب یار برم یانبرم</p> | <p>(۱۹۰)</p> |
| <p>چون آئینه روئے نهاد در دو جهانم در پرده خوبان جهان عکس نهادم بے نام و نشان آمد در نام و نشانم بجرت و بصوت بود وصف بیانم لا عین ولا غیب مرا کنم بجانم</p> | <p>من نیستم و نیستم و هست عیانم پوشید و پنهان همه آثار وجود است مطلق ز مقید شده ممتاز در نیجهانم آن کیفیت که هر دم یزید بانگ انا الحق کجا بجا که منم گم شدت شیهه و تنزه</p> | |
| <p>(۵)</p> | <p>باید نظر کرد تا که زند بر سر خیکتا اے صحو پس پرده نهادم و عیانم</p> | <p>(۱۹۱)</p> |



عنت از هر زمانیم خود را از خودند انیم
 لایعین هست ولا غیر اندیشه تو که داری
 چون ما ہی تپس انیم در کج سزنده بانیم
 نقص و حدیث ایدل هر دو گواه داریم

در آب خود رو انیم خود را از خودند انیم
 رو پوش در جهانیم خود را از خودند انیم
 در آب خود رو انیم خود را از خودند انیم
 انسان کا ملانیم خود را از خودند انیم

(۱۹۲)

گم گشت کاروانی راه سفر دراز است
 اے صحو کاروانیم خود را از خودند انیم

(۵)

من بسر حد فزاره بقا را یافتم
 از تقید این زمان و ارسته من پیداشتم
 در تجلی صفاتی موسی از موسی برفت
 نیست امکان بشر آنجا که آمد عشق تو

چون خودی بگذاشتم در عین اشیا یافتم
 خویشتن را در دو عالم زیر و بالا یافتم
 من بهر جائے ترا ایدل هویدا یافتم
 فلسفی حیران شد و عرش معلّا یافتم

(۱۹۳)

صحو هم مانند طفلان گوئے مقصد در بوی
 باخته من لی مع الله نقدول را یافتم

(۴)

بینم ملکین و لامکان این هم منم آن هم منم
 او خواست دیدن خود پیداشتم چون انیم
 مطلق مقید گشته ام چون باز مطلق مطلقم
 عیسی منم هم منم در عهد من گو یا بدم
 بهر ظهور خویشتن گردید اولوان مختلف

فرش زمین و آسمان این هم منم آن هم منم
 کردم بنائے این و آن این هم منم آن هم منم
 داندم که این بر زمان این هم منم آن هم منم
 وادم گو یا ہی بی زبان این هم منم آن هم منم
 اعیان هویدا شدنمان این هم منم آن هم منم

بن بردهن قفسے زدم من خان عالم شدم | دارم کلید دوجان این هم نم آن هم نم

(۱۹۴) منکر مشولے صحو مایام در آید هر زمان
 بر صورت جان جهان این هم نم آن هم نم (۵)

مطلب دوست چو سلطان و گدا یم
 چون طالب و مطلوب که در چون و چرا یم
 اهل جرم چشم کشاید و به بیند
 حکم تو بی وزن نشود عاشق صادق
 مایه طلبکار شما یم شما یم
 ماصورت عشقتم بره راه نسایم
 آن خانه خلیل ایم و این خانه خدا یم
 از روز ازل بنده تسلیم در ضایم

(۱۹۵) اے صحو بجز حقو ندیم کسے را
 بے روتو اے یار کجا چشم نہایم (۱۱)

مکان و لامکانم از خدا آگاه بودستم
 مقام او مکان من زبان اوبیان من
 سر تا پاکشید جامه گردیتیمی را
 چرخ حسن خویشم من که شد دشت چیل من
 گے سیاب که آتش گے اسپند و گے مجن
 سراپا مصحف ز اید چه شک داری بجز آن حق
 گے بوجه رویم گے جان مرده ز چشم
 بکل کاروان آیم که من خود را رها سازم
 بلاقاش میگویم حسیم اللہ بودستم
 کلام او زبان من کلام اللہ بودستم
 بسان گوهر کیتا بتاج شاه بودستم
 چراغ داوی ایمن ظهور اللہ بودستم
 گے سوز درونم گاه دود آه بودستم
 که نور اللہ بودستم ظهور اللہ بودستم
 منم عیسی منم مریم که روح اللہ بودستم
 میان دلویوسف دلواندرچاه بودستم

مکن تعمیر آب گل کہ خوب آمد بناے دل
شکستہ شد بت نفسم خلیل اللہ بودستم
گے تار یکی و گے ضو گے منزل گے بہر
گے خود راہ پیا گے چراغ راہ بودستم

(۵)

دم موسیٰ از نم اے صحو غالب کشت مارا
کہ بطور دل روشن کلیم اللہ بودستم

(۱۹۶)

اوتست آفریدہ ہرگز جب اندام
گویم کلام موزون با کس نہ اندام
بھگران ستاعی حاشا جب اندام
اسما بروئے ذاتم همچون خدا اندام

من عارفی چہ گویم ترس خدا اندام
خود گوش و خود زبانم شخصے در غایم
بازار گرم گشتہ بھب خریدن من
در پردہ بود سوزم بے پردہ شد ظہورم

(۶)

آنجا کہ ماندہ ام من ایشان بنوہرگز
چون و چرا در آنجا صحوا رواند ام

(۱۹۷)

بعشق تو چہ نویسم چہ گوشوارہ کنم
زہر دو عالمیان سوئے خود کنارہ کنم
بباس ہستی خود را ہنزار پارہ کنم
شراب نوشتم و خود را شراب خواہ کنم
کشادہ چشم ہر شے ترا نظر ارہ کنم

کجا روم تو بگو جان من چہ چارہ کنم
بشوق روی تو ایجان من یقین میدان
شعور دست گرفت من ہمین جوہم
مرا چہ سود زیند نصیحت اے و غلط
توئی بے پردہ نمان و توئی بے پردہ عیان

(۷)

بصحو حکم تو دادی کہ بنجو دانہ بیسا
بشوق وصل تو از خویشتن کنارہ کنم

(۱۹۸)

| | | |
|--|---|--------------|
| <p>چو دیدم روئے خود دیوانہ گشتم برائے گنج خود ویرانہ گشتم بجذب و حدتش مستانہ گشتم بجس آن پری دیوانہ گشتم برون از خویش درمجانہ گشتم میان عاشقان مردانہ گشتم</p> | <p>در آئینہ ز خود بیگانہ گشتم جمال خویش در صحرانہ دم من و میان گنج در دست ام خیال زلف مشکین پائے بستہ چو ساقی رنجیت آب بوالعلائی سم درد داشت اندر جستجویش</p> | |
| <p>(۵)</p> | <p>کہ داند صحو این اسرار خفیہ مکان و لامکان شاہانہ گشتم</p> | <p>(۱۹۹)</p> |
| <p>جاے نذارم آشیان منم نہ منم بین کہ منم جو باغبان منم نہ منم مسکن من بلا مکان منم نہ منم بر در تو چو پاس بان منم نہ منم</p> | <p>لب لب باغ جاودان من نہ منم نہ منم باغ و بسار بیخزان سوز چین ابو احلا سیرہ قدسیان منم خاک رہ محمد ام شاہ حسن تو پیر من چشم بسوئے من فلکن</p> | |
| <p>(۶)</p> | <p>صحو فاشدہ فما صحو خدا شدہ خدا بہ چو بوقائے بی نشان من نہ منم نہ منم</p> | <p>(۲۰۰)</p> |
| <p>کہ ظاہر و گہ باطن در کون و مکان بینم عکسے ز رخ پاکت در جان جہان بینم ادراک لبشر آنجا بے نام و نشان بینم</p> | <p>اے یا جمال تو در عین عیان بینم من جبملہ عالم را آئینہ حق و نام در کو تو جاننا با خویش نمی آیم</p> | |

زاهد توجبه میدانی احوال درون من
چون من نکتم سجده بفرشش کف پایت

چون در بصوت پنهان در چشم جهان بینم
من زیر کف پایت فردوس جهان بینم

(۲۰۱)

بیرنگ به رنگی چون صحرای قیامت
از باعث مستوری غوغای جهان بینم

(۶)

طائر دل منم و کیسوی خمدار منم
من روم گریه کنان می نگارم خنده زمان
راز خود فاش کنم باز تلافی خواهم
جمله عالم نجب را تابع زبان من است
من چگویم پس ازین هر چه تو گوئی آتم

دام صیاد منم مرغ گرفتار منم
گل خجی از منم شب بنم گلزار منم
سیر منصور منم سنگ منم دار منم
حکم من نافذ و سلطان جهان دار منم
موجود خیر و شر من حضرت عطار منم

(۲۰۲)

بر سر راه من آئی که تو هم من بشی
صحرای مجبور منم دام و محنت از منم

(۷)

اگر من پندشین یار باشم
دل من دمیدم گوید انا الحق
بده ساقی میم از تم وحدت
میخاطف کن از بس مریضم
چیر پند از من آن هر دو نگیر من
چرا از بت پرستی باز آیم

دران دم صورت عطار باشم
گله منصور و گله من دار باشم
که دام مست چون شکار باشم
بگو من تا کجی چیمار باشم
غلام خاص آن سرکار باشم
همیشه طالب دیدار باشم

| | | |
|--|--|-------|
| (۷) | کجاے صحو من باشی تو ساکن بلاک دلبری مختار باشم | (۱۰۳) |
| من نیم جزوئے تابان من نیم طالب و مطلوب خوبان من نیم خارو گل باغ و بیابان من نیم ہمچو شمعے در شبستان من نیم نام عنقا در دل و جان من نیم | پروہ بر رخ ماہ کنعان من نیم فارغ من از خیال ششس جہت اصل اصل صدم اصل اصل در بیان کثرت خود و حد تم طائر قدسم کاظم لامکان | |
| (۴) | من بروئے صحو دیدم حسن خویش آئینہ در پیش جانان من نیم | (۲۰۴) |
| بگو تا بکے جان نثار تو باشم بشہرت روم شہر یار تو باشم بین آن زمان خود نگار تو باشم | شب در روز را منظر تو باشم اگر یک زبان بن است من آید تبدل شود گر صفات خیالی | |
| (۵) | جنائے ہمیشہ کہ بر صحو کردی مبارک مرا تا کہ یار تو باشم | (۲۰۵) |
| بند ادر خودی خود مستم دل بفتراک خویشتم بستم کہ ید اللہ رسید در دستم | روز و شب در خیال او ہستم شہسوار است یار من ہر چند وقت بیعت چنان ہوید اش | |

| | | |
|---|--|-------|
| بیدلم بر جبال تو ششم | یا جیبی تو رسم کن بر من | |
| (۵) | گر چه بودم بجاه دنیا صححو از طفیل حسن بدون حستم | (۲۰۶) |
| نال ز اشک خونی خونخوار را نوشتم فصل بهار آمد آن یار را نوشتم صدم تبه به ناله عیتار را نوشتم احوال روز شماس کلر را نوشتم | احوال درد قلم دلدار را نوشتم در باغ من نیامد باد صبا بگفت در آرزوی رویت یوم سفید گشته از گفته قریبان هرگز نکرده بود | |
| (۷) | بانفس جنگ دارد این صححو بی خطائی جو رو جفا و ظلمش سردار را نوشتم | (۲۰۷) |
| مست گنده نازم شرم و می رقصم این شیخ من لے زاهد به شام و می رقصم من عین همه اعیان بشام و می رقصم خود را تو نمیدانی بیزارم و می رقصم آزاده مشوا از من بر تارم و می رقصم از واجب هم ممکن بینم و می رقصم | ساقی منے دو ساله میدارم و می رقصم هر دم بکنم سجده اطراف معان کردم من ظاهر و من باطن احوال چپی پی چون در نیم از تو نزدیک تو می باشم من ساز بستی تو تخت را توئی ایجان من جان جهان دارم از قید منزه ام | |
| (۴) | این صححو قدح خورده از دست کدای خود هر شام و سحر پار ب شرم و می رقصم | (۲۰۸) |

| | | |
|--|---|--------------|
| <p>وحدت من آئینہ شخصی در او پیدا شد گاه زیر خاک و گه بر عالم بالا شد اسم را کرده تعین آدم و حوا شد</p> | <p>بر جمال حسن خود من خود بخود شیدا شدم دانه ام من همچو سبزه بار بار و سیده ام آمده از لامکان مطلق مقیدت عیان</p> | |
| <p>(۳)</p> | <p>صبحو چون راهی شود همراه در دیار را چشم من گریان کن هرگز نه من تماشام</p> | <p>(۲۰۹)</p> |
| <p>قبح کشان ازل را کباب می بینم خیال ما دشمارا حجاب می بینم کمال هر دو جهان را حبابی بینم</p> | <p>درون جام بلورین شراب می بینم دران زمان که شو و بچودی ز خود پیدا منم چه بر سر دریا که در شمار آیم</p> | |
| <p>(۵)</p> | <p>ز روز هستی تو صحو زیر بار خودم شدی تو پیر ترا در شباب می بینم</p> | <p>(۲۱۰)</p> |
| <p>رخ سوئے کو چه جانان چه کنم گر نکندم در دودل را سر در مان چه کنم گر نکندم جائے در حلقه انسان چه کنم گر نکندم گرم بازار کبکب ان چه کنم گر نکندم</p> | <p>شکوہ گبر و سلمان چه کنم گر نکندم طفل اشکم چو مین عسری بازی کرده نیست در کون و مکان سوت گنجایش من مے خنسان خریدار تو ای پست مصر</p> | |
| <p>(۷)</p> | <p>صبحو اینها مرض دل نشناسند بنویز فکر امراض طیب بان چه کنم گر بکنم</p> | <p>(۲۱۱)</p> |
| <p>من از خیال بن و دنیا روئے گردان میرم</p> | <p>اندر طریق کوی جانان بس گریزان میرم</p> | |

| | | |
|---|---|--------------|
| <p>باصد نوائے مطربی من پیش سلطان نے روم این خانہ را بگذاشتہ از آنم کہ همان میروم پیغام آوردہ جہاں چون غنچہ خندان میروم وارستہ ام از این آن ہر دین زندان میروم سر را بجائے پاکتم برخاک سلطان میروم</p> | <p>من سے برم اندر حرم از راہ پنہان قافلہ من چون عروسان روز و شب آراستہ پیراستہ وقت سحر آمدند اصد جان و دل برو کذا گشتم بہ بند آب و گل چون باز مطلق مطلقم من در میان غیرت بلطحا جہاں نیشان شوم</p> | |
| <p>(۴)</p> | <p>کافر نیمت گشتہ ام این صبح گویم بطلا در حضرت کفر است آن ہرگز نہ پنہان میروم</p> | <p>(۲۱۲)</p> |
| <p>احوال دل چہ گویم کم کردہ کاروانم کام و زبان بسوزد از شرح داستانم در ہر لباس پنہان سلطان دو جہانم</p> | <p>آوارہ و پریشان بے نام و بے نشانم از آتش فراکش ہر چون تنویر تبسم بینم حقیقت خود جملہ ظہور از دوس</p> | |
| <p>(۵)</p> | <p>شد صحورا توقع از بارگاہ اقدس براستان پاکت دائم چو پاسبانم</p> | <p>(۲۱۳)</p> |
| <p>شدم مشہور عنخوار تو ہستم بجان و دل خسریدار تو ہستم بروز و شب گرفتار تو ہستم کہ خدمتگار سرکار تو ہستم</p> | <p>از ان روز طلبگار تو ہستم در ان آوان متاع حسن دیدم فگندری رشتہ الفت بگردن مواجب کن مرا ہر روز از زودن</p> | |
| <p>مشرف صحورا کن از جمالت</p> | | |

| | | |
|--|--|--|
| (۵) | زدمت بس طلبگار تو هستم | (۲۱۴) |
| <p>من خود ندانم کیستم بیگانه را گم کرده ام مجنون بودم سلی شدم کاشانه را گم کرده ام من پیش ساقی چون روم بماند را گم کرده ام خواهم نکرده ام هر شبی افسانه را گم کرده ام</p> | | <p>ز او چه داند باز من من خانه را گم کرده ام آوار گشتم در بدر نشاید که بنیزد و گم آمد چو وقت و اسپین گم شد دل اندو بگین نوبت باین حالت رسید از بول روز رستخیز</p> |
| (۵) | <p>هر کس که بنیم می برد همراه خود گنجینه صحو لے وائے من لے و امین در دانه را گم کرده ام</p> | (۲۱۵) |
| <p>مختب را چو خبر کار ثوابے دارم جامه ننگ نه من بیج جوابے دارم زندگی عاریتہ مثل جوابے دارم روز و شب جنگ و جدل آنچه ندانی دارم</p> | | <p>در بغل شیشه نمان بزر شایے دارم سوخت چون آتش عشقت بگین خست مرا عمادے چه کنم عمر با فانی است پیش از فیصله ماوشما خواهد شد</p> |
| (۵) | <p>صحو را سکر مقامت بشوقش قصم بواجب قسمت من روز خطابے دارم</p> | (۲۱۶) |
| <p>بنیم رخ لیلائے خود بوسی شوم مجنون شوم لطفے بکن لے نازنین تا کے گمخورد شوم از غلبه دست جنون را ہی سے ہا مون شوم ہر جا دم عیے کہ تم آندم دم میون شوم</p> | | <p>گروم زخم بے یاد تو یک کافر ملعون شوم از صد گد شسته عمر من روز سوال من کن چاک گریبان دمبدم تا دامن من آردہ شادان بزوحان روز و شب فضل است بلحاظ کن</p> |

| | | |
|--|---|-------|
| (۵) | <p>بیچون و باچون آدم سیر ظہور خود کنم اینجہا منہ آسجا منہ ہر لفظ دیکر گونشیم</p> | (۲۱۷) |
| <p>سر و کار سے بجز پارے نہ دارم سر خود بر سر دارے نہ دارم ز عشقش در جگر خارے نہ دارم کہ ہچون سر خود بارے نہ دارم</p> | <p>ز کارِ دو جہان کارے نہ دارم چہ زبید گر بگویم من انا الحق چگونہ صورت عنجہ بچندم ز بستانِ جہان آزاد باشم</p> | |
| (۵) | <p>ز سوزِ عشقِ ادا سے صحیحوں کا کم کنون در سینہ من تارے نہ دارم</p> | (۲۱۸) |
| <p>معتشوق دو جہان را من خوبے شناسم احوال نہادان را من خوبے شناسم بے نام و بے نشان را من خوبے شناسم ایجاد دو جہان را من خوبے شناسم</p> | <p>اسرار عاشقان را من خوبے شناسم واعظ برو بزدی از مجلس برون شو ہر کس بجالت خود حیرت در سر عشق از خار گل چہ سود است بگتورے مارا</p> | |
| (۴) | <p>گو صحو من گدایم عالم حقیقہ بیند سلطان دو جہان را من خوبے شناسم</p> | (۲۱۹) |
| <p>شیرین سخن سخن را من خوبے شناسم آن غیرت چمن را من خوبے شناسم احوال گلبدن را من خوبے شناسم</p> | <p>آن عنجہ دہن را من خوبے شناسم مقصود جان تن را من خوبے شناسم اندر حجابِ حدت پوشید برون شد</p> | |

| | | |
|---|---|-------|
| (۵) | صحو اشمیدر یکدم متاندر روز و شب ماند آن نگمت مین را من خوب مے شام | (۲۲۰) |
| بیخودم اندر خودی گمره نیم در خیال با هو می و اللہ نیم پاشکته در میان ره نیم موجد خیر و شرم من شہ نیم | من ز حال خویش تن آگه نیم من با صل خویش راجح گشته ام فارغم از کبر و کینه و زهوا من نیم جز من نبوده در جهان | |
| (۵) | از قیاس و از گمان لے صحو من با کسے ہمراہ نیم ہمراہ نیم | (۲۲۱) |
| در دیو و حرم جز رخ دلدار نہ بینم من پیش صنم سحره و زنا نہ بینم صیت او بدام تو گرفتار نہ بینم خالی ز تو این حجت و دستار نہ بینم | لے شیخ و بر عن سوئے اینار نہ بینم بیکار در آنجا بود این در و دو ظائف پر و از کند مرغ دلم سوئے بسوے بیرنگ مقید همه رنگ تو ہویدا | |
| (۵) | ہمراز تو صحو است و تو ہمنفس صحو جز تو صنم او قف اسرار نہ بینم | (۲۲۲) |
| اندر حریم عالم زیبا عروس بہیم خود را بہر مکانے اندر در کچہ بینم اسلام و کفر گم شد اندر لباس نیم | ز اہد نظر اہ کن تو از غفرہ یقینم آئین خانہ ہست این خردہ ہزار عالم مستغنی است دائم ز نار و سحرہ بیچ است | |

بنمائے راہ پیرم یا محمود سنگیرم | وردے بنام پاکت از جانِ دل گنیم

(۵)

در کوئی توفیق تادہ صحیح حزمین ہمیشہ
سلطانِ دو جهان تو من بندہ مکینم

(۲۲۳)

در عجب جائے خرابات فنا آمد ایم
زیر باریم کہ زنجیر برپا آمد ایم
در دندان بخدا بہر دو آمد ایم
پردہ بردار کہ مشتاق نقا آمد ایم

بلبلانیم ز بستان قضا آمد ایم
مثل بابان نبود رنج کسے را ہرگز
یا رسولِ عربی دافع ہر رنج و الم
از رہ دور و دراز آمد در قریب جو

(۵)

تو ز عصیان گذرا لطف سو صحیح و نگر
پیش در گاہ نویس بہر عطا آمد ایم

(۲۲۴)

در ذوق و شوق سلطان العارفين سيد

العاشقين حضرت سيد ابو العلا قدس سرہ العزیز

معنی بو العارفين پیغم
جان عالم کہ دو جهان بہنم
عالم غیب را عیان بہنم
دل گواہت لایبان بہنم

پشیم بندم کہ دو جهان بہنم
نیست اکوان پردہ دار مرا
شہر یارم پشہر دل فرستم
عکس روئے جمال نہرویان

| | | |
|---|---|--|
| (۵) | در سر پرده دلار اے این ہمہ آرزوئے آن بنیم | (۲۲۶) |
| توبہ از صحبت اغیار کنم یا کنتم دیدہ بر مصحفِ خسار کنم یا کنتم در بدر خاک بسریار کنم یا کنتم در ددل پیش تو اظهار کنم یا کنتم | | صیعدم محفل می یار کنم یا کنتم دل پیام سر زلف تو متید گشته دژمنائے وصال تو شدہ حال غریب بچ بر من گذر دبر سر دشمن بگذر |
| (۵) | سنگ لے صحو اگر بر آئینہ زدی رقص زہرہ سر باز آر کنم یا کنتم | (۲۲۷) |
| مغلس و محتاج بیکس همچو غنچو آرم بے سرو سامان حکوم پیش سر کار آرم از رہ دور و درازے پہر ویدار آرم بار عصیان بر سر از بس گل بنار آرم | | پہنیں الدین ج بدر گاہ تو لاچار آرم حاصل من شد بغارت نیست زاد آخرت نیت مارا خواہش دنیا و دین اندر المدد لے خواجہ دنیا و دین عدم پذیر |
| (۵) | دست رحمت رانما و بند صحو اچان کشا بستہ زنجیر خجالت من گرفت آرم | (۲۲۸) |
| سر و کارِ دو عالم کار دارم بدایع عشق تو گلزار دارم کہ امشب در گلوز نار دارم | | معاذ اللہ کہ عین سر یار دارم درون سینہ من چون لاله زار کنم شادی بت من شادماند |

| | |
|---|---|
| سرخو بردرد لدار دارم | زہے عزو شرف با کس چہ گویم |
| (۴) | نماند صحوج بر وقافیہ را کہ نذر شاعران اشعار دارم (۲۲۹) |
| باز حمت فرخ و محن پر بندم و آنجا روم عشوہ نما از ماومن پر بندم و آنجا روم فرحت ندیدہ در چین پر بندم و آنجا روم | من بلبیل باغ کهن پر بندم و آنجا روم در ہر نفس طوطی منم گو یا منم شنوا منم سیر جهان بسیار شد ای مصیفان اللوداع |
| (۶) | بانگ مزن ای صحومن زاناغان رسیدن بیترا شد دل درد کن پر بندم و آنجا روم (۲۳۰) |
| شیطان و بیج با ہم حاشا جدا ندارم دانند کسے سر انعم فوق شما ندارم سلطان بنطیبیم ہرگز گدانا ندارم بز چہ سہ اسمی اسما ردا ندارم بیرون پردہ آیم گاہے چا ندارم | با این ہمہ خرابی با کس گلہ ندارم و تحت است چہ بیرونش جہانم موصوف جملہ وصفم چون غیر من نباشد زان استخیز چون من پر بندے نشینم گر پردہ درونی بودہ ز بیجا عشقم بہ |
| (۵) | صحو آہ ہر دو عالم در گوش کے نگنجد و عہدہ خلافت ہتم عہدہ وفا ندارم (۲۳۱) |
| من عین او او عین من اندر شمار کیست تا ہم ز حالے بنے خبر من یا رخا ر کیست | کارم ز بیکاری عیان حیران کار کیست گوید کسے تا چند بگذر از خودی اے خود پرست |

| | |
|--------------------------------------|--|
| اند رخیال مہ لقا خست ر شمار کیستم | ہر دم بیاوش دم زوم شجب تس روز شد |
| اینجابیا مارا بیدین من شہر یار کیستم | جوید چہ درویر و حرم شیخ در بر من مہبدم |

| | | |
|-----|--|-------|
| (۵) | مخوتما شائے خودم لے صحو من دور از خودم | (۲۳۲) |
| | در بخودی با خود روم درخت سیار کیستم | |

| | |
|---------------------------------------|-------------------------------------|
| نیت حاکم در دیار کے خون بہہ دیوانہ ام | یا بزر بخیرے فتادہ در حراست خانہ ام |
| از مشرب اگرہ لبرہ زکن چپانہ ام | انتظا حکم سانی نیت اصلا ختیا |
| حمد بچہ محتسب من خادم مخیانہ ام | روز محنت حال ہر یک بر تو ظاہر میشود |
| بت شکن من بتگرم من صاحب تجانہ ام | فہم دوش بہت حیران ز کمال کن فکان |

| | | |
|-----|------------------------------------|-------|
| (۵) | صحو ماہیچون فیتلہ در میان روغن است | (۲۳۳) |
| | سوختہ ہمزنگ شہر شمع پروانہ ام | |

| | |
|----------------------------|----------------------------|
| بمخفل آشنایگانہ رفتم | سحر گاہے سوسے میخانہ رفتم |
| گر بہان چاک شد دیوانہ رفتم | بشغل میکنی مصروف متان |
| بکار خویش تن نسرانہ رفتم | خیال ماسوی از دل برون شد |
| بماندہ عقل چون مردانہ رفتم | کسے کم دیدہ همچون دادی عشق |

| | | |
|-----|----------------------------|-------|
| (۳) | دولی برخاست اکنون گشت ہزنگ | (۲۳۴) |
| | بشمعے صحو چون پروانہ رفتم | |

| | |
|------------------------------|---------------------------------|
| مجبور عقل داکم در حنوت نگارم | سلطان بے نیازم ازہر جہ زیر بارم |
|------------------------------|---------------------------------|

| | |
|---|--|
| جز تو ذکر کسی را اے یا من ندارم | جو یک بھر دیار سے خواہم ترا بہ میںسم |
| (۵) | مقبول کن خدایا مرتزہ صححو گردد من یک غلام قحوم مشہور خاکسارم (۲۳۵) |
| لیک مردم کم بداندر جهان خاص عام پے نبرہ خویش را پیر و جهان خاص عام بے مین باشد مکان اندر جهان خاص عام راست گویم بلکہ این آہ و فغان خاص عام | نعرہ الی انا اللہ بر زبان خاص عام داغے بر اسلام مسلم سخن اقرب خواندہ آہ تا کجا جوئی نشان معرفت را خنجر کیست در عالم ہویدا کیست در عالم نمان |
| (۵) | مختلف کسوت پوشد ہر زمان آن باہن ہوشیار از صحو باشی از بیان خاص عام (۲۳۶) |
| شراب در دل مینا تو میدانی کہ من خوش ذوق حریفان را تو میدانی کہ من جمال دل ہا ز مینا تو میدانی کہ من قیامت از قدش بر پا تو میدانی کہ من | متر ساقی مارا تو میدانی کہ من زدور جام بکیفی ز محض ہر یکے مست است چونامحرم بود حسنے حرام اندر شریعت خرامت در دل عالم کسے کم دیدہ پباشد |
| (۵) | نشہ کافر مسلمانے بہار و صحو پر ہیزی ہزاران فکر عقبی را تو میدانی کہ من |
| (۵) | ردیف نون (۲۳۷) |

شخصے نماں عکسی عیان من عین آن او عین من
زلت زخت تسخیر جان من عین آن او عین من
برگشتہ طالع این زمان من عین آن او عین من
بگر کمانا نقصان من عین آن او عین من

گویم چه این راز نمان من عین آن او عین من
دل بستہ موی سیاہ افتاده در دام بلا
دیور دیندارے بزم امروز ہستم کافرے
صدبا مردم روزوشبے مست اہل سماع

(۵)

شمشیر زنگ آلودہ ہر دم کند جمیع طلب
خود صحوتا کے درمیان من عین آن او عین من

(۲۳۸)

غیر بادہ در دلستان نہ گنج ماد من
نعرۃ الی انا اللہ خود بحیرت از دن
لیس فی جیبہ شیندی کیست اند پرین
من گنم قربان بروز عید قربان جان تن

ست لایعقل شد اند خیال جوشین
شش جہت را همچو آئینہ منور میکند
درد خود گوش عمل چون بازیہ حق نہایت
بیشوم غلطان بسان گو سپند نیجان

(۵)

صحوشد مطلق مقید در تو پس اومان
دیدہ باید از برائے دیدن بوی حسن

(۲۳۹)

دل زخمی شدہ جانان نگاہ تو دوای من
بعثت ز لیتن مردن شیش گاہے بنائے من
جنون در پے شدہ اکنون پس بندہ با من
بگرد من منبگرد خیال ماہوائے من

ببینہ تاوک مژگان خبر کرد از قضای من
چراز روز ازل وعدہ وفا کردند عشاق
چہ بدیرے کہ نمظاہر شدہ مست خراباتم
نقوش دہمی کثرت بوحدت آشتنا گشتہ

کہ بعد از کشتن ما آمدہ در صورت دیگر

(۵)

فرستاده مگر این صحو بہر خونہائے من

(۲۳۰)

کہ سراپا غریقِ حسن است این
گفت موی طریقِ حسن است این
گفت جامِ حریقِ حسن است این
خویش در خود فریقِ حسن است این

پرس از دل فریقِ حسن است این
ہوشش چون رفت کویہ طور چو سوخت
زور مستی و شورہائے و ہو
چیت کثرت عدد میان عدد

(۵)

صحو مثل کباب سوخته شد
سوزناہِ حریقِ حسن است این

(۲۳۱)

چہ اعلیٰ ساج جنان و چہ حاجت منون
ہزار بار بگفتم نگویں خندان
دو عالمے نشود در بہائے او چندان
ہزار نغمہ سراپد چو بلبل بستان

وصال یار میسر نشود چو در زندان
مرا ز راز خود آگہ نکر دآن دلسر
عجیبِ حسن و جمالے کہ نرخ بالایش
دلہم بمرغِ چمن سنگِ ہمسری دارد

(۵)

فتادہ صحو بہ پیش تو ہمچو کاہِ حقیر
ز آفتاب نشود ذرہا ہمہ تابان

(۲۳۲)

احمد است این یا خدا یا مصطفیٰ است این
صورت معنی است این یا ابوالکلام است این
روئے حق است این یا خود لقا است این
حورِ حبت یا پری یاد لربائے است این

قاسم است این یا حسن یا کبریائے است این
گوہر دریا است این یا بہت دریا موجزن
دوست است این یا محمد یارِ فیضِ ذوالجلال
شاہ فرہاد است این یا خود بحیرت مبتلا

| | | |
|---|--|--------------|
| <p>نور برہانست این یار نہائے ماست این عزت حق است یا آن حکماست این</p> | <p>یاشب معراج یا شمع رسالت روشن است ہمچو مطلق ہست این یا این مقید در لباس</p> | |
| <p>(۴)</p> | <p>عاجز است این یا کہ صحو ماست یا نحو حسن یا شفیع عاصیان این یا خدائے ماست این</p> | <p>(۲۴۳)</p> |
| <p>کوہِ جبران بر سر و جام ضعیف ناتوان اسم دلاورد سازم یا کنم نحوید جان روز و شب مجبور باشم تا بکے بر آستان</p> | <p>یا رسول اللہ ند ارم طاقت پارگران آتش دوزخ نسوزاند لباس عاشقان حجلم مہر من گشته واکے بر تقدیرن</p> | |
| <p>(۵)</p> | <p>صحور اندیشے فردا و خوفِ حشر نیست دارم امید شفاعت از شفیع انس و جان</p> | <p>(۲۴۴)</p> |
| <p>یا ظہور کن فکان یا خود جمال است این یا جاب موج یا فیض کمال است این حادثا است این یا قدم یا خود جمال است این یا بہ ہجرت مبتلا یم یا وصال ماست این</p> | <p>ہست در بردل کہ نوزدو اجمال است این پیش بجزات من ہر دو جهان یک قطرہ است یا گمان غالب است این یا یقین ذات خویش یا خواب مہ پرپی یا عالم بیدار من</p> | |
| <p>(۶)</p> | <p>یا جنون یا حشمتے یا جذبہ یا حالتے شکر غالب صحوراث یا نوال است این</p> | <p>(۲۴۵)</p> |
| <p>گفتنی پردہ عیانم و بہر پردہ نہان غیر او چیست بگوز اہل دگون و مکان</p> | <p>چند در پردہ تو باشی بگو ای جان جان حال انسان چہ نویسم کہ بغفلت باشد</p> | |

| | |
|---|---|
| <p>پیشِ مشعلِ صفتِ شمعِ چه گویم با تو بلا ناکِ بشری هست زہے عہد و شرف ذاتِ من بود نبود آدم و حوا آنجا بزمِ جان گرم شود قص کند چون صوفی</p> | <p>مثل پروانہ بسوزد و دم لے نو جهان چه نہانست بگو یار مراد ران بعد از آن خلق شدہ جملہ دو عالم بجمان مطربا چنگ بزن نغمہ ساز خوش الحان</p> |
|---|---|

(۶)

پیر مشہور محمد بن اے صحو شدند
 عارف کامل و اکمل بدکن قطب زبان

(۲۳۶)

| | |
|---|--|
| <p>شورے زما آمد بزین سولاجمان بران الدین جویم کجا پویم کجا میور شد م در پردہ پاک جمال تو خورشید ضیاء کس کند بلایہ بنما در کون مکان بلجا جمان ما در زمان گنجینہ بود در سینہ نہان آثار امانت از تو عیان شایان گاہ فیض نہا تعمیر یکا کم زینسان کن</p> | <p>انسان ملک را گشت یقین سولاجمان بران الدین بس حال خرابم را تو بین سولاجمان بران الدین تابان بجان نونے بچین سولاجمان بران الدین کوئی تو بود چون خلد برین سولاجمان بران الدین در کون مکان باشی تو این سولاجمان بران الدین در خانہ من باشی تو یکین سولاجمان بران الدین</p> |
|---|--|

(۹)

امید بدار صحو ہمین از لطف و کرم روئے بنما
 در وقت اخیر آمد یقین سولاجمان بران الدین

(۲۳۷)

| | |
|---|---|
| <p>صفات گشت اگر چه بذاتِ ماروشن شنیدہ خندہ گل نالما زہدہ لبسبل حقیقتے چه بگویم مقیدے گشتہ</p> | <p>صفات و ذات چو یاقوت لعل کی معین بہار عشق بکھیرد و خدا گو او من بدون ز خلوتے آمد براے سیر حمن</p> |
|---|---|

جمع و فرق منم جا بجا بہار من است
 نتو ز جو روح جفاے تو مشکلم آسان
 بچشم ہر دو جہان گرچہ یک خشم ناچیز
 بہ بخش روح در آید پیا نشود محشر
 چہ شورش است کہ آتش زند بسیتہ ما

ظہور خویش بہ بینم برگل و گلشن
 عنایت تو بدانم بگاہ رخ و سخن
 نگاہ فیض حسد را تو سوسے سن فلکن
 بیاؤ بین تو مرا یک زمان بگو بر من
 ز آگرہ بگرہ آمدہ وزان بہر کن

(۵)

بین کہ سوز دو گردید چو شمع در پروانہ
 چو صحو محو شود جان کن فدائے حسن

(۲۳۸)

احمد بلا میم آید بے گفتگوئے ماد من
 اد خود بسکوت آمدہ بنگر میان جان تن
 معراج حضرت مصطفیٰ بے پردہ ہات سخن
 یک گردش نیمہ نگاہ از عالم بلا شدن

نذر مقام لی مع اللہ نیست تابم زدن
 آدم کجا آوا کجا ایجا بگوزاہد مرا
 واجب با مکان آمدہ قطرہ بدریالم شد
 بگذشت باکش و عصا با جاہ بر عرش علا

(۴)

جبریل گفت اے صحو من سوز دتم گر پر زخم
 پیشم بیا یا مصطفیٰ آمدندا از ذوالمنن

(۲۳۹)

دولت دیدار دارد غمگسار جاودان
 نقد جان را نذر دارد جان نما جاودان
 سربدار سے می کشیدہ راز دار جاودان

ہر کسے رایت یا را خویشتن رایافتن
 مو تو اقبل ان تو تو احوال تو ابل فرا
 دار را المواج دانشد عاشقان صادقان

صحو من حفظم ارب با تو گویم ہوشدار

| | | |
|---|---|---|
| (۱۱) | از برائے نام زندہ خاکسار جادوان | (۲۵۰) |
| <p>جز تو منم اند تمہا دلِ من ہر غنچہ خندانِ الاولِ من مفتون دلِ من شیدا دلِ من گریانِ چرائی اے وادِ من ایمن دلِ من موسیٰ دلِ من موہا شگافہ صبر جادِ من در بر نہانت اینج اولِ من عاشقِ دلِ من رسوا دلِ من نالہ دلِ من غوغا دلِ من ماہلِ بسوئے صحرا دلِ من</p> | <p>بر تو چنان شد شیدا دلِ من رفتم بسیرے در باغِ دیدم لے یا جانی افسونِ چہ خوانی بر خندہ تو صد جانست قربان بیہوش گرد از لُنِ نتوانی در زلفِ جانان مانند شانہ ہر جادو دیدم در جستجویش از خود میرہ جامہ دریدہ در دیو کعبہ میگردم ہر دم در یادِ لیلی از سنگِ طفلان</p> | |
| (۵) | بے توجہ گرد صحویہ پریشان سازد قیامت بر پا دلِ من | (۲۵۱) |
| <p>آہو نذر ددام کا ز صحرا شتاب آید بر کان بہر دید روئے من چون آفتاب آید بر چون گردن مینازدہ ست شراب آید بر کاین دلِ آتش سوختہ بوئے کباب آید بر</p> | | <p>شد گردو عارض سبزہ نو گشت باب آید برون از جانبِ یارے یکے قاصد بیاید صبح دم دادہ بسوساتی من شد محتجب بس منفعل این راز پوشیدہ بعالم فاش عشقت می نمود</p> |

| | | |
|--|--|--|
| (۴) | <p>۱ صحو بگر قص کردندا زین محفل چه خوش ۲ خوبست زهره شتری جنگ وربا بآیدرون</p> | (۲۵۲) |
| <p>۱ آرام کجا هر روز نوجیب و گریب نام خون ۲ از تیغ عشقت بچند امجنون بفرمانم جنون ۳ وحشت رسد از دل دست بدلانم جنون</p> | | <p>۱ بست تطاول بازکش تا چند در جانم جنون ۲ و اگر مگره بایان بس بر تن بود باگران ۳ صحرانوردی روز و شب اکنون کس را حلتبت</p> |
| (۵) | <p>۱ دستے ندام آرزوئے پاکش خاموش شو ۲ تا چند صحو این گفت گو آخر پیش ما نام جنون</p> | (۲۵۳) |
| <p>۱ هر چه خواهی کن دلا تو زود کن ۲ حسنه مهستی خود نابود کن ۳ زاهد از پیش خود مردود کن ۴ پشنه در مغز سر نرود کن ۵ من چرا گویم که کار بسود کن ۶ جمله کار ما سوسه منفقود کن</p> | | <p>۱ یا جفا و یا وفا مسدود کن ۲ تو غنیمت دان لب کس مایه ۳ نفس کا زور پئے ایمان تست ۴ بان خلافت ادب کن خواهی بجات ۵ از زبان نفس خود آگاه باش ۶ گر تو میخواهی سر ائے جادوان</p> |
| (۵) | <p>۱ رعنا گاری صحو می خواهی اگر ۲ نفس رکش طاعت معبود کن</p> | (۲۵۴) |
| <p>۱ دل گواهی میدهد حقاکه باشد حق نمان ۲ رتبات آتاه عالم من چگویم بی زبان</p> | | <p>۱ در کمال غوث اعظم شان چون بی عیان ۲ چون شرف دارد گ کویت نخلین از شبنم</p> |

ہمچو مفلس بینوا ہم پرورد والا کے تو
زارو گریان روز و شب فریاد رس فریاد رس
رحم فرما رحم فرما لے شہ فخر زمان
درود منم من چگویم حال من بر تو عیان

(۵)

از ازل فخر غلامی صححو دار در روز و شب
تاج فخر کے برس اور فہم دار دیو چون

(۲۵۵)

در مراے تن نشسته نوجوانے نکیت آن
در میان اختران چون ماہ من پوشیدہ شد
صورتے چون خوب دار و اینچنین خواہی چرا
کس نمی پسد کہ میتا کون ہے اندر جهان
چون مسافر تازہ دار و میزبانے نکیت آن
مطلع مہر سپہر آسمانے نکیت آن
مرد مفلس در حراست ناتوانے نکیت آن
تاج بخش و تاج گیر دولت نکیت آن

(۱۶)

نوبت پیری رسیدہ در تلاش کو کبکو
صححو با من گو کجا دار و مکاے نکیت آن

(۲۵۶)

حیران دل من حیران دل من
در دیر و کعبہ جو بیان دل من
خندان دل من گریان دل من
ذات و صفات سبحان دل من
دانا دل من نادان دل من
موصوف و صفت زنیسان دل من
بسمل دل من بچان دل من

در شوق جانان پویان دل من
گاہے باہینجا گاہے باہینجا
شادان و غمگین جز تو بسا ہم
در ہر دو عالم کردہ ظہورے
در علم معنی بھتر ندارد
دوزخ بہشت است از قدر و زہر
تو رسم قاتل از من چہ پرسی

| | | |
|---|---|-------|
| <p>شخصی مجسم انسان دل من بر خاک آمد غلطان دل من سبزہ دل من بجان دل من پیدا دل من نہان دل من چون ذات منظر امکان دل من جوہر دل من خوبان دل من گشتہ مقام سلمان دل من تار و زخم شکر گریان دل من</p> | <p>جملہ ملائک مسجود آدم او بحر وحدت ہر لحظہ ہر آن چون خطا زیاں بوسے دلبر اول و آخر ظاہر و باطن واجب کجا بود آدم نبوده جملہ عوارض از من ہو پیدا آن علم باطن در سینہ آمد از درد ہجرت و ز شوق رویت</p> | |
| (۳) | <p>غوغا بدینسان تا چند اے صحو در خانہ آمد بھمان دل من</p> | (۲۵۷) |
| <p>چیز کہ رو نماید کرم فدای جانان ہر بند دل کشاید ہر یک ادائے جانان چیز لیت لوز سیرہ آمد ندائے جانان</p> | <p>من بندہ آن خیالم باشد رضاے جانان گر عاشق تو خواہد پس رفک چو سازد جان در تنم گنجد ہوشم من اندہ باقی</p> | |
| (۶) | <p>صحو ترا چه باشد پوشیدگان گوید چون درد دل نداری وارد دو آجانان</p> | (۲۵۸) |
| <p>شاید ہمین نجات شود از برائے من ایدل شدی تہ سیر ز دید لقاے من</p> | <p>پید است سرو قد تو اندر سرائے من بگذاشتم پیش تو آئینہ روز و شب</p> | |

چون اثر و ہا رسید برائے فنائے من
 یہ ہوش و بچیر شدہ از ہو و ہائے من
 کے حاصل سیند البشود دعائے من

تا بے زلف داد و دم بہینہ بر ارشد
 از عاشقان بپرس کہ در دیرو در حرم
 من سجدہ کنم بدر دولت حسن حج

(۱۳)

خونے چراست از نفس داپسین صحو

(۲۵۹)

حامی بدو جہان شدہ بو العلائے من

میان محفل محبوب سبحان
 نشوند اللیمان در حال قصان
 بحال مانع پیمان ستمندان
 خبالم را کنی در راہ جانان
 بیک صحبت شدہ زاہد بود جان
 بدین امیدیم پیش شاہان
 بظاہر یک در باطن نمایان
 ہمیشہ در تلاش خویش غلطان
 درونم صاف کن یا شاہ برمان
 شود علم لدنی بر من آسان
 شود تا نعمت باطن من روان
 کند در کار ما تا سی پیمان

بیایے مطرب داؤد اکان
 سرشتی کہ ز مولانا کے رومی
 بکن لطفے تو از نیمہ نگاہے
 رود اسپ ساعلم تیر چون برق
 زہے فیض طریق بوالعالی
 توجہ کن توجہ کن توجہ
 جناب شہ محمد را نیابم
 زہے فرہاد مجموعی شب و روز
 خیال ماسوئے را من چہ گویم
 مدوکن ابجناب عروت اللہ
 جناب شاہ قاسم قسمتدہ
 شفیق تو بگو شاہ حسن چرا

| | | |
|--|--|---|
| (۷) | ہمیشہ کو بکودر جستجویت بگرد و صحو با حال پریشان | (۲۶۰) |
| <p>میکنم قربان برو کہ ہر زمان ایمان من حصہ لعل بمن آن رو خوش قرآن من لغزہ خوانم ہمچو بلبل اندرین بستان من از گلاب و نسترن پر میکنم دامان من شان چچوتی نماید عیبے دوران من صاحب تاج لو اور دو جهان سلطان من</p> | | <p>ہم ساقی عزت نگدہست حرز جان من یون الف قد و سرا با خال و خطا پر وزیر بوئے آن گل در شام جان رسیدہ شیش باغبان شد مہربان بر جان از ناتوان مردہ صد سالہ را حی میکنم در یک نفس بادشاہ ہفت کشور تاج گیر و تاج بخش</p> |
| (۷) | صحو زار و مضطرب دار و تمنائے بسی در حریم دل سیا ایجان من جانان من | (۲۶۱) |
| <p>برودہ ز روئے خود کاشاید توجہ کن ختہ دل غم و الم ہر چہ رضا توجہ کن بہر خند توجہ کن شان خند توجہ کن روئے ماتوجہ کن روئے نا توجہ کن سیدنا ابو العلاء بر دل ماتوجہ کن معدن بخشش و عطا بہر خند توجہ کن</p> | | <p>بر سر بام لامکان ماہ لقا توجہ کن جان بلب من آمدہ المددے مسیح دم ہمچو گدا بیامدم بر سر کو تو شہا طاقت دست و پابرت چشم دل کشاہت حاصل فیض مرقضی نائب شاہ ۱۵ نبیا ہر کہ بگویت آمدہ خواہش او بر آمدہ</p> |
| | صحو غریب و عاجزے بر در توفادہ است | |

| | | |
|--|--|--|
| (۳) | کن نطق کربوئے اوروئے تا توجہ کو کن | (۲۶۲) |
| نظارہ کردہ رویتو قربان کنتم ایمان من یارم ز شہرگ ہمقرن شاہد بود قرآن من | | ایجان جان ایجان کن کیش بٹو مہمان من مطلق مقید بودہ ام گویم کر سلطان من |
| (۵) | نقل حمایت عالی بین رونق خوبان من بر حال صحو بینو ابا ید کرم سلطان من | (۲۶۳) |
| راگان اندرو صال جتوے عاشقان در قیامت سرسام روبروے عاشقان در دو عالم کس نداند آبروئے عاشقان آفتاب روز روشن عکس بروے عاشقان | | گرد ماہر گزنگرد آرزوے عاشقان جو رسن امر و باشد روز و اسر فرزند دان غنیمت حال ایشان مدعی بطل برو لمعہ انوار ایشان بر زمین و آسمان |
| (۵) | روز شب شد صحو دیدم غذای عاشقان ہر زمان از غیب بیم من بسوی عاشقان | (۲۶۴) |
| مسکرم در تیکہ ایے یوسف کنعان من ستر نہمان فاش کردہ دیدہ گریان من پر تو حسن جمالت در جہان خوبان من در ددل دارم نہایت خود شدوران من | | کافر عشق زلیخا در پئے ایمان من بر رخ من طغزل شکم خود بخود آید پرید آئینذات تو کہ ہر دو عالم بالیقین مہربان از دل شد چون آن مسیحازان |
| (۵) | یا رسول اللہ خدا لطف کن بر حال صحو دیدہ باید و اشود چون دفتر عصیان من | (۲۶۵) |

| | | |
|--|--|-------|
| <p>پرسد حساب جملہ راسیل و نمار اندیشہ کن عقد انا مل روز و شب اعظما شمار اندیشہ کن غافل بکار خوشن آخز زیارا ندیشہ کن فصحت غنیمت این دست آمد بہار اندیشہ کن</p> | <p>آغاز گر بے سو و رفت انجام کار اندیشہ کن سجہ بکفت دعا لے میکشس جان نوی شرعے نداری الامان موعے یہ گشتہ سفید لے بیخبر وقت خزان ثمرہ کجا حاصل شود</p> | |
| | <p>گل غنچہ گشتہ در حین گلچین نیامد بر سر لے صحیح بل نغمہ خوان در کار اندیشہ کن</p> | |
| (۵) | <h2>روایت واو</h2> | (۲۶۶) |
| <p>اصلا نشد سر ز خطا کنون عتقا چون بگو مانند طفلان روز و شب خجائتم کتابے چون بگو مختار خیر و شر تویی برین عذابے چون بگو غرمیکہ داری زود تر پاد رکابے چون بگو</p> | <p>من دیدم لے نما از من ججا چون بگو بارم عظم عفو کن خیزد وئی اندر س تو من تدبیکارم و لے اندر حساب میکشند اینک کہ آمد دجهان سیر بکن در این آن</p> | |
| (۵) | <p>کلبے بکن لے صحو من ازلن ترانی با آ غافل بلائے ازالست باشد جوابی چون بگو</p> | (۲۶۶) |
| <p>در کلبہ من با زیار است جان شو نشر جو زنی راحت خوئی جگران شو لے عشق زلیخا تو کنون زود جو ان شو</p> | <p>لے باوصبا سوئے دلا رام روان شو علیطیدن بلبر سیراہ تو توان دید یوسف بہر کلبہ تو میل گذر کرد</p> | |

از چاکِ دلم سربدر آور تماش | چون مطلع خورشید تو امر و زعیان شو

(۹)

لے عشق ہو النار ہو النار یقین است
جو صحیح کہ آتش بزند محبوبان تو

(۲۶۸)

فارغ البال زمانم تنفایا ہو
خیر و شر سود و زیانم تنفایا ہو
بیزبانست بیانم تنفایا ہو
صوت بچونست بیانم تنفایا ہو
من تراد انم و خوانم تنفایا ہو
من بھر پرده تمام تنفایا ہو
شده ایجاد جسم تنفایا ہو
ماعرفناک نشانم تنفایا ہو

عشق شد در بے جانم تنفایا ہو
صاحب کون و مکانم تنفایا ہو
حاجت صوت و نوا حرف و صدایک
حق نما آئینہ ام آئینہ ام
مقصدے نیست مراز تو شہر دوسرا
در بگشت کہ روپوش کسے نیست منم
چون خیالے بنجا خود بخود آمد کہ منم
پائے من بودہ و بشکت میان پہچ پیرس

(۵)

صحور احوال فردوس چه گوئی و عطا
من بخود سیر جانم تنفایا ہو یا ہو

(۲۶۹)

قامت من شد خمیدہ چون خم ابرو کے
منفصل گشتہ بخل گشتہ زبونے ہوئے
بار چھپد کہ بر رخ خم شد گیسوئے تو
خانمان آوارہ کردہ در ہوا کے بجائے تو

جس تم رو میدہد اندر خیال و تو
سنبل و ریحان و غیر نگہت مشک ختن
شعبہ بازی کہنی یا تھمان عاشقان
طائر نے آشیانم خانہ بردوشم صبا

| | | |
|---|--|-------|
| (۵) | پائے او خوابیدہ منزل دھر عاجز و صحوحوشہ طاقت اوطاق گشتہ کے رسد رکوئے تو | (۲۶۰) |
| <p>خاک من باشد غبارِ کوئے تو جملہ عالم شد غلامِ روی تو یافت ہر یک بھبھ فر از بویتو گشت مار از گس جادو بویتو</p> | <p>مے تیم اندر خیال روی تو رو نما ایجانِ حسن آرائے من زلف خوبان و گل و مشک حتن تسم باذنی گو کہ مازندہ شویم</p> | |
| (۶) | یا رسول اللہ تبارک و تعالیٰ صحو عاجز چون رسد رکوئے تو | (۲۶۱) |
| <p>بج نام و باجنم این طرفہ دگر بشنو بے یاد نہ انسانے از سنگ و شجر بشنو انوار و ضیاء دارد مانند تسم بشنو ایمانے حُجینِ حیدر ایدلِ نبی بشنو بکیسینی و باکیسینی این لطف دگر بشنو</p> | <p>من عاشق بے نام این طرفہ دگر بشنو چون عادت حیوانی ہر شام و سحر خوانی عکس رخ جانانہ در شیشہ قلب من آزاد شدم ایندم چون نیم نگہ افتاد قربان کف ساقی بخشیدے باقی</p> | |
| (۵) | اے صحوئیہ رانی ہر دم دم واپس من غافل تو مشو یکدم آید خبر بشنو | (۲۶۲) |
| <p>ترا مسجد بود ز اہد مرا تجھانہ در پہلو اگر لطفے کند ساقی بودی بخانہ در پہلو</p> | <p>ترا اصل نامی گیر دل دیوانہ در پہلو مئی وحدت بجام دل مرا بریزے باید</p> | |

بنائے خانہ مہستی مکن برباد یار من
خلاصی انخودی خوہی کہ شغل غمی خوہی یار

تلاش گنج اگر داری بچو پروانہ در پہلو
مقصد عام و خاص است این بود پیانہ در پہلو

(۲۶۳)

بخدمت حور و عثمان نامبارک بر توجہت باوا
بگرداے صحرگردیشان بیخاہ در پہلو

(۴)

فتنہ کس در جہان چشم طلسمات تو
بود حقیقت نہان در سخن کن فکان
خستہ و بیچارہ ام در بدر آوازہ ام

چون نشود شش حبت محو اشارات تو
گلشن کون و مکان زنگ خیالات تو
این جسم کے رسد تا بسامات تو

یا سخن خوش بیان صحو ندارد زبان
این غزل و این سخن جملہ اشارات تو

(۲۶۴)

ردیف کے ہوز

(۷)

در پردہ او بصورت انسان برآید
زان وجہ پیش خاک ملک سر بجد
طفل است در نعل و تحس بہر دیا
با این ہمہ آلاں کماکان حقا
نفتہ امانتم کہ ہب جلد لم پید
غافل و نگشت ز سر آں نگار

واجب نگر بحالت امکان برآید
پوشید خود بصورت انسان برآید
بیرون ز خوابگشتہ جویان برآید
بیرون قدم زان سخن جان برآید
ساق گے و گاہ نگہبان برآید
گے میزبان شدہ گے معان برآید

| | | |
|--|---|--------------|
| <p>مار اعلان فرقت لیلی تو صحو گو در جذبہ بسو کے بیابان برآمدہ</p> | <p>(۲۶۵)</p> | |
| <p>حسن خداداد بنمو و مار اکھد لہ الحمد للہ سالک کین سہی در راہ کے باشی تو آگاہ باشی تو آگاہ ز اہلین سے صد بار گویم استغفر اللہ استغفر اللہ ورد دلہ را باشد در آن لعل لخواہ آن لعل لخواہ</p> | <p>یک ہنر نظر یک ہ پیکر دیدم سحر گاہ دریم سحر گاہ در اردو طبعی بر قلب عادت آن مہر تو آن مہر تو در یاد ساقی جام و صراحی بگست تو بگست تو گاہ ہی لہ خوجہ جنبان سہا بر حال بیدار جان بیدار</p> | |
| <p>(۹)</p> | <p>در راہ شوقش از تیغ عشقش مقبول گشتم مقبول گشتم صحو م امانت بسیر دم اورا اکھد لہ الحمد للہ</p> | <p>(۲۶۶)</p> |
| <p>محو جمال خویش شد شیدا و مفتون آمدہ لیلا اگرچہ بود او با عشق مجنون آمدہ خود دید روی خویش و بر خویش مفتون آمدہ ظاہر چہ گویم در برم آن در مکنون آمدہ جنگی موسی میکند گاہے بفرعون آمدہ از کنت کنز مخفیا بے پردہ بیرون آمدہ گوشاخ نخل آدمی پر بار و گلگون آمدہ خم کردہ گردن سوداں مصروف افسون آمدہ</p> | <p>آحمد بلا سیم است احدی چون دبا چون آمدہ آگہ خیالے ناگمان گفت امنم مفتون خود از آب گل روی نمود آن آدم فخر ملک شد فیض فیاض از لگشتہ دلم ہ چون صد واجب تنزل کرد شد حتی بشکل ما و من و شاہ بود و من گداہر گز بنودم من جب سبز کن آبی بے بغافل مشواے باغبان مجنون صفت در دستہا جو یان آن لیلی ادا</p> | |
| <p>من چہستم اے صحو کوتاہم رہ پا کان شوم</p> | | |

| | | |
|---|---|--|
| (۵) | در نعت عذر ہر یکے لایحسی افزون آمدہ | (۲۶۶) |
| کہ باشم مقتیانِ کوئے مدینہ ناید چو سلطانِ روئے مدینہ صبار قص آید ز کوئے مدینہ پسند خدا شد چو خوئے مدینہ | | صبا عزم دارم بسوئے مدینہ کنم جان و دل را فدای جلالش معطر روان جان خود را تا نام زہے خلق کیتا کہ عالم غلامش |
| (۵) | ز در پائے رحمت ترجم بحالم منم تشنہ دیدار جوئے مدینہ | (۲۶۸) |
| حیات خویش گزوا ہی بمانی تا بد زندہ نہ آید موت گردا و کرین عالم رود زندہ اگر بینی چشم دل بود اہل خرد زندہ نہ بینم جز دل عارف درین عالم بود زندہ | | بیاد محفل قاسم دل مرده شود زندہ ازین بیت الخلا دیگر بجز رب نخت حاصل ہمہ عالم باکل و شرب ہلاکت رہبستہ زمین ساکن ز باہوسی فلک اندر طواف او |
| (۵) | چہ بینم صحومن دیشب کہ در گوشم نماند در آغوش مسیح من دل مرده شود زندہ | (۲۶۹) |
| شیخ و برہمن ہر یکے آوارہ بیچارہ ہر چاہاے عاشقان و اہم شدہ نظر شدا بروم یک آتی شد قلب من کیلک شد زرد مہر و ماہ ہم در پیش گل رخسار | | در جستجوئے آن صہم از خانمان آوارہ در کعبہ و تہخانہ شد حاصل مراد از اہدان اندر خیال بوئے اوقان شدم فراق شدم لے وہ چہ داری حُسن خود تابندہ در ارض سما |

| | | |
|---|--|-------|
| (۵) | <p>بستم خنای صحرای بر دست فصاوان از خون رگهای دلم سر بر زده قواره</p> | (۲۸۰) |
| <p>بعد از خرابی حسین اندر چمن چون آمده بر هم زده بر تم جبان با تیغ پر خون آمده شکر کشیده از کجا اینجا پسته خون آمده در عرصه کون و مکان قصیده مخنون آمده</p> | <p>آن یارین گلگون قبا پوشیده اکنون آمده تو غیر بیان ریختن شغل دوامی روز و شب سلطان عالم در جهان پوشیده خست و گل شوق دلش افزون شد تا بنا بر ویلائے خود</p> | |
| | <p>من عین آن اوعین من صلابت با شایع ذوق صورت گرفته صحون چیده مضمون آمده</p> | (۲۸۱) |
| <p>فانی از خویش شش بقا مانده رفت آرام در بلا مانده در کف پاستوحا مانده از ازل تا ابد بقا مانده هر که در عشق مبتلا مانده جمع گلگون کج مانده عس من رفت در هو امانده</p> | <p>در حیا لم کجا جبرامانده گر کسے اتباع اسما کرد خون دل ریختیم بجزرت و یاس ما شبید ان تیغ تسلیم بخداند بی منید ارد وای در زیر خاک مدفون شد پیش او من جبان روح یارب</p> | |
| (۵) | <p>صحرای را دو ا باید در لب لعل تو دو ا مانده</p> | (۲۸۲) |

| | |
|---|---|
| خودشان عزت اللہ شد پدیدار آمدہ گاہ آدم گاہ حوا جب اظہار آمدہ کوتے پوشیدہ خاکی گرجہ مکار آمدہ در عدالت گاہ محشر جب انکار آمدہ | اسم سہمی با سہمی چون نمودار آمدہ مختلف ایوان عالم ہست معنی کیے میفریبد عاشقان را بہ جمال مہوشان خود زدہ بانگ انا الحق پیش و پس دارد گواہ |
|---|---|

(۳)

گر شنیدی این نویدے صحو خود را خاکن

(۲۸۳)

خوش خرامان یار دلبہر سحے بازار آمدہ

| | |
|--|---|
| این سخن باورند اردو دیدہ دل دوزہ ہفت دریا دست بستہ بردت دیوزہ | بحر قائم شد مقید اندرون کوزہ فیض ذات بیچگونہ بس محیط اعظم ست |
|--|---|

(۵)

سینہ شد گنجینہ اے صحو از غنایات حن

(۲۸۴)

حصہ یعقوب دارد بر حبا فیروزہ

| | |
|---|---|
| ظہور کھل بکل بنیم زہے ناز عوسانہ پے نظار ہائے حسن منظر ساخت جنانہ کہ میسازد ہر دم خویش را بخویش دیوانہ برہ ساقی مرا مشب دست خاص پیمانہ | ندیدہ دیدہ عالم چنین در بار شاہانہ بکینا تھے بہستم عمد دل دادہ گیر باز خبر دار نداین دوران ز زوکیان کی کران بستی رقصم از بند شود زہرہ خجل رونے |
|---|---|

(۶)

شدہ بر صحو غالب کر خود را خودی بند

(۲۸۵)

بشمع حسن ہم رنگی دل او گشت پروان

| | |
|-----------------------------------|--------------------------------|
| کاز حرارت قلب عالم را کبابے ساخته | در قبائے عزت اللہ آفتابے یافته |
|-----------------------------------|--------------------------------|

| | | |
|--|--|--------------|
| <p>آفکھ اندر کبر و حدت خویش را انداخته در دل میناشد اب ایمنسا انداخته سوز و ساز عاشقان را ساخته پرورخته بر سر عرش معلی چون لولا افزاخته دست بست قدسیان پشت سپر انداخته</p> | <p>در شنا آن آشنای درد مطلب یافته شور و غوغا زان سبب اندر جهان پیداشده بے توجه از توجه بتدی شد منتھی یست امکان بشر اندر کاشدم زدن رمیہ چشم مه دهر است خاک پای تو</p> | |
| <p>(۴)</p> | <p>صحو اندر باغ عشقش رنگ برنگی نما طوق الفت در گلو انداز همچون فاخته</p> | <p>(۳۸۶)</p> |
| <p>تا سر دشمن سلامت مصلحت را کار به بر چنین فتنه کشیده در گلو ز تار به عاشقان را هر زمان چون چشم دل ہر شمار به</p> | <p>تبع عشقت یار من برگردن غمخوار به عاشق روی صنم راز ہد و تقوی کا نسبت نیست لائق میگذاری روز و شب خواب و بخت</p> | |
| <p>(۵)</p> | <p>پای صحیح میدانی روز عارفان صحو زار در حریم بادشاہان محرم اسرار به</p> | <p>(۳۸۷)</p> |
| <p>دل فدا کے کلام تو یارسول اللہ خمیدہ بہر سلام تو یارسول اللہ سر خواص عوام تو یارسول اللہ شہید ہر کہ پیام تو یارسول اللہ</p> | <p>منم غلام عن سلام تو یارسول اللہ بدہ جواب سلام تو شافع محشر بران زمین کہ فتنہ نفس پانور تو نوید داد ملایک مبارکی اورا</p> | |
| <p>بہر چہ سرزودہ از من معاف کن بلسد</p> | | |

| | |
|---|--|
| <p>کہ ہست صحو غلام تو یا رسول اللہ</p> | <p>(۲۸۸)</p> |
| <p>در تن ما مرغ جان را نیم بسمل ساخت سینہ بے کینہ خواہد چون سپر انداخت خدمت پیر مغان از جان و دل انداخت دل بدست دیگران و اعظا کسے بگذاشت</p> | <p>چون کمان اندازن تیر از کمان انداختہ ناوک مژگان جانان در تلاش روزگار باعث این مغفرت رندان تو خواہد شود جائے انصاف است یاران شود غوغا دمزدن</p> |
| <p>خود بخود در خانہ رخسار آمد صحو دوش نقد دل در کھئے جانان از ازل در باخہ</p> | |
| <p>دیفیے تختانی</p> | <p>(۲۸۹)</p> |
| <p>حجاب بے مرتفع گردد من ایشان موجود وجود عالم امکان میان بود و نابود پیادہ سر بر نہنہ بالو اے پاک محمود ز چشم روے پوشیدہ کجانی نجات بہود</p> | <p>بیامطب غزل بر خوان بخش جان داود چنین گوہر بدست آید کہ عمر بے باداری برائے ما گنگاران رسول ہاشمی آید چو دیدہ زلف یارم را دم با پیچ و تاب افتاد</p> |
| <p>بکف گیری چراغے گزنی یابی کسے دیگر بین اے صحو در عالم وجودت موجودی</p> | <p>(۲۹۰)</p> |
| <p>رخ زرد لب خشک برائے وصل دل بست کسے خواہد کسے جوید کسے را کس خداوند</p> | <p>پریشان حال عربان تن بکویت آرزو مند عجب مزیت پیچیدہ میان عاشق و مشوق</p> |

بیاوجان شتاقان درین کاشانه خرندی
ربوده جان و دل بغیاچو خوبان سمرقندی

همه روزی بفکر تونه شب خوابی بروید
نی گذرد دم و ساعت بجز آه و فغان یاران

(۳)

ز بستر صحرایه بیدنی اگر چپید بیدری
تماشائے جهان بینه چشم آن نظر بندی

(۲۹۱)

کلام محفل زندان کسه دانده که تو دانی
نفسه راز ازین نهان کسه دانده که تو دانی

پیشانی حال من جانان کسه دانده که تو دانی
نه تن داند بخان داند کسه دانده که تو دانی

(۵)

منم منصور وقت من بیا اے مدعی نادان
درون تن دل سوزان کسه دانده که تو دانی

(۲۹۲)

بجز ماوشما سود انداری
درون کعبه دل بجان داری
که عزم عالم بالا نداری
کسه محرم دگر شیدا نداری

نظر بر خویشتن اصلان داری
خیال ماسومی ز اهد مبارک
ولاتا که بدینا بستلای
کجا با خویشتن خود عشق بازی

(۵)

کم از مرغی بنام آدمی صحوی
بکن پرواز چون بالا نداری

(۲۹۳)

چون روز هوید ایم در عالم امکانی
رو پوشش بود یارم در جامه انسانی
آن خانه خرابی شد در خانه مهمانی

هر شب شب ماه نو پیم و پنهانی
ورودیر و حرم تا که بے سود تلاش تو
این طرفه تماشائے از دیده من بنگر

| | | |
|---|--|---------------------------------|
| بے نام و نشان ہاشم حاضر زرد دولت | | مارا چہ ہوس دیگر در حضرت سلطانی |
| (۲۹۴) | بسیار سفر کردی اے صحو بیایجا ہر یک لطیف تو چون خواہہ کرانی | (۵) |
| شخص بھوت نباشد بہت این جھوت کسی عکس رابی شخص امکان نیست اصلا این زمان بحسبے بر بیان شہ فرہاد گام این است بین در سک در جنون پس پینا صحرا چہ بود | این ہمہ اشکال ان یصلع صنعت کسی آسمان را ایستادن بے ستون قدرت کسی جلوہ دارد ہویدا عرف در رحمت کسی عاشق حیران نداند مانع الفت کسی | |
| (۲۹۵) | دم مزن اے صحومن اندر طریق مانقان راہی کوئے تباشن دل پئے لذت کسی | (۵) |
| ہر دم دم وصال است چون سہم کو تباشنی خواہی وصال جانان یکدم مشو تو غافل آن کیت آفریہ طالم نہوہم گز آب حیات باید بر کن بکوہ ہستی | در تو نہفتہ گنجے زبان محمے تو باشی زین گنجگوچہ حاصل بس محمے تو باشی پندے شکر تباشنو چون مرہمے تو باشی بہر شفاے عالم چون قلزمے تو باشی | |
| (۲۹۶) | فرصت غنیمتے دان ہیشا رہا باش اے صحو مے نوشت کار خوبست اماخر مے تو باشی | (۴) |
| باتو مرا چہ کار کہ انسان شوی شوی این پنجگانہ دعوی لاوت است مدعی | کاف شوی شوی شوی مسلمان شوی شوی براستان دوست کہ در بان شوی شوی | |

در عالمیکہ مجمع خوبان نشوی نشوی

جانان نیم بروئے تو پیغم کے دگر

(۶)

بشناس صحو حفظ مراتب وجود را
چون بنده باش خویش که سلطان نشوی نشوی

(۲۹۷)

خود تو رومی ز حبش گوچه پتلا داری
حُسنِ یوسف بخدا عشق ز لیلین داری
سوزش شمع به پروانه چہ پروا داری
زیب لیلین کبر تاج ز طہ داری
دہن تنگ چہ داری تو ممتا داری

ہو العجب خال کہ بر عارض زبیا داری
تو بمانی کہ ترا صورت و معنی ز تو شد
ایکہ سمیت ہمہ دل بردن و عاشق کشتی است
صحفِ رویت و آئینہ دوزلفت و اللیل
تاب تو سین عیان کردہ بخط اوسط

(۶)

با خب گشتہ ز عالم بت کافر اے صحو
در دلم آمدہ پر چہ پتلا داری

(۲۹۸)

برنگے ز خود رفتم بجامے
چنان مستم بگویم صبح و شامے
ندارم در جهان غمیر تو کامے
کہ سلطان را چنان زید غلامے
کہ زلف عنبر نیت است دامے
توئی ہر جا ترا ہر جا مقامے

شراب ماع فضا طرفہ نامے
نہ از جان و تم ہو شے بدارم
شب و روزم بیاد دست زدہ
نوازشش آچنان خود عبد گفتمے
دو عالم صید تو صیاد نہ پسان
نظارہ صحو را حاصل شب روز

نماز باطنی لے صحو خوب است

| | | |
|---|---|-------|
| (۵) | نسجدہ نے سلامے نے قیامے | (۲۹۹) |
| از تعلق بے تعلق ساختی آسمان را خود معلق ساختی تہمت ناحق انا الحق ساختی شافع محشر مصدق ساختی | خوشبخت را چون تو مطلق ساختی موجود کون و مکان در مسکن نیست منصورے میان این ندا من چه گویم نعت بنییب گو | |
| (۸) | شکر حق صحوم عن سلام بو العلام منسک در سگ مشفق ساختی | (۳۰۰) |
| شہید تیغ نازم بے نیازی چہ شد اکنون بگو کنند نوازی کشیدہ در کنارم پاکبازی بصد جان گشتہ مملوک ایادی بود نار فراقت جان گدازی دل بریان طہید با سوز و سازی شنیدہ حال من بندہ نوازی | بہم چشمان غنختین سرفرازی ملایک سجدہ کردند آشکارا فدا سازم ہزاران جان بطفش ببین محسود را در عشقبازی چرا کردی ز بوم خویشتن دور خلیل با کجائی در فراقت ز شادی بر فلک زہرہ بقصد | |
| (۵) | درون کعبہ ہمہ بتخانہ جنتند کجا اے صحورفت آن جیلہ سازی | (۳۰۱) |
| از حقیض ارض براوج سما انداختی | مشت خاکم چون غبار در ہوا انداختی | |

| | | |
|--|--|-------|
| <p>بر رخ خود پردہا چند از جیب انداختی از جواب آن زمان اندر بلا انداختی ز لاله در زویش از دست دعا انداختی</p> | <p>پو العجب صورت بداری تا نبیند چشم غیر عاشقان را سر ترا شد خنجر شور است ز راه مسجد نشین این شیوہ تسلیم نیست</p> | |
| (۵) | <p>نیست واجب شکل ممکن صحومی بنیدعیان خود ز دست خود حجاب خود نما انداختی</p> | (۳۰۲) |
| <p>مستم ز باده خویش خار کسی شوی یار کسے شوی و نگار کسے شوی گل در چین کسی و بهار کسی شوی عاشق کسی شوی و غمناک کسی شوی</p> | <p>مار آملش دست و یار کسی شوی بر مرکب وجود سوار کسی شوی چون چوب خشک خار وجود است خار خار هر گل خیال خام و بهیوده پخته است</p> | |
| (۶) | <p>اے صحوبین کہ در ہمہ اعداد واحد است اعداد صد هزار شمار کسی شوی</p> | (۳۰۳) |
| <p>پر رویے ریمئے جفا جوئے دل آزاری نہ چون تو ناز فرمائی نہ چون من ناز برداری جفا کم کن نیک گویم بحال من ستمگاری بت عابد فریبے کج کلام ہے شوخ و مکارے کہ منزل پیش بیدار نہ مجبورم خمارے</p> | <p>بیا بنشین یک ساعت ندیدم چون تو عیاری تو اندر حسن کیمائی من اندر عشق کیتایم بن تممت عبث کردی ترا صد فرین العیشق رہو داز دل خشکی بانی رہو داز تن تو انانی درین امرے پریشانیم چه تدبیرے بجا آورم</p> | |
| | <p>چنین تقدیر من است ایکہ فردا سر خرو باشد</p> | |

| | | |
|---|---|---|
| (۵) | بسرے صحوے آیم راکش بہروری | (۳۰۴) |
| <p>شود زنده دل مرده نجاتِ دو جهان یابی نشان بے نشان سے دن این بزمین یابی رفیقِ عالم بالا شفقین لامکان یابی ہمہ خواہان وصلت از زمین تا آسمان یابی</p> | | <p>بیا در کوچہ خواجہ حیات جاودان یابی تلاش روز و شب و اسکہ در دیو رحم کردی اگر تو بشکنی از دست ہمت کویستی را ز تبدیل صفات خود صفات اللہ شود حاصل</p> |
| (۵) | <p>چرا سے صحوے گلینی کجا رفتند آن یاران کہ ہر یک سر و قد اندر حریم گلستان یابی</p> | (۳۰۵) |
| <p>خلق حیران در تماشای ہست ہیشا رہے دم نہی زد جز انا الحق گرچہ بردار اسے ہر زمان در ہر مکان خود گشتہ اظہار ہے ہرچہ آید در نظر را و عین دلدار اسے</p> | | <p>در رو و عالم آشکارا خود نمودار است ہے ماندا اگر ثابت قدم ہے دل کے منصوبہ می شناسد یار مارا کس درین عالم بگو حفظ باید در مراتب تا بقرب شہ شوی</p> |
| (۴) | <p>مانتی گویم دگر گویم صحوے انکار ما کفر آید در شریعت ہست تقرر اسے</p> | (۳۰۶) |
| <p>بعالم شورش فرازید کجا شدراہ نابودی شدم چون سبلِ غلطان چو دیدم شان مجبوری رخت چون آئینہ اللہ ندیدہ چشم سردی</p> | | <p>بیا مطرب سرا شعرے بخوش الحان داؤدی نمن مجبور و مختارم علاجِ حیات ہے و اعظ بجمل اور چون ابھل است اگر زلف صنم بیند</p> |
| | طواف میکا ہے صحوے بادل صافی | |

| | | |
|--|---|---|
| (۵) | پے بیت سماع اینجا کتم تعیس مسعودی | (۳۰۷) |
| غافل ز سمت خود و اللہ جہودائی برخال و خطا خوبان بوجہ تو شبیهائی اینجائی و اینجا حقیقہ حقاکہ توہر جالی لے آنکہ جمال خود بی پردہ تو نمائی | | دیروز نبودی تو امروز ہویدائی * ہر دم دم واپس بین ہستی اگر انسانی از ذات محیط تعیس مران و پریشانم دل صاف کتم ہر دم حقا کہ ترا بینم |
| (۵) | شہ صحو کمینہ را دیدار کجا حاصل یکتاست جمال تو در عالم یکتائی | (۳۰۸) |
| ظہورے ز حوا آدم نبودے دلاگر بچشمان من نم نبودے در اینجا بجز خویش آدم نبودے بزلفت یا ہش اگر خم نبودے | | اگر من بنوم خلد ہم نبودے شب ہجر بگریستم خون خالص کجا روح اعظم کجا فیض اقدس کسے پائے بند سلاسل نگشتی |
| (۵) | وجودیت موجود لاشک فیہا چہ میگفت صحو او چو ہمدم نبودے | (۳۰۹) |
| نوازش خلعت بی عجب تکریم میگردی بعلم اولین و آخرین تعلیم میگردی باستعداد دل عیان اگر تقسیم میگردی تا شاد دیدن جانان مرا تقدیم میگردی | | سریر مملکت دل را بمن تسلیم میگردی چہ میگویم ملائک تا زیانہ خور دلا بعلم کسی کامل کسی جاہل کسی محرم کسی مجرم بسربار گر انامیہ بر اہم پائے می نغزد |

| | | |
|---|--|---|
| (۶) | تو تہا کے لاف میگوئی کہ میگویم ترا جاہل شناس اے صحو قدر خود ز حد تعظیم میگردی | (۳۱۰) |
| دشت و دشت بدو چاک گریبان مدد عین اعیان مدد و واجب امکان مدد چوب دارے مدد نخل بیابان مدد دربت سبز قبارشک گلستان مدد حضرت عشق بکن در رہ پنهان مدد | | فصل گل آمدہ اے شوق بیابان مدد نشمیم یرم مگر بوئے وجودت ہرگز میز غم مثل جس بانگ انا الحق ایل حسن یوسف توئی و خضر رہ عشق توئی نعرہ گرزیم از دو جہان ہوش بزم |
| | میروی صحو درین راہ تو آفتان خیزان بینوایم بحب را حضرت بریان مدد | (۳۱۱) |
| من ناظر حقیقت از من حجاب تاک واشد یقین بختیم موج و حجاب تاک این دولتت یکجا مثل شراب تاک | | وائے بروئے ذاتم اسما نقاب تاک دریاشدم بدریادریا حجاب تاک معتشوق سرفرازم من عین آن نگارم |
| (۵) | پختہ نشد دل من خامی ہنوز باقی از سوزش جھارت بوئے کباب تاک | (۳۱۲) |
| راحت جانم توئی جانم توئی عاشقان را دین و ایمانم توئی مخفل آرا اگر چه مہمانم توئی ❀ | | درد با دارم کہ در مانم توئی مرثم یا یو العدا یا یو العدا کس نمیداند کہ بیما کون ہے |

| | | | |
|--|--|--|-------|
| مخفل آرا گر چه همه نام توئی | | راست گویم ز ابد کج قسم را | |
| (۴) | راز پنهان میکنم تا چند صححو اشک بریزان چشمم گریام توئی | | (۳۱۳) |
| که کف در آن رخ نه فرارم ز روز نهول چهلانی ز لیخا و آریس لرم لبشقی پوست ثانی عزیز خویش خود گشته پیرشان شد پیرشانی | | بکار عزیز گردانم نیدانی بسناوانی نه از نام و نشان او مرا علمت و آگاه هی دردی برخاست گر جمعیت خاطر شده حاصل | |
| | اگر داند بصدق دل تعیین شد صححو حاصل بگوید زمان زمان یارم رموز اعظم ثانی | | |
| | حمسه | | |
| همه در عشق تو پویان تمامی به بشوقت جان بلب آید تمامی | | عرب باشد عجم هم در عنلای بعالم شد طفیناش انتظامی | |
| | که خم خم یا حبیبی کم ثانی | | |
| نگنزه زلف بشکین تو گلپوش عمامه بر سر و جامه بتن پوش | | ر بوده فرقت از جهان من پوش فدای منم کن چشم من کوش | |
| | لبق در سر و و بر خ ماه ثانی | | |
| توئی بر صغیر دوسرا عبارت | | گدایم اے شه عالی امارت | |

بساط ویدہ فرسش انتظارت

اگر آفت قد گم بر حصارت

قدم نہ بر سرم وقت خرامی

مقام شیرب و بطحائے پاکت
فدا جان و دل پر پائے پاکت

شبے بر عاصیان بلجائے پاکت
ہزاران بر رخ زیبائے پاکت

بمگ ماشود جانت گرامی

رسول دابنیا در شوق رویت
ہمہ پیغمبران در جستجویت

شدہ حیرت نزون در راہ کویت
بقید جاہ الفت مہلبویت

نہ دنیا را نہ عجبی را تمہامی

محبت یار تو جب اوید دارد
ہمہ عالم ز تو امید دارد

ہمہ اشعار من تمہین دارد
نہ جز تو صحو جائے دید دارد

نگواے ماہ من محو کہ اے

نظم مختلف

اے عیسیٰ من بیکیائی
از بھسکہ در برم بنائی

جانم بلب آمد از جبرائی
ابد دست چرا تو بیونائی

آخر تو بگونه یار مائی

جامہ ہستی دریدہ چون بلب پیمانہ نعت

زاہدے پوشیدہ در شب برد میخانہ نعت

در کفے بادے نگیند محتسب دیوانہ رفت

پندرہ سو سے ندید ہے پرستان را مگر

دیگر

ہمچو منصور این زمان در سلسلے میزند
سلسلے عالم سے عاشق بناحق میزند
کے بودا کہ کسی تیغ مسلوق میزند

گرچہ ہر لحظہ دلم بانگ انا الحق میزند
پیش سے آرزو شرع گرچہ بشرع بہ گفت
صد ہزار ان خون عاشق روز شب زیر فلک

دیگر

گشت رسو اور دو عالم از مذاق خوشنشین
کاندین فانوس روشن الحراق خوشنشین

بیقرار از خود شدم اندر مذاق خوشنشین
شمع میل روز و دو آہ من تا صبحدم

دیگر

تمنیت با دو لاد صفت تمام است شب
محتسب با وہ خور و سجدہ حرام است شب

منزل عشق دلارام تمام است شب
ذوق آن با وہ دو آتش با قیمت شمار

دیگر

گفتم سے شاہ شہید کر بلا

یک شبے من با حسین اندر ملا

گفت لا اله الا الله لا

سیدان واقفی نسل تو اند

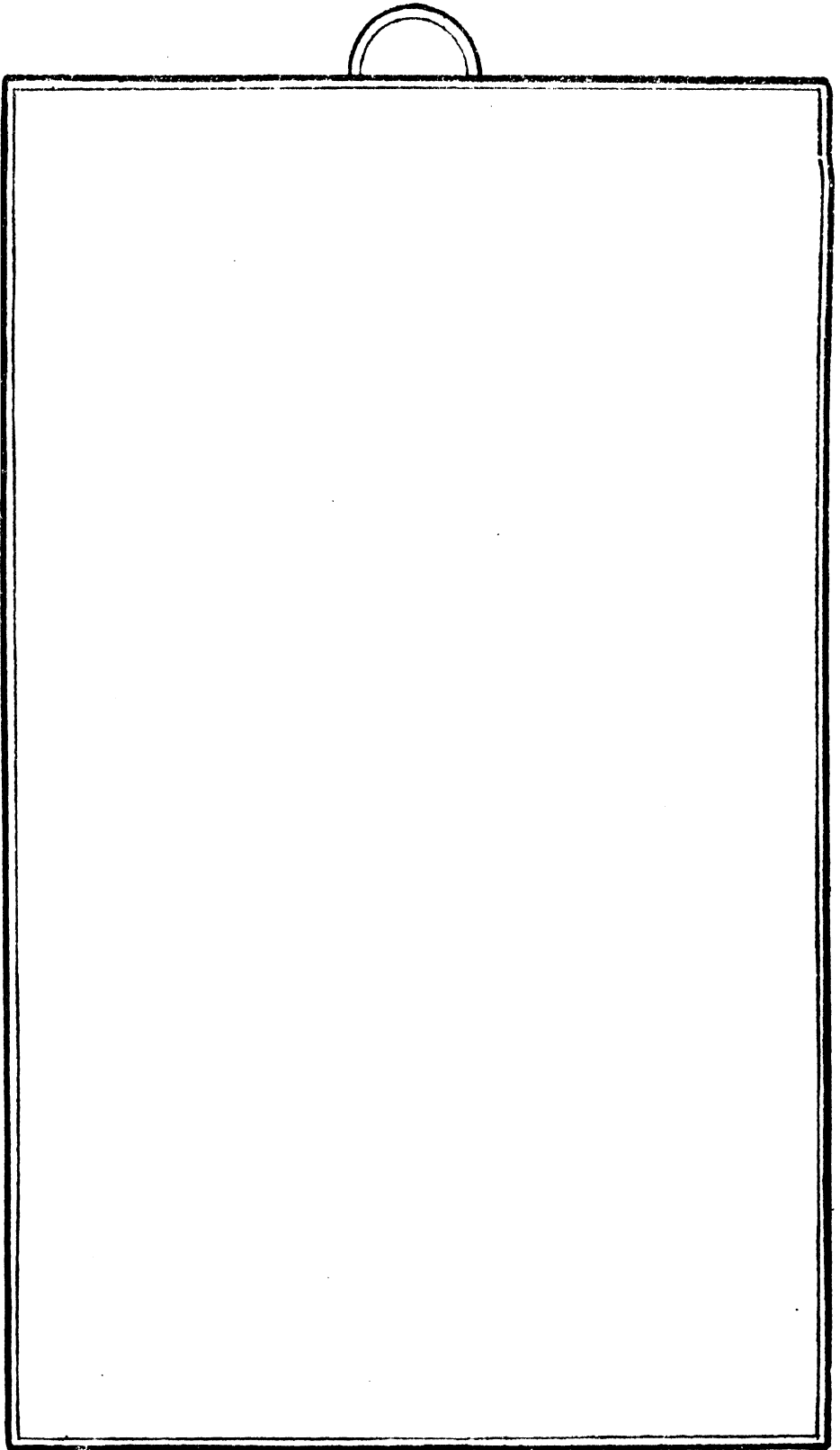
دیگر

اندرین یک قطره دریا دیده ام
بر سر بازار رسوا دیده امبحر وحدت گم شد از در جان من
عاشق شیدا ئی تو شد بیقرار

دیگر

چشم حریمان پیش من میم که چون بچایند
با این همه جور و جفا لطفی نماند
خانه بدوشم هر شب بس منزل ویرانه شد
وقت سحر کردم دعا در عالم آسمان شداز جانب پیر مغان جاگیر عطا میخانه شد
گر صد زبان باشد مرا شکرش ادا بنودین
من راهی ملک عدم و خوابم از کجا
از سوز آه و ناله ام حیران مانگ گشته اند

دالخی ک ک ک ک ک



وَلَقَدْ آتَيْنَاكَ آيَاتِنَا فَكُنْ أَكْفَرًا

الحمد لله که دیوان بحر عرفان عمده الاولیا قدوة الصغیاء وقت سمرالاهوتی کاشف الایمان
ملکوتی منظر جمال محمد مصدک مال ذوات بود حضرت آقا محمد باقر نقشبندی ابوالعلائی قدس سره

الموسوم باسم تاریخی

دقیرت

۱۳۵۳۲

المعروف به

دیوان صحو

اردو

حصہ دوم

حسب نیازت علی پیکار فی فضل آیت سبحانہ تحقیق عازمان و تفریق آشیانی از مردم معرور من کج حقیقت
عند رقیب نشان بود صلائی برافش جان حسی حقا اینک تیر خندان صحو کلام لایزال کرم شمشیر زیادہ التوحید
کرد رگبری مالک محروسہ کا نظام جیتا بود کن خط دل و دل و سلطنت

اہتمام ماخذنا من فضل الدین پور
ابوالعلائی سیٹھ پر پریس کرہ مین جہا پاکیا



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

رویت الف

(۱) قَالَ قَالَ سَلَّمَ سِرًّا الْعَزِيزِ فِي تَوْجِيبَاتِهَا (۴)

مثل خورشید تجھے کون و مکان میں دیکھا
رنگ پیرنگ ترا کون و مکان میں دیکھا
کو بہ کو برسیر بازار دکان میں دیکھا
نمک آمیز زبان تیری زبان میں دیکھا
زار عاشق کو تے خلد و جنان میں دیکھا

تیرا ہمشکل نہیں یا رجان میں دیکھا
ہو کے نے نام نشان پیش ابلے پیارے
جسکو تو ڈھونڈ رہا ہے وہ تے پاس ہی ہے
یون تو ہرا کے نے کیا وصف سرا پاتیرا
بعد مرنے کے بھی آرام کہاں او کو نصیب

(۵)

آپ کو آپ نہیں دیکھ لیا جب تک صحو
بے مزار زندگی کو لاکھ جہان میں دیکھا

(۲۱)

ہوا جو عاشق تمہارا اصنافِ خواب مطلق حرام سمجھا
سب سال اپنے کو پڑھ تو قرآن بگڑ رہا ہر عیبت تو زاہد
نماز مقبول کیوں نہیں ہو جو جوع دل سے ادا کر جسے
ہویش نشاہی کی میسے دلینغ برسانی ہی مجھ کو مطلب

یہی ہیں آنا زعفران کے کلام حق لا کلام سمجھا
نہیں ہے سہین خلاف قبلہ جو میںے دلو نام سمجھا
جنگیا گار دن کو جس گئی ہی میں کوع و سجدہ قیام سمجھا
نہیں ہے صہا کسی کی بیرو میں جام جم کو غلام سمجھا

(۳)

جہان میں ہر جا چکو آسا جگر حورو و کا جل رہا ہے
ہے صححو صاحب تہا کے منہ کو چور شکاہ تمام سمجھا

(۶)

دور دل سے جب خیال ماسوا ہونے لگا
محفل آرا جب مذاق بوالعلا ہونے لگا
گوش زد یہ کب ہوا عالم میں اسے پیر مغان
منہ دکھانے دونوں عالم آئینہ پید ا گیا
یار کے دورہ میں مجھے شہر کا ہر بادہ کش

سامنے پردہ اٹھٹا کر دریا ہونے لگا
خاکساری میں غرور کبریا ہونے لگا
میں سے تو اور تو سے میں یہ تذکار ہونے لگا
شخصِ ظاہر دو سرا میں دو سرا ہونے لگا
پھوڑ کر جام و صراحی پار سا ہونے لگا

(۴)

وہ جو تھانا آشنائے صحو تیر کیا کون
بعد مدت رفتہ رفتہ آشنائے ہونے لگا

(۷)

جھکے تے میں گھر بیٹھی دشمن اونکے جو بن کا
نہیں کافر تہ میں مومن نہ جانے اوڑین جانوں
وہی دل میں سما یا ہے میں بہتر ہوں اسو کلوم
کمان سے وہ کمان آیا عجب کچھ نہنگ کھلایا

ملا ہے آئینہ ہکو سکندرقلب روشن کا
سہر بازار کمدون ڈنہنیں شیخ و برہمن کا
نہ وہ کافر نہ مومن دوست سے میرے لڑکین کا
تاشہ دیکھنے آیا جہان میں اپنے گلشن کا

| | | |
|--|--|------------|
| <p>دھوان چھایا ہوا ہے ہر گلی میں آہ و شیون کا کہ یہ سینہ مرا نجینہ ہے اس شوخ پرفن کا</p> | <p>سراخ اوسکا نہیں ملتا کمان ہے یار ہجوی کوئی سمجھے تو کیا سمجھے کوئی دیکھے تو کیا دیکھے</p> | |
| <p>(۵)</p> | <p>پس دیوارِ جاناں دفن کرنا صحیح مضطر کو کہ پہلو میں دلِ مضطربے کشتہ اونگی جتوں کا</p> | <p>(۵)</p> |
| <p>ہم کیا کرتے ہیں دونوں ہی میں دشمن اونکا نام لیوا نرہا شیخ و برہمن اون کا آگ لگواتے تو سے دیکھے جو جو بن اونکا لا مکان میں ہے وہ کس واسطے مسکن اونکا</p> | <p>جان تو رام ہوئی تن ہوا بچھمن اون کا تن تنہا ہوں اکیلا ہوں قیامت سے قریب جو صدرا ائی آنا اللہ کی شجر سے نکلی خود ہی کہتے ہیں کہ شہرگے قریب آپ کے ہیں</p> | |
| <p>(۵)</p> | <p>ڈھونڈتا ہے جو تجھے ڈھونڈ لے اپنے سے واپ خاکساری میں ملاحظہ کو مخزن اونکا</p> | <p>(۶)</p> |
| <p>شبلی ہے کوئی اور کوئی منصور جہان کا موجود ہوا کون ہے بے نام و نشان کا جو طالب دینا ہے بیان کا نہ دبان کا ہے محرم اسرار وہی کون مکان کا</p> | <p>خورشیدِ سماوات ہے ہر ذرہ بہان کا بے نام و نشان کہتے ہیں اور سب کے مندرہ کچھ لطف نہیں جینے کا بے معرفت یار کیا جانے کوئی مرتبہ عشاق کا یار و</p> | |
| <p>(۴)</p> | <p>بلبل کو سنا تھا خبر بلوغ میں صیاد گالچین ہی ہے لے صحیح کوئی بلوغ جہان کا</p> | <p>(۷)</p> |
| <p>جان پر اپنے نبی ہے وقت ہے امداد کا</p> | <p>کس طرح چھوٹے گا چھادو ستوجلا د کا</p> | |

| | | |
|--|--|------------|
| <p>کھیل تم لڑکوں کا سمجھے صید ہے صیاد کا ہے نہایت تنگ عرصہ عالم ایجاب کا</p> | <p>آرزو میں اک ہمالی سینکڑوں ہی مر گئے کیا کرے دنیا و دین میں جستجو بچا پڑوں</p> | |
| <p>(۵)</p> | <p>صحو مرغ دل پہ آف دانہ ہے مطلق حرام تھا لکھا قسمت میں میری کیا گلہ صیاد کا</p> | <p>(۸)</p> |
| <p>گلہ کس سے کون جہان میں تیری ہونائی کا ہوا زاہد کا بھی شہہ جہان میں پارسائی کا ازل سے ہے ہمارا اونکار تہ آشنائی کا زمانہ آچکا جانان تمساری رونمائی کا</p> | <p>قیامت سا گزرتا ہے مرا ہر دم جدائی کا نہیں چھوڑا ابھی تک دختِ رز کو گھر میں کھٹا قدیون کے کسمانے سے نہیں نقصان کچھ بگا کر کے کب تک اب پردہ ہمیں تم یہ تو بتاؤ</p> | |
| <p>(۸)</p> | <p>ہے یہ تم کا کیسا صحو دیکھو گفت گواو کی جہان میں گرم ہے بازار ماو کی خود نمائی کا</p> | <p>(۹)</p> |
| <p>ہوا ہے خوب ہی درشن کسی کا چرا لائی ہے دل چیتوں کسی کا کہ باز یگاہ ہے آنگن کسی کا ترے کو چومین ہے مدفن کسی کا پتہ دیتا ہے یہ مسکن کسی کا ملا ہے خاک میں جوین کسی کا تجھے ہے یاد بالا پن کسی کا</p> | <p>نظر آ یا رخ روشن کسی کا نہیں ہیں بے سبب نیچی نگاہیں نہیں رہنے کے وہ خلوت کے اندر ذرا ٹھکرا کے جانا جاتے جاتے کوئی اس جائے شاید آ رہا ہے نکلتے ہیں جو گل بوئے نمک کر جو پنسا کان میں بالایہ بولا</p> | |

| | | |
|---|--|------|
| (۵) | جسے دیکھا اوسی کا دست پایا نہیں اے صحو وہ دشمن کسی کا | (۱۰) |
| جسے دیکھا جہان میں مینے اپنا آشنا نکلا کھلایا جب غنچہ بستہ تو میرا اعدا نکلا جسے عاشق سمجھتے تھے وہی اب لڑا نکلا بروز حشر بولین گے سلام بوالعدا نکلا | کیا تحقیق عالم میں نہ کوئی دوسرا نکلا پھر ادھر و حرم میں مین نہ پایا کچھ پتہ اوسکا غلط فہمی کو کیا بولوں ہو معلوم مدت میں مجھے دیکھو نہ تم چشم حقارت سے مے صاحب | |
| (۵) | کیا صحو اوسنے یہ اچانہ رکھا آپ کو بانی صنم نام حنرا دلبر تمہارا باخرا نکلا | (۱۱) |
| چاہ سے یوسف گم گشتہ زینا نکلا آج کس دہوم سے ہے تاویلی نکلا جوش پر جوش ہو اسی نہ سے دریا نکلا رنگ تبدیل ہو اداع سویدا نکلا | شہر میں شہرہ ہو اپنا پرایا نکلا کہر و جھون سے کوئی میری زبانی اتنا کس قیامت کا پانوح سا طوفان ہوا قلب سے کام تلخ کا اڑا جاتا ہے | |
| (۵) | دونوں عالم میں نہیں صحو کوئی اوسکا نظیر سب حسینوں میں حسین شاہد کیتا نکلا | (۱۲) |
| آپکے در کا گدا دین کا سلطان ہوگا وہی ناجی بخدا صاحب ایمان ہوگا سات پڑے میں چہا حضرت انسان ہوگا | کیا نہیں اوسکے لئے تخت سلیمان ہوگا صدق دل سے جو ترانہ شہید بردوش ہوگا آیا کس شان سے جامہ کو پہنکر پیارا | |



| | | | |
|--|-----------------------------------|--|----------------------------------|
| بات کتنا تو ہے سُہل اور سہجنا مشکل | | معرفت جسکو ہو وہ صاحبِ عرفان ہوگا | |
| (۱۳) | ایسے جینے سے مرے صحو ہے مزا منظور | (۵) | جو کہ دشمن ہے مرآپ کا دربان ہوگا |
| یار سے ملنا مراد کیسے کیونکر ہوگا | | کون سی بات سے رضی وہ ستمگر ہوگا | |
| بحر وحدت کے شادور کا خدا حافظ ہے | | کیا کنارے پر نہیں کشتی کا لنگر ہوگا | |
| طعن زاہد سے نہیں ڈرتے گنگار تے | | جسکے پدہ پہ دمان شافع محشر ہوگا | |
| بول اُٹھے گا ہر اک دکھینا ڈرہ ڈرہ | | اونچ پر جب وہ مرا شمس منور ہوگا | |
| (۱۴) | بجیبرگر سے ہو کچھ تو خیر لیجے صحو | (۵) | کون ٹھپا ہو اس بندے کے اندر ہوگا |
| مقام لی مع اللہ ہے امام شاہ قاسم کا | | مسح وقت سے خادم سلام شاہ قاسم کا | |
| بشر کو کب یہ قدر ہے پر جبریل جلتے ہیں | | اشارہ کو می سجھے کیا کلام شاہ قاسم کا | |
| عجب جادو بیانی ہے عزیز دیکھا کون انکی | | عجب ہے دلر با چہرہ پیام شاہ قاسم کا | |
| سلامی کو تے باز ہے کڑے جن و شربت ہیں | | ادب سے ہیں بجالاتے سلام شاہ قاسم کا | |
| کوئی خالی مکان دیکھا کین سے۔ تو نہیں پایا | | کہ ہر گھر صحو ہے مسکن قیام شاہ قاسم کا | |
| (۱۵) در منقبت امیر المؤمنین علی ابن ابیطالب می سراید (۵) | | | |
| کیا تہہ ہو بیان جناب امیر کا | | خادم ہے جبریل مے دستگیر کا | |

| | | |
|--|--|-------------|
| <p>نام آپ کا عصا ہے صنیر و کبیر کا ہوتا نہیں دکن میں گذرا فقیر کا رکھتے فقیر دوست ہیں بستر فقیر کا</p> | <p>گرتے سنہل ہی جاتے ہیں اذنی سے جھکے ہی توڑی جائے نجف میں حضور ہم مال و زر کو خاک سمجھتے ہیں ہونو</p> | |
| <p>(۵)</p> | <p>کس کے فراق میں یہ فلک نیلگون ہوا جو صحو رنگ زرد ہے منیر کا</p> | <p>(۱۶)</p> |

وللہ قدس سرہ فی منقبت برہان لاصفیاء امیر سیدنا ابوالعلا

| | | |
|--|--|-------------|
| <p>کعبہ مجھ لیا ہے روضہ ابوالعلا کا تا ہونو دم پر حبلوہ ابوالعلا کا قدرت کا آستانہ کوچہ ابوالعلا کا بندہ بنا چکا ہے بندہ ابوالعلا کا</p> | <p>دل ہو گیا ہے جب سے شید ابوالعلا کا لازم ہے جانو لو احرام باند ہے جاؤ جائے صفا و مروہ صدر راہ عام پر ہے بیدام و بیدرمین خادم حضور کا ہون</p> | |
| <p>(۵)</p> | <p>کھوٹا کھرا برکھ لے ہے ضرب صحو دلیر چلتا ہے دو زبان میں سگہ ابوالعلا کا</p> | <p>(۱۷)</p> |

در ثنائے سلطان المذہب الہدی سیراید

| | |
|---|---|
| <p>ہر اک قلب میں ہے نقشہ معین الدین چشتی کا سمجھ میں آئے کب تیرے معین الدین چشتی کا</p> | <p>نیر روشن ہے وجہ اللہ معین الدین چشتی کا کلام کنت گنزا کا دو عالم ہو گیا شیدا</p> |
|---|---|

بنا پھر تاہوں متوالا معین الدین چشتی کا
گلے میں پڑ گیا مالا معین الدین چشتی کا

پلایا خم پہ خم ساقی شہرابی مجھ کو کہتے ہیں
مبارک شیخ کو تسبیح مجھے زناہ کافی ہے

(۵)

جو جی چاہے تراشاہ عنایت کی نظر کیجے
مسافر بنے صحو آیا معین الدین چشتی کا

(۱۸)

نہ بالا کیوں ہو رتبہ عاشقانِ بوالعلائی کا
ہے دیدہ محو حیرت میکشانِ بوالعلائی کا
یہ ہے رتبہ سزیرجہا نقتشانِ بوالعلائی کا
تصرف ہے جہان میں بندگانِ بوالعلائی کا
صحو ہے نام لیوا خادمانِ بوالعلائی کا

مکان ہے لامکان سب خاندانِ بوالعلائی کا
بے آبا و میخانہ ترا ساقی قیامت تک
تعب کیا ملائک گر کرین سجدہ خوشامد سے
تن مردہ کرین زندہ مسیح وقت ہیں ہر اک
کے کیا لیکے وہ جنت جو عاشق ادا کھلائے

(۷)

دلِ عاشق و عاشق

(۱۹)

دلِ عاشق کی تسکین کے لئے تحریر ہونا تا
منانے سے نہیں مننا او سے زنجیر ہونا تا
ادب سے کہیں نہیں سکتا بدلِ تقدیر ہونا تا
پسندِ خاطر نازک او سے نچیر ہونا تا
ہمارے قتل کو پیارے تری شمشیر ہونا تا
گداز دل سے اب آخر مجھے اکیس ہونا تا

وصال یار کی قاصد کوئی تدبیر پڑتا
جنون کا سر میں ہے سودا کہ یہ تدبیر بہتر ہے
وصال یار تہا دم میں ہے بیرون برسِ غافل
سوائے آہو دل کے شکار ایسا کمان بہتر
گلا جلا دگر کاٹے قیامت تک نہیں کٹتا
جنوں سے کہو کوئی پریشان حال پھرتا ہے

| | | |
|---|---|------|
| (۵) | فلک گردش پر گردش سو برس آصحو اگر ارے کوئی ایسا ہوا پسہ براجمان میں پیر ہونا تھا | (۲۰) |
| جبتک کہ مسیحا مر اہدم نہیں ہوتا اب مجھ کو کوئی لاکہ کے عم نہیں ہوتا معلوم رہے آپکو آدم نہیں ہوتا غزہ کا تمہارے کوئی محرم نہیں ہوتا | آزار محبت کا الم کم نہیں ہوتا اوس بت کی محبت کا پرتا رنادل اوس بار امانت کا اٹھانا ہوا شکل اغیار جمع رہتے ہیں محفل میں تو کیا ڈر | |
| (۵) | جاہت میں تمہارے ہوا بدنام جان صحو اب غیر کے فقروں سے وہ برہم نہیں ہوتا | (۲۱) |
| یَوْمَ مَنُونٍ بِأَلْغَيْبٍ پرنشیدار زمانہ ہو گیا مفت میں بیٹھے بٹھائے دل نشانی ہو گیا دوست سب دشمن ہوئے اپنا بگاڑ ہو گیا مجھے یوسف کا تو حواہان سب زمانہ ہو گیا | جس نے دیکھا آپ کو صاحب سیانا ہو گیا ناوکِ مزرگانِ جانان کا ستم میں کیا کمون جب سے دیکھا یار کو قابو سے دل جانا رہا یوسف مصری کی عاشق اک زلیخا ہی فقط | |
| (۵) | چار دن کے واسطے کیا صحو آ یا سیر کو عالمِ ایجا دمھکو قید خانہ ہو گیا | (۲۲) |
| زبان بیان گنگ سے پیسے ساؤن میں تہیں کیا گیا ساتے عاشقوں کو ہو جاؤن میں تہیں کیا گیا جو آئے تو تماشے کو دکھاؤن میں تہیں کیا گیا | منے جو عشق میں دیکھے دکھاؤن میں تہیں کیا گیا جفا پرہیز کر باند ہے نہیں لیتے خبر اونگی نہ آئے جیتے جی ہرگز کہہی وہ گور پر میری | |

| | | |
|--|---|------|
| عجب میں رنگ کھلاتے تباؤں میں تمہیں کیا گیا | کسین گل میں کسین بل کسین خود باغبان ٹھیرے | |
| (۵) | سخی ہے صحو کا ساقی ہے آباؤ بیخا نہ شراب وصل گوناگون پلاؤں میں تمہیں کیا گیا | (۲۳) |
| میں دل سے پوچھا تو تہس کے بولا خودی رسا دوں کجاں ٹھیرا ملائے میں ہو خاک میں وہ غضب نہیوں جلال ٹھیرا ثبوت علمی قرار پڑا جلی سے جان پڑیاں ٹھیرا جو کہہ کہہ دیکھتا تہا ہنہ پارے وہ خواجہ بھائی ٹھیرا | فراق کتا ہے بڑا یہ پری سے ملنا محال ٹھیرا سرا پا ملو ہے نوراؤ کا دو عالم عکس جال ٹھیرا لگے تعین میں کیسے کیسے اٹھا کے بار مجھ آئے مٹے جہان کے طلسم سارے نہ غیر آئے نظر میں کوی | |
| (۵) | ذرا ہی سہن نہیں ہے کچھ رشک میں صا کتا ہوں بڑ میں اٹھا کے گونگٹ پری کو دیکھا یہ صحو اپنا کمال ٹھیرا | (۲۴) |
| ستم یہ کیسا فلک دکھایا کہ لڑ جھگڑا کر ادھر تہ آیا حسین دیکھے جیل دیکھے کوئی ہی تہسا نظر تہ آیا جہان میں اٹا حساب دیکھا یقین زد بشر تہ آیا دلا ساعاشق کو یوں ہی دینے کبھی دکام سے تہ آیا | زرتادل ہے میان پہلو مرادہ رشک قرنہ آیا خوشی سے لے دو تو ہر تہم ذرا غ حشر کا لچا تہم ہوا ز تحقیق اونکو ہرگز ہزاروں پرتے ہیں جہت میں ہے ایسے جینے سے موت ہر یقین ہوتا تو ہر جہت | |
| (۶) | خبر لے تو صحو جلد اپنی فضیحت عالم میں ہو رہا ہے تو سو رہا ہے کہ جاگتا ہے گنہ سے اب تک حد نہ آیا | (۲۵) |
| مجھ پہ افسوس کیا ہائے ستمگر کیسا کوئی کہتے ہیں کھڑے ابرو کا خنجر کیسا | خاک میں مجھ کو ملا یا بت کاف کیسا ایجان کوئی ہے کوئی ہوئے میں بسمل | |

| | | |
|---|--|------|
| <p>بعد منے کے مری گورپہ محشر کیسا زنگ ہیرنگ، ہر رنگ میں دلبر کیسا تیری ہر بات میں پوشیدہ ہے نشتر کیسا اوس مصوٰر کا تصور ہے مصوٰر کیسا</p> | <p>کدو یارون سے کہ خاموش رہو تاتاہون میں او سے جانتا ہوں جسے ستایا ہو مجھے زخمِ دل لاکھ چپاے سے کہیں چپتا ہے یار ہر گز مین ہے جون آئینہ تصویر نسا</p> | |
| (۷) | <p>آپ پردہ میں چپا مجھ کو کیا ہے ظاہر صحو بد نام کیسا شوخ دلاور کیسا</p> | (۲۶) |
| <p>چوڑ لبّ لبّ تو آشیان اپنا عذر کب تک یہ دوستان اپنا رشکِ فردوس ہے مکان اپنا بھولا بیٹھا ہے مہربان اپنا حال ابتر ہے جان جان اپنا کل مقرر ہے امتحان اپنا</p> | <p>شکوہ کرتا ہے باغبان اپنا مرضِ منصبِ ادا نہیں ہوتا آج تشریف یار لایا ہے رات سے منتظر ہوں در پہ تے اب تو آج سہلے خبر میری رو نمائی تہرا رپائی ہے</p> | |
| (۵) | <p>شکل مہوہوم پر ہوسے نازان صحو اچسا انین گمان اپنا</p> | (۲۷) |
| <p>ہم ساتھ لئے پرتے ہیں مطلوب ہمارا بے پردہ یہ ہونے کو ہے یعقوب ہمارا منصور سے ہے سلسلہ شہوب ہمارا</p> | <p>کیا پوچھتے ہو زاہد اسلوب ہمارا یوسف کو خبر کیجئے اس حال سے لشد بے کیفیت کیف ہوں تعجب ہے تمہیں کیا</p> | |

| | | |
|---|--|------|
| ہے بختِ رسا ان دنوں کیا خوب ہمارا | دینا کی نہ خواہش ہے نہ عقبی کی تمنا | |
| (۵) | کچھ چل نہ سکا زور نکیرین کا اے صحو غالب ہی راجہ زبرد مغلوب ہمارا | (۲۸) |
| ہے روزینا دیکھئے اقسام کا جھگڑا دیکھا نہیں جاتا مسح و شام کا جھگڑا کچھ کہہ نہیں سکتا میں دل آرام کا جھگڑا ہرگز نہ سنو عاشق بد نام کا جھگڑا | کیا چھپے پڑا میرے یہ اجسام کا جھگڑا زلف و رخِ جانان کا تصور ہو جسے قصہ ہے بڑا طول مگر عمر ہے کوتاہ جادو کا اثر کرتا ہے مر جاؤ گے سُنکر | |
| (۷) | بے نام و نشان ہو تو ابی فیصلہ ہو جائے اے صحو لگا رکھا ہے کیوں نام کا جھگڑا | (۲۹) |
| میرا آرام گیا وہ نہ ستانا چوڑا یا رکھا مجھے ملا صبر کا کوڑہ پوڑا گہ گہ دیت جا چٹمٹ مجھے توڑا توڑا گھر مرادیکہ کے وہ دور سے باگین ہوڑا ہرگز اس عشق نے جیتا نہ کسی کو چوڑا جب ملا ایک کو لگا غیب سے آکر کوڑا | کس بلا نوش نے یہ رشتہ لفت چوڑا دل کو بچپن کی آنکھیں دکھا کر پہلے دے لئے وصل جو کچھ بھی تجھے دینا ہوئے کیا خطا مجھ سے ہوئی کچھ نہیں معلوم ہوا کچھ مہیا کا بیان پر نہیں چلتا چارہ شور و غل کرنے لگے سُنکے بلی کو میرے | |
| (۵) | عہد و پیمان یا یار نے دیکھو اے صحو پڑ گیا پر میں اپنے یہ ازل سے کوڑا | (۳۰) |

| | |
|---|--|
| لب پر زجام محفلِ مستان میں رہ گیا یاں جہتجو میں اوسکی ہی رہتے ہیں صبح و شام پچانتے نہیں ہیں ابھی تک وہ آپ کو وحشت کو میری دیکھ کے گہرا گیا ہے وہ | نقشہ عدم کا دیدہ حیران میں رہ گیا مخزن کسی کا حسانہ انسان میں رہ گیا جس گڑا ہی تو گہر و مسلمان میں رہ گیا دست جنون ہی چاک گریبان میں رہ گیا |
|---|--|

(۵)

ہرگز یقین نہ آئے گا عاشق کی بات کا
کیا صححو کو ہوا کہ نہیں ہاں میں رہ گیا

(۳۱)

| | |
|--|---|
| جیتا رہا جب تک کہ میں ہمتار باجور و جفا جب سے کہ آیا دہر میں ڈھونڈ آیا میں جا بجا ہوش و خرد بگم ہوئے باقی بھی اک جان ہے ہولہ ہون تیری یاد میں دونوں جہان کو یکساں | کس سے کروں فریاد میں حاکم تو میرا تو ہوا کب تک میں حیران یاں ہوں تہا نہیں تریا ہمت ہی بیٹے ہادی قابو سے دل ہاتا رہا پانا نہیں میں آپ کو نام و نشان تک مٹ گیا |
|--|---|

(۷)

رہ میں ملے غارتگر ان سب سے جانی بنگے
لایا تھا جو کچھ نقد دل اے صححو سب لٹ گیا

(۳۲)

| | |
|--|--|
| عاشقوں کو تیسے پیارے کفر کیا اسلام کیا دسبدم دینا چلا جا جام سے پر جام سے ایسی کچھ دیدی ہے ساتی نے شراب بخود کعبہ و تہخانہ میں شیخ و برہمن کیا رکھا روسیہ سے نگیٹہ نام روشن اور کا | مذہب و ملت کہاں کا تنگ کیا اور نام کیا تیسے میخوارون کو ساتی صبح کیا اور شام کیا مست ہیں پیر و جوان سب خاص کیا اور عام کیا وصل اوسکا چاہئے بس قصر کیا اور با کیا یہ تو فرمائیں مجھے پیر مغان انعام کیا |
|--|--|

| | |
|--|---|
| تہمت گندم لگا کر کر دیا بدنام کیا | سجدہ سب ملکر ملا کرنے ہے آدم کو کیا |
| (۵) | <p>دو نون عالم میں نہیں ہے کوئی صحوا اسکے سوا ڈھونڈنا پھرتا ہے کس کو کام اور ناکام کیا</p> |
| <p>وہ جو ہر ذاتی کہی پیدا نہیں ہوتا کیا کیجئے اس دل کو مصفا نہیں ہوتا اس قطرہ کا ہمسر کسی دریا نہیں ہوتا اس رمز سے آگہ کوئی حاشا نہیں ہوتا</p> | <p>جب تک کہ میان مصقلہ کا انہین ہوتا ہر چند ہے رتبہ ہی پر اللہ سے کدورت نان دل سے مے اٹھتی ہیں سو موج معانی ہے میم میں احمد کے عجب راز و معما</p> |
| (۵) | <p>اللہ کا ہے شکر کہ اب فیضِ حسن سے اس صحو کا دل نائل دنیا نہیں ہوتا</p> |
| <p>جلایا عشق کی آتش نے اوس دلبر سے کیا کتنا میں راضی ہوں مقدر پر بت کافر سے کیا کتنا مجھے اپنا ہوا سایہ پر ہی پیکر سے کیا کتنا حقیقت حال عاشق کی شکم پرور سے کیا کتنا</p> | <p>تلاش یا زمین گم ہے دل مضطر سے کیا کتنا عجب حالت ہے کچھ میری نہ مڑتا ہوں نہ جیتا ہوں نہ باندہ اب ڈنڈ پر نقش اور نہ جا ملا کے کہنے پر وہ بدتر سے ہی بدتر ہے نہ جو جہین مذاق عشق</p> |
| (۴) | <p>نہ جا پوجا کو مند رین کہ دل ہے رام صحو اپنا جو تن بیت الصنم ٹھہرے تو پھر تپ سے کیا کتنا</p> |
| <p>میں فقط ہوں تری صورت کا دیو بیجانا ملک الموت کو ہوسے گا سزا نہ جانا</p> | <p>یا در کتنا ہمیں غم بول نہ جانا جانا آپ کی درد جانی سے میں مر جاؤنگا</p> |

| | | |
|--|---|-------------|
| <p>بدلے پانی کے لئے وصل پلانا جانا جائے مردم میری آنکھوں میں سما جانا</p> | <p>ہجر میں نہ رہے خون جگر پی پی کر چشم بد دور نہ غیروں کی نظر لگ جائے</p> | |
| <p>دستور یہ ہے کہ ایامِ اعراسِ اولیاءِ عظام میں مثل چادر گل کے پیکھا بھی آستانوں میں نذر کرے تہن اور چونکہ عشاق اپنے محبوب کی ہر چیز میں شیم جان پرور پاتے ہیں لہذا ایسے کسی موقع پر زمانے تہن (۵)</p> | | |
| <p>میں کربندہ نواز کا پنکھا شوق سے بے نیاز کا پنکھا پچگانہ نماز کا پنکھا شان پاک نیاز کا پنکھا</p> | <p>لیچلو کار ساز کا پنکھا خضر و الیاس کیکنے آئے حورین جہلتی ہیں سب مودبان ید قدرت سے لو بنا ہے بھیہ</p> | |
| <p>(۶)</p> | <p>کوئی کیا جانے صحو قدر اسکی تن انسان ہے راز کا پنکھا</p> | <p>(۳۷)</p> |
| <p>چل کے روضہ پہ مٹھے یار کے وار پنکھا لشدا محمد کہ اب سے راتا رو پنکھا دل یہ کہتا ہے کہ ہر بار پکارو پنکھا دمبدم ایک نیا اوس پہ پشارو پنکھا</p> | <p>نیٹی طرز کا امسال ہے یارو پنکھا سالہا سال تمہیں لانا مبارک ہووے موسم گل میں ہوا مجھے پر خوش خون وصل اوس یار کا منظور اگر تمکو ہو</p> | |

| | | |
|---|--|------|
| میری آنکھوں سے لگاؤ جو کما روٹ کھا | چشم نابینا ہر اک کہتی تمنا ہے یہی | |
| (۵) | حوریاں جہانگیرین ہن خست کے جہر کون سے صححو مہر و مدہ بنکے جو آیا ہے ستارو پنکھا | (۳۸) |
| واہ کیا خوب بنا شاہ حسن کا پنکھا کیون نہ وصل علی شاہ حسن کا پنکھا جب گر بیان پہ ہلا شاہ حسن کا پنکھا بن گیا جلوہ نما شاہ حسن کا پنکھا | جلوہ نور خرد شاہ حسن کا پنکھا اکور کہتے ہیں ہر اک جن و بیشتر اکھون پر شاہ فرہاد کے دامن کی ہوا آنے لگی قطب دین قبیلہ عالم کا تماشا دکھو | |
| (۵) | ہے یہی ماپنے پرے کی زبان پر سے صححو اب کے کیا عمدہ بنا شاہ حسن کا پنکھا | (۳۹) |
| اب صفالی ہو گئی جینے سے جی گھبرا گیا جان کی پردا نہیں پروا نہ گر سدا گیا اے سموم اب ٹھہر جا کیا ہاتھ تیرے آ گیا کیا معلوم اب تجھے پیارا نہیں سمجھا گیا | آئینہ میں کس لئے زنگ کدورتا گیا جل گیا ہون سے پانک شمع رو کے بیان خاک میزی اڑ گئی بنکر بگولے کی طرح مانتا ہر گز نہیں کہنا کسی کا خیر ہو | |
| (۶) | سرخ جوڑا شوخ پہنا سوئے قتل عزم ہے صحواب شاید ہمارے قتل کا وقت آ گیا | (۴۰) |
| کوئی شیرین کوئی خسرو کوئی فرہاد ہونا تھا کوئی بسمل کوئی گھائل کوئی جلا دہونا تھا | تراہ شکل عالم میں کوئی ایجاد ہونا تھا ہمارے قتل کا باعث ستم ایجاد ہونا تھا | |

| | | |
|--|--|-------------|
| <p>چڑھا منصور سولی پر مبارکباد ہونا تھا زبان پاک سے تھے تو کچھ ارشاد ہونا تھا دوئی کی قید سے ایدل تجھے آزاد ہونا تھا</p> | <p>ہوا شاگرد وہ پہلے جسے استاد ہونا تھا مسافر میں عدم کے ہم کرم سے کام لیجے گا بہانہ تھا وہ درپردہ خودی کو خود بھلا دینا</p> | |
| <p>(۷)</p> | <p>تو ہے مخنار جانان صحوک محتاج ہے بیچار پڑا رہتا ہے درپردہ او سے امداد ہونا تھا</p> | <p>(۴۱)</p> |
| <p>شہرگ سے قریب آیت قرآن میں آیا پوشیدہ جوتھالیں وہی میدان میں آیا اک دیدہ و دل اک جگر و جان میں آیا میں اپنے صنم خانہ ایمان میں آیا بشگفتہ میرے سینہ بستان میں آیا جو بید کہ منصور کے عرفان میں آیا</p> | <p>کب ہووے غلط وہ کہنا انسان میں آیا اللہ کے سوا کوئی ہے تحقیق جہان میں دیکھ ابرو خمدار و لب لعل و خط سبز ترغیب ندے مجھ کو کوئی دیر و حرم کی کہتے ہیں جسے دل ہے وہی خانہ توحید گر بید ہے ز اہد تو یہی بید ہے حق کا</p> | |
| <p>(۵)</p> | <p>حق ہے کہ تو ہی صحویہ دل ہے کہ تو ہی تو خود ذات سے اپنی دل انسان میں آیا</p> | <p>(۴۲)</p> |
| <p>لا اُبا لی جمال ہے اپنا یہ تو ادنیٰ کمال ہے اپنا مجھ کو دیکھو وصال ہے اپنا بیخودانہ تو حال ہے اپنا</p> | <p>بیخیالی خیال ہے اپنا مختلف صورتیں ہو میں چکھر سکر پاتک ہوں آئینہ خانہ کون سمجھے گارتبہ عالی</p> | |

| | | |
|---|---|------|
| (۵) | تجھ کو کیا ہو گیا ہے نادان صححو کچھ ہی آیا خیال ہے اپنا | (۲۳) |
| آپ اچھا رہا بد نام مرانا کیا کیا بُرا میں نے کیا وصل کا پیغام کیا آفرین جب زبہ دل آپ نے کیا کام کیا نام باقی زہاد کیسے گنم کیا | مفت بد نام مجھے عشق دل آرام کیا کیون ہوں تان کے بیٹھے ہوئے بند زوا مجھ کو فرصت ندیا کام نہ کوڑی کا ہوا کہیںچ کر نقش مرا خاک پر برباد کیا | |
| (۶) | صححو مدفن ہے ترا گوشہ میخانہ میں جیسا آغاز تھا ویسا ترا انجام کیا | (۲۴) |
| قابل دید کوئی ایسا تماشا تو نہ تھا کس کو میں غیر کیوں دوسرا آیا تو نہ تھا راز پوشیدہ کوئی مجھے چھپایا تو نہ تھا کوئی سُر بار امانت کو اٹھایا تو نہ تھا آپ نے مجھ کو کبھی دل سے بہلایا تو نہ تھا | آنکھ میں تیرے سوا یا رسما یا تو نہ تھا کون کہتا ہے کہ اغیار پہ کرتے ہیں نظر وہ تو محرم تمام کس لئے رو پوش ہوا باوجودیکہ ترا حکم ہوا۔ میرے سوا میں اگر بولوں تو بولوں مے صاحب مجھ کو | |
| (۵) | اسی حسرت میں دم لے صححو نکلتے نہیں اپنی چھاتی سے مجھے ہائے لگایا تو نہ تھا | (۲۵) |
| قسم تیرے سر کی ہوا ہے نہ ہوگا کہ وہ گرانی انا اللہ عجب کیا | بتا دو دو عالم میں ہے کون ایسا سزاوار ہے او کو جو کچھ کہے وہ | |

| | | |
|---|--|------|
| <p>سمجھنے کی ہے بات سن تو ذرا سا تصور حضوری میں رہتا ہے کسا</p> | <p>زبان پر سیلی انا مثل کھر ہے فنا و بقا سے گزر جائے اب</p> | |
| (۵) | <p>تو قطرہ سا اے صحو دریا میں گم ہو وہ ان کون خالق ہے ہر کون بندہ</p> | (۴۶) |
| <p>غریب بجز عمیق وحدت سراسر عالم جہاں کیا ہر اک بشر میں ہے گاؤ کا جلوہ اویسکا ہم نے کہا وجود سارے منزہ ہم نے دو عالم اوسکا خیال کیا عزیزو کسے کہا ہے تم سے جو ملنا اوسکا محال کیا فنا کے بیچے زمین کے اوپر جنابک میں جہاں کیا</p> | <p>اٹھا کے پردہ خودی گل دل سے جنابک تو جہاں کیا جو کل شے عیسیٰ طبول اولادہ ہو جو جانا ہم اوسکو جانا کلیم خود وہ کلام کرتا سمیع ہے صاحب سماعت ہو صاف آئینہ سخن اقبوب پڑھائیں کیا سمجھ لو اوسکو یہاں نہ کھشکروہاں نہ بڑھکر جہاں میں نہ کیا وہ ہر برابر</p> | |
| (۵) | <p>ولہذا قل س سرا</p> | (۴۷) |
| <p>پردہ اٹھا کے جلوہ تو ہر بار دیکھنا پہر دل کے آئینہ میں او سے یار دیکھنا یوسف کو لیوے کون خریدار دیکھنا لیلے کا ہو چکا وہ گرفتار دیکھنا</p> | <p>اے طالب جمال طلبگار دیکھنا ہر اک خیال کو تو ذرا دل سے دور کر معلوم ہو گیا ہے زلیخا کو اے عزیز لذت سے کیسی عشق میں جنوں سے پوچھے</p> | |
| (۵) | <p>ہم کو ملا یا خاک میں مختار ہے وہ صحو آیا نہیں میں آپ سے لاچار دیکھنا</p> | (۴۸) |

| | | |
|---|---|------|
| <p>کسی کا آشنا کوی ہوا تھا سوا میرے نہ کوی دوسرا تھا ہوا معلوم اپنا آشنا تھا ہمارے پاس ہی قبلہ نما تھا</p> | <p>مقابل آئینہ کے آئینہ تھا کری خانہ خرابی میری مستی کیا تحقیق جسم میں نے خود کو اٹھا دہو کا یقین کامل ہوا اب</p> | |
| (۹) | <p>کوی جانے نہ جانے مجھ کو عالم کہو کیوں صحیح کو پید کیا تھا</p> | (۴۹) |
| <p>جس کو دیکھا وہ میرا قاتل تھا حضرتِ دل میں میرا منزل تھا جا بجا یا میرا ناقل تھا سچ کہو کون تیرا حامل تھا ہوں میں ناقص سجا وہ کامل تھا کیا بڑا یا میرا فاضل تھا اب کہاں فخرِ علمِ عاقل تھا پھر کہاں فرضِ تانواں تھا</p> | <p>دل کسی پر نہ میرا مال تھا اسے سب سے میں گریزان ہوں پاؤں کس طرح سے کہاں میں اب آپ آئے نہ مجھ کو بلوایا کوئی بھرتا نہیں نظر میں مری رو بردا اسکے ہم ہوئے اُمّی سب گیا بھول اک توجہ میں جذبہٴ عشق نے جسے کھینچا</p> | |
| (۳) | <p>کسلے باندہ تے ہونجہر آپ صحوتیرا ایمان تو سب مل تھا</p> | (۵۱) |
| <p>ہے ایک ہی عاجز بخدا یا پیرِ بدی یا مرشدنا</p> | <p>کیا جانے بشرِ کچھ رتبہ ترا یا پیرِ بدی یا مرشدنا</p> | |

مولا تو مر امین بندہ ترا ہوں لکن یقین کچھ نہیں
غفلت میں پڑا مجھ کو سمجھا جو تجھے کچھ اور ہی

توحید کو نادان کب سمجھا یا پیر ہئی یا مہر شہنا
پردہ کو دہنی کے جلد اٹھا یا پیر ہئی یا مہر شہنا

(۵)

واللہ اقدس سرہ

(۵۱)

عیسیٰ سے ہی مردہ ترا زندہ نہیں ہوتا
جب تک کہ مجالی نہوں جلوہ نہیں ہوتا
کس منہ سے کہوں حالِ زنا کا اپنے
نخا تیر ملامت کا ہدف روزِ ازل سے

دم بھر کا ہے مہمان یہ چہسا نہیں ہوتا
ہر رنگ میں خود آپ کنہیا نہیں ہوتا
کچھ آپ کہو آپ کے کیا کیسا نہیں ہوتا
پھر کس لئے وہ آپ کا شہرا نہیں ہوتا

(۶)

شہر کے ہی نزدیک ہے قرآنِ بے صحو
کہتا ہے جہان وصل میں پردہ نہیں ہوتا

(۵۲)

میں خاک کفِ پاہی نہیں یا رہوں تیرا
جی چاہا سو کہتے ہیں مجھے ہندو مسلمان
اس گلشنِ دنیا میں گہلی آگنہ تو دکھیا
جینے کی خوشی ہے نہ ہے مرنے کا مجھے غم
یوسف ہے اگر تو توڑ لیجا ہوں میں بیشک
حیران طیبیاں ہی اگر ہوں تو بجا ہے

سایہ کیطیح پایہ دیوار ہوں تیرا
تو بخشے نہ بخشے میں گنہگار ہوں تیرا
گل ہن تو تے ہیں میں بہلا خار ہوں تیرا
غم کما تا ہوں خون پیتا ہوں غنوار ہوں تیرا
بازار میں گر آئے خریدار ہوں تیرا
اچھا نہیں ہوتا ہوں میں بیمار ہوں تیرا

کرتے ہو عیثِ صحو سے پردہ سے صاحب

| | | |
|---|--|------|
| (۵) | مدت ہو محرم اسرار ہوں تیرا | (۵۳) |
| <p>آپ اچار ہا اور سکو بگاڑا کیسا نام بدلا کے رکھا آدم و حوا کیسا آئینہ ہو گیا اعجاز ہمارا کیسا اندون ہو گیا اب حال تمہارا کیسا</p> | <p>دل جسے کہتے ہیں دشمن ہے ہمارا کیسا آپ پہلو میں چپا کر دیا ہمارے سکو حیرت آباؤ میں جس کے کہتے ہیں ہمیں تم پوچھنا گاہ نہیں وہ ستم آرا مجھ کو</p> | |
| (۵) | <p>کہہ نہیں سکتا ہوں نام او کا زبان آج صحو نام پیارے کا ہی کیا خوب ہی پیارا کیسا</p> | (۵۴) |
| <p>مجھ کو یوسف نہ ملا یوسف ثانی تو ملا قطرہ بادہ عجز از بیانی تو ملا اور اسے چاہئے کیا ترنمانی تو ملا خود مٹا جلوہ ما اعظم نشانی تو ملا</p> | <p>اوسکی الفت میں مجھے لطف جوانی تو ملا صحبت پیر مغان کیوں نہ غنیمت ہو مجھے رتبہ آدم کا تو دیکھو کہ دو عالم ہے مطیع ہاتھ سے چوٹ کے آئینہ گرا پتھر پر</p> | |
| (۵) | <p>صحو قسمت میں ہمارے ابھی باقی کیا؟ نہ ملا اور ہمیں کچھ دل فانی تو ملا</p> | (۵۵) |
| <p>دیکھتے ہی ہوش اُردم اُڑ گیا گھر شرابی دیکھو وہ ڈر گیا دار پر کھرا انا الحق چڑھ گیا اب تصور کا ہی شوار ڈ گیا</p> | <p>دل کسی کافر کے پالے بڑ گیا بھولا بٹکا آ رہا تھا اس طرف کیل لڑکوں کا نہیں لے عاشق تو معرفت کی راہ میں یارا نہیں</p> | |

| | | |
|--|--|------|
| (۵) | پست ہمت کر دیا ہے صحو کو چوڑ کر رہ میں ایک لاپڑ گیا | (۵۶) |
| آفت جان اوسکے گہرین میرا خانہ ہو گیا میرے گہرنے کا اونکو اک بہانہ ہو گیا دل لگا کر اون سے مجھکو اک زمانہ ہو گیا گور میں خاکِ غریبان کا سرمانہ ہو گیا | بے نشان کالے عزیز و دل نشانہ ہو گیا بیچا بانہ ہوا چاہے ہے وہ پردہ نشین لاکھ پردونین چپانے سے نین چپتا ہر عشق جذبہ عشق صنم کب چوڑتا ہے دوستو | |
| (۶) | بعد مدت صحواب مجھکو یقین حاصل ہوا جسکو ہم بیگانہ سمجھے وہ بیگانہ ہو گیا | (۵۷) |
| در منقبت حضرت خواجہ خواجگان سلطان لہند حبیب غریب نوابی سراپد | | |
| پلایا ساقی نے مے بہر کے جامِ خواجہ کا ہر ایک بہر تے بہن دم خاص و عامِ خواجہ کا شراب پینے کو آیا غلامِ خواجہ کا ہمارا کامِ کلتا ہے نامِ خواجہ کا جان میں چلتا ہے گگہ مدامِ خواجہ کا | سنا تھا پیر طہیت سے نامِ خواجہ کا خطاب اُوکا ہے ہندالو لی عطائے رسول بتا ہے بہن وہ اونگلی سے دیکھ کر مجھکو بگڑتا کیا ہے ترا لطف کی نظر گر ہو نہیں وہ دمام ہے کہوٹا کہ جب نامِ خواجہ کا | |
| (۵) | خلافِ شرع میں لے زند تو نہ مجھکو ڈرا بجائے صحو کو سجدہ سلامِ خواجہ کا | (۵۸) |

شور برپا عالم بالا کیا
چپ کے پردہ میں مجھے ہوا کیا
معرفت کے واسطے پیدا کیا
جن و انسان آپ کو سجدہ کیا

کیا بناؤن دل نے مجھے کیا کیا
خیر و شر کے آپ خود مختار ہیں
تاج کے کھٹکا دیا انسان کو
لشدا احمد آج کی کیا راستے

(۵)

صورت اپنی دیکھنے کو صححو آپ
آئینہ پیدا کیا اچھا کیا

(۵۹)

ردیف کے موحده

ساقیا صدقے تے مجھ کو پلا جام شراب
تن میں جب تک ہے دم باقی میں یا شراب
پیتا ہر روز ہوں لیکر میں بہت دام شراب
دیتا اکثر ہے مجھے پیر مغان جام شراب

مست و خوش ہوتا ہے دل لے جو کوئی نام شراب
خاص ہو اگرہ کی اور کسی جاس کی نہو
حال دل کس کو سناؤن اے مے عالیجناب
میں نہیں چاہتا اپنے سے مگر کیا میں کروں

(۵)

محو کا حشر میں اے صححو تہ چوڑوں نامن
داد خواہ در پہ رہوں میں پئے الغام شراب

(۶۰)

ہبتان ہوا قالو بلائی مرا منصب
سب جلتے ہیں روئے نامی مرا منصب
مشہور تو ہے عقد کشائی مرا منصب

منصب مرا شاہی نگدائی مرا منصب
مشاط ازل ہوں میں مرا کام ہی ہے
عالم مجھے کیا جان کے انجان تھے ہیں

خالی نہیں اک بات ہی مطلب سے ہماری بہتر ہے بھلائی کہ برائی مرا منصب

(۶۱) کس نام سے ہم تجھ کو بلا صحو پکارین
ہر شے میں ہو جلوہ نمائی مرا منصب (۵)

دلیف نامے تختانیہ فارسی

مجھ سے کیا پوچتے ہیں کیا ہیں آپ
کون بچانے نقش بند ہی گل
ذات پاک آپ کی ہے وجہ اللہ
چشم رکنتے ہو دیکھو معنی کو
خود کو ہو لین تو کیسا ہیں آپ
گل بی رنگ بو العلامین آپ
شش جبت آئینہ نما ہیں آپ
اپنی صورت پر کیا فدا ہیں آپ

(۶۲) چھوڑو اے صحو خود نمائی کو
بت پرست اور ہم خدا ہیں آپ (۶)

دلیف نامے فوقانیہ

ماتے ہوں میں تشنہ لب نے کام محبت
کچھ کافر مومن پہ نہیں دیکھے مومن
دل آپ کا اب گالیان کما کر ہوا ٹنڈا
آتا ہے یہی دلیں کہ بچڑاؤن ڈھنڈورا
ساتی مجھے پلوادے کوئی جام محبت
پوشیدہ ہر اک دل میں ہے اسلام محبت
پایا یہ دلا آپ نے انعام محبت
لیوے نہ کوئی اہل جہان نام محبت

| | | |
|---|---|-------------|
| <p>بر باد کیا مجھ کو دلارام محبت پھرتا ہے ہر اک کو چہ میں بدنام محبت</p> | <p>کیا پوچھتے ہو بیمار و مرا حال عجب ہے عاشق کو ترے کوئی ہی اچھا نہیں سمجھا</p> | |
| <p>(۵)</p> | <p>آغز جسے کہتے ہیں انجام ہے اپنا کیا پوچھتے ہو صحو تم انجام محبت</p> | <p>(۶۳)</p> |
| <p>عاشق ہے گران مول خریدار محبت ہے صاف عیان خلق میں آثار محبت ہر روز قرون پاتا ہے اطوار محبت اچھا کبھی ہوتا نہیں بیمار محبت</p> | <p>سر گرم رہا کرتا ہے بازار محبت خالی نہ کسی فرد کو پایا دوجہ سان میں کیا جانے کوئی حال دل زار عزیزو حیران ہیں اسے دیکھے افکار طبیبان</p> | |
| <p>(۵)</p> | <p>ہے سبے الگ صحو پلہون سب سے نائل پاتا ہے وہی آپ کے سرار محبت</p> | <p>(۶۴)</p> |
| <p>ہو ابا مزہ دل کباب است کیا پیش قدمی جواب است سہا بار عاشق جواب است جو پوچھیں گے متے حساب است</p> | <p>ہے پایا جو ساقی شراب است کسا پر تو قالو ابے لے خود بخود ملا یک کے سب ظلوہ جھول پڑینگے یہ لینے کے دینے و تان</p> | |
| <p>(۵)</p> | <p>نہیں اس سے بہت فریضہ کوئی پڑ ہو صحو ہر دم کتاب است</p> | <p>(۶۵)</p> |
| <p>کس سے کون میں دل بریان کی ترنگا</p> | <p>کیا پوچھتے ہو چاک گریبان کی شکایت</p> | |

رہبر سے کروں قس بیابان کی شکایت
کرنے کا نہیں آنکھ سے شیطان کی شکایت
کرتا ہے کوی حضرت انسان کی شکایت

وحشت ہی لئے پرتی ہے اب جھکو عزیزو
گل خار میں رہتا ہے نہان خار گل میں
مردود نہ ہو جائے اوسے کہدو ابھی سے

(۳)

مذکور تو دربار میں ہوتا ہے کسی طرح
ہے صحو دل بے سرو سامان کی شکایت

(۶۶)

خونِ دل پیتے ہیں ہر دم ساکنان کو جو دوست
تہا ہر اک عالم میں پیدا کیا خیالِ رودوست
دیرو کعبہ میں بھی دیکھا جا بجا ہو کئے دوست

میں نہیں کنتا زبان سے آہی ہو جو دوست
جسکو دیکھا تھمکو دیکھا آشت نہانہ بیگانہ تھا
کیا قیامت کہ ہولے آپکو پہرتے ہیں ہم

ہے وہ لاپرواہ ازل سے پاسبان کو جو دوست
آپکے بڑ بڑ نہیں ہیں شایقان کو سے دوست
وہ جو کھلاتے ہیں عالم میں گان گئے دوست

کب نظر میں بہتے ہیں اونکے امیر و بادشاہ
چاہتا ہوں دل سے پوچھوں داد میری دیجئے
خوش نصیبی پر اونوں کیوں نہو حسرت مجھے

بین ابوبکر و عثمان و حیدر صحو زار
میرے حامی وقتِ مشکل امتحان کو دوست

وازوست قدس اللہ سرہ العزیز این غزلی کہ ہر مصرعہ شتمل است

(۵)

بروز زبان یعنی فارسی و ریختہ

(۶۷)

کہد کوی طبیب کے جانِ عذیب زبارفت

پاتا نہیں نعل میں دل دلبر کا کجبارفت

| | |
|---|---|
| <p>آج گیا وہ سامنے از تہ ذل و ما برقت مرنے کے آگے مر گیا برسراقتضا برقت عاشق بے نصیب ہوں بردرا و گدا برقت</p> | <p>ہول گیا خوشی سے میں حفظ مراتب ادب کیون ہے ڈراتا نا صحا نیست عدو کا کہ شرم و حیا نہیں مجھے خانہ بجانہ میروم</p> |
|---|---|

| | | |
|-----|---|------|
| (۵) | <p>پاناہین میں آپ کو اندر خویش گم شدہ صحو کمان چلا گیا محرم ملازنا برقت</p> | (۶۸) |
|-----|---|------|

دلیقہ کے مشاعرے

| | |
|---|---|
| <p>زاہد بھگتا پھرتا ہے تو سو بہ سو عبث دیرو حرم میں کرتے ہیں یہ جستجو عبث کالی گئی زبانِ قلم گفتگو عبث بے نام بے نشان پھرا کو بکو عبث</p> | <p>عشق بتان کی دل میں رکھی آرزو عبث جھگڑا پڑا ہے شیخ و برہمن کا دہر میں وحدت میں تیری بولے بشر کی مجال کیسا پچھڑا جو دستوں سے جہان میں ہوا خراب</p> |
|---|---|

| | | |
|-----|--|------|
| (۷) | <p>کدو یہ صحو سے کہ اب آتھیں گہرتے تکتا کترا ہے صبح سے تو چار سو عبث</p> | (۶۹) |
|-----|--|------|

دلیقہ سیم تازی

| | |
|---|---|
| <p>صندل مشاکہ بوالعلا ہے آج رونا جا بجا ہوا ہے آج</p> | <p>جلوہ شان کبریا ہے آج دونوں عالم ہیں آئینہ صاحب</p> |
|---|---|

| | | |
|--|--|------|
| <p>جس لوہ افروز مہ نقاہے آج شورِ صلّٰ علیٰ مچا ہے آج پوچھو عاشق سے کیا مزا ہے آج نہ رومہ آپ پر فدا ہے آج</p> | <p>اوٹھ گئی ہے خودی خدا کی قسم عید کا دن اگر کہیں تو جبا دیکھتا ہے ادھر ادھر ہر سو ایسا تڑب کسی کا ہوتا ہے</p> | |
| (۱۰) | <p>صحو محتاج در پہ حاضر ہے زور پر نجات ناسا ہے آج</p> | (۷۰) |
| <p>تیرے دیوانہ کا عالم ہو گیا دیوانچ شہر میں شہرت ہوئی ہے آرا دیوانہ آج کعبہ دل بنگیا ہے ہو منو تخبانہ آج رو برو حضارِ مجلس کے ذرا بلوانا آج جلد تنخواہ اب مجھے سرکار سے دلوانا آج</p> | <p>ساقیا کیسا پلایا بہر کے تو پیمانہ آج کو بکو سے دیکھنے جاتے ہیں سب پیرو جان گہر تر سا عیش کرتے ہیں جہان میں دوزخ شب فیصلہ ہوتا نہیں ہے مدعی ہے زور پر ہو کا پیا شام سے بیٹھا ہوں در پر آپ کے</p> | |
| <p>خیر ہے ہونس ہوں میں آپ کے عینا آج دین کی دولت ہم لٹاتے ہیں کھٹے سرکار آج سنگ دلہیز صنم ہے زاہد و میخو آج ہے زیادہ کل سے بڑھ کر گرمی بازار آج</p> | <p>آتشِ غیرت لگی تن میں یکا یک یا آج بے نصیبی پر نہ روئیں ہم دلا تو کیا کریں لگ گیا دہن میں دہیہ آج جاتی رہی آگ سینہ میں خریداروں کے ہے بڑھ کر ہی</p> | |
| (۸) | <p>صحو ایسا کام کرو جو کام آوے کل ترے ہم جنادیتے ہیں تجھ کو جلد ہو ہر شیا آج</p> | (۷۱) |

رونق افزوز مصطفیٰ ہے آج
 حق بہ شکل ابوالعلا ہے آج
 خلعتِ مغفرت عطا ہے آج
 اوج پر بختِ نارسا ہے آج
 ابتدا اور انتہا ہے آج
 قطرہ دریا میں بلگیا ہے آج
 واہ رے واہ کیا مزا ہے آج

صندلِ شاہِ بوالعلا ہے آج
 کیا نظیرین تری نہیں آیا
 کام بن آئی گئے غلاموں کے
 میرے رتبہ کو کون سمجھے گا
 آج کی شب بین رونمائی ہے
 کوئی مسائل نہیں رہا بدوہ
 سوزِ مشرِ عشق سے کبابِ دل

(۵)

صحو منزلِ نہیں سوا اوس کے
 درِ محبوبِ کبریا ہے آج

(۷۲)

دلِ حلی

مزا ہوں یا ماہی بے آب کی طرح
 روشن ہوا ہے دل مرا متاب کی طرح
 ابو خمیدہ اونکے ہین محراب کی طرح
 اغیار جمع آئے ہین اجاب کی طرح

مضطر ہے تن ہین دل مرا سباب کی طرح
 اوس شعلہ رو کے ککس سے عالم ہوا ایمان
 کیونکر نہ سجدہ اوس بت کا فرکو میں اکرون
 جلوہ نما ہے جب سے مے گہ میں نازنین

(۴)

اے صحو تو ہی ملک معانی کی سیر کر
 قوت سے تیری رستم و سہراب کی طرح

(۷۳)

| | | |
|--|---|------|
| <p>چوڑ کر اسلام کو کافر بنایا بے طرح دیدر شام حجب مجھ کو پہرایا بے طرح نام ہستی کے خاکہ اوڑھایا بے طرح</p> | <p>عشق نے تیرے صنم مجھ کو بچایا بے طرح دیرو کعبہ میں کہیں تیرا پتہ ملتا نہیں صرف یہ تمہارے مجھ پر میں کون تو کیا کہوں</p> | |
| (۵) | <p>لیکے ساتھ اغیار کو لے صحو آیا وہ منم بعد مردن قبر پر آکر ستایا بے طرح</p> | (۶۴) |
| <h2>ردیف خاتے معجم</h2> | | |
| <p>اسے رہتی شفق ہے برسرِ افلاک سرخ سکر پاتک سے خانی جامہ ادراک سرخ اشکِ خونی سے ہوے ہن دید و فنا کسرخ دیکھ کر امت کو ہونگے صاحبِ لولاک سرخ</p> | <p>ماہر و دولہا بنا ہے پینکر پو شاک سرخ سبز رنگت پر بناد خونِ عاشق ہے نہان آتھ اریار میں شب بہر جو میں روتار بنا فطرِ حمت کے کہوں کیا حال ہوگا آپ کا</p> | |
| | <p>خون برتا ہے فلک سے بدلے بانی کے دماغ ہے زمین کر بلا لے صحو سرخ او خاک سرخ</p> | |
| <p>رازِ الست مست ہوے عاشقانِ شوخ کیا پوچھتے ہو صاحبِ جو نام و نشان شوخ خالی نہیں ہے کیسہ جان راز و ان شوخ کہتے ہی آنکھ ہو گیا نمب کو گمان شوخ</p> | <p>مستہ میں زبانِ نین کہ کرین وہ میان شوخ آتا نہیں زبا پنے وہ پو شید و راز ہے دو اسکے پچھے دہن دل تیرا دیکھ لے دنیا و دین کے جھگڑے سے آزاد ہو گئے</p> | |

| | | |
|---|---|------|
| (۷) | اغیار میں سمجھتا تھا سارے جہان کو صححو مشہور ہم ازل سے ہوے پاسانِ شوخ | (۷۹) |
| ردیفِ دالِ مہملہ | | |
| <p>وصالِ خدا ہے وصالِ محمد خیالِ خدا ہے خیالِ محمد بیانِ ہم کرین کیا کہاں محمد ہوا ہے ظہورِ جمالِ محمد ہے معجزہ بیان کیا مقالِ محمد سناوے کوئی مجھ کو حالِ محمد</p> | <p>مراد ل ہے محوِ جمالِ محمد یہی کہہ رہا ہے مراد ل عزیزو ہوا جسکے باعث دو عالم پیدا نہ تھے جن و انسان تیریں آسمانِ جب دل مردہ ہوتے ہیں اکدمین زند سوا ذکر لیلیٰ کے مجنون بناد ل</p> | |
| (۵) | ہوا ہوں میں اے صححو سو جانِ دل سے فدائے محمد و آلِ محمد | (۷۷) |
| <p>ہم پنجہ حسرت سے ادھر چوٹے اودھر بند ہنگامہ کثرت سے ادھر چوٹے اودھر بند دنیا کی محبت سے ادھر چوٹے اودھر بند خالی نہ شرارت سے ادھر چوٹے اودھر بند</p> | <p>اوس بت کی کرامت سے ادھر چوٹے اودھر بند شاید کہ لکھا کاتبِ تقدیر نے تہا یہ کیا کام نکالا ہے مری نفس کشی نے ہم پسندے میں صیاد کے جسدن سپنے میں</p> | |
| کیا خوف تجھے صححو ترایا ہے برین | | |

(۷)

قربان اشارت ادر چوڑے اود ہر بند

(۷۸)

روینے کے قرینت

آپ ظاہر ہوا پوشیدہ مکان میں آکر
کیا حلاوت سے ملی سود و تریان میں آکر
پاگیا راز دلی آہ و فغان میں آکر
واہ کیا کام کیا تیر مکان میں آکر
تفرقہ ڈالے ملک ہم و گمان میں آکر
منتظم آپ ہوے خورد و کلان میں آکر

غیر دیکھ سائے کوئی بزم جہان میں آکر
پارسی میں بتا دیکھو دکان میں آکر
ضبط کچھ کرنے سکا فاش ہوا عالم میں
مرغ دل کو کیا آدم کے ہے زخمی ظالم
جسے یہ کیل نکالا ہم اوسے جانتے ہیں
آپ سلطان دو عالم ہیں گدا آپ ہی ہیں

(۴)

کہو لکر دیدہ تحقیق اوسے دیکھ ذرا
کون بیٹھا ہے تے صحیح مکان میں آکر

(۷۹)

نہیں کچھ قدر کرتے ہو ہماری قدر دان ہو کر
جہان میں گم ہوا ہے وہ نشان بے نشان ہو کر
کیا کرتے ہیں نظارہ خود ہی پاسبان ہو کر

ساتے ہو عیبت ہکو صنم تم مہربان ہو کر
کسے تو خیر سمجھا ہے تیرا صرف دہو کا ہے
چپاے سے کہیں ہی سن جیتا چو سینونکا

(۲)

اکٹھے ہیں روبرو تھے لگاتے صحیح ہیں امت
یہ کیوں نامہربان ٹھہرے تمہارے مہربان ہو کر

(۸۰)

بلبل وحشی بنادل باغِ خوان چوڑ کر

میری صورت کا ہو عاشق خود عثمان چوڑ کر

| | | |
|---|---|-------------|
| تاج خسرو چوڑ کر تخت سلیمان چوڑ کر | خاک میں کیا چیز ہے ناچیر کا شہید ہوا | |
| <p>(۵)</p> <p>دیکھے ہے پانی کے اندر ماہِ انور چوڑ کر</p> <p>آئے ہیں اب ہم بیانِ تختِ سکندر چوڑ کر</p> <p>ہے کمانِ مجب کو سہارا آپکا دچوڑ کر</p> <p>گردشِ افلاک سے ہوں تنگ بستر چوڑ کر</p> | <p>(۸۱)</p> <p>کیا تجھے سودا ہوا ہے گہرینِ دلبر چوڑ کر</p> <p>کیا کہیں کس سے گئیں فریادیں کوئی نہیں</p> <p>دونوں عالم میں نہیں عزت ہوا تھے کہیں</p> <p>آبِ دانہ نے ہے کی آخرمی ٹھی خراب</p> | |
| <p>(۵)</p> | <p>وقت جو گزرا سو گزرا صحواب ہیشیا ہو</p> <p>کیا تم سے پچھتاے سے ہوتا ہے گوہر چوڑ کر</p> | <p>(۸۲)</p> |
| <p>کیون مہیب رہا آدم تو خلیف ہو کر</p> <p>جانِ انجان ہوا یا رشتنا سا ہو کر</p> <p>آیا کس شان سے ہے خاک کا تپلا ہو کر</p> <p>مارڈِ الائجے سرکار نے پردا ہو کر</p> | <p>قطرہ کا قطرہ رہا ٹے وہ دریا ہو کر</p> <p>پوچھتے کیا ہو مرا حال اوسی سے چوہو</p> <p>خوب پہچانتا ہوں آپ کو ہر جانی ہو</p> <p>ایک ہی شخص ہے بیانِ پردہ تحقیق کمان</p> | |
| <p>(۵)</p> | <p>حسن یوسف کی تمنائیں شبِ روزِ صبح</p> <p>نام بد نام کیا عشقِ زلیخا ہو کر</p> | <p>(۸۳)</p> |
| <p>جو دیکھا مرثا ہو گا جمالِ رو سے انور پر</p> <p>فلک سے نور پر سے ہے شہِ فریاد کے در پر</p> <p>کہوں کیا صدق میں اپنا گمان ہوتا ہی ہر پر</p> | <p>رہا اولہما دل شہِ اتری زلفِ معنبر پر</p> <p>خدا را میری آنکھوں سے اگر دیکھے کوئی کر</p> <p>اٹھا جسکا تعین ہو وہ سمجھے بات کو میری</p> | |

نہ اٹھوں گا کبھی ہرگز صبا چل کام کر اپنا لگا بستر کو میں بیٹھا شہزاد کے در پر

(۸۴)

بہت سی خاک چھانی صحیح پڑاؤ کو نہیں پکے
نہ کیوں پہر جان دینا سہل ہو ایسے دلبر پر

(۸۴)

ہم سے نزدیک ہیں نہیں کچھ دور
کدو زاہد سے کیا کرین ہم جو ر
پڑ گیا جس سے دل میں ہے ناسوا

پر وہ مہم میں چسپے ہیں حضور
تکدو زاہد ارم مبارک ہو
سینہ سوزان ہے چشم گریان ہے

(۸۵)

پوچھو لیلی سے حال مجنون صححو
خار سے پا ہوئے ہیں چکنچور

(۸۵)

دیفی کے معجم

کہتے ہیں تجھے ادنیٰ اعلیٰ سلطان لند غریب نواز
ہو لو نہ مجھے تم یا مولا سلطان لند غریب نواز
یہ ہدیہ ہو مقبول مر سلطان لند غریب نواز
اجیر میں پائے تم خواجہ سلطان لند غریب نواز
ولو اد سے سخی شیعہ اللہ سلطان لند غریب نواز
میرا نہ کوئی ہے تیرے سو سلطان لند غریب نواز

کیا شان تری ہے صل علی سلطان لند غریب نواز
میں ایک نہیں ہوں تیرا گد بہتیرے پڑ میں دہتیرے
میں مجلس ہوں کیا تذکرون تیرا سچ تیر چران درو
ڈھونڈ میں جانیں ہر اکجا ایک اگر آہوں میں بیانا
دربار میں تیرے جو آیا مقصد دل کے بہر پایا
ہر ایک سیلہ رکشا ہوں تیرا ہوں تو میرا ہے

یہ صححو غریب اس ر کے ہوا جابے گمان ہاؤ نہیں

| | | |
|--|--|------|
| (۵) | بکیں بندہ ہے یتیرا سلطان الہند غریب نواز | (۸۶) |
| ولہذا فمنا قبلا | | |
| <p>کر دیجے خودی سے مجھ کو بری سلطان الہند غریب نواز تم پارگادو کشتی مری سلطان الہند غریب نواز بسن ونگا دہانی مین تیری سلطان الہند غریب نواز اب میرے لئے ہے کیا دیری سلطان الہند غریب نواز</p> | <p>یا حضرت خواجہ جمیری سلطان الہند غریب نواز فریاد کروں کس سے جا کر ہے موج پانڈیا گھری پوچھے گا دشتہ گر مجھ سے ہو کون تراد بکے تو ہی دربار مین تھے حاضر ہو جو فرد بشر وہ شادان ہے</p> | |
| (۵) | <p>ہاں صححو کی عرض بسن لیجے الکار کم امیر کھجے یہ دل مین تھے آگہیری سلطان الہند غریب نواز</p> | (۸۷) |
| <p>کچھے بندہ پر احسان حضرت بندہ نواز ایک مدت سے ہوں دربان حضرت بندہ نواز سینہ سوزان چشم گریان حضرت بندہ نواز نیک و بد مین تھے مہمان حضرت بندہ نواز</p> | <p>فیض بخش جن دانسان حضرت بندہ نواز جو طر کر دینا دین کو آپڑے در پر ترے کہ نہیں سکتا زبان سے حال روشن ہے مرا مین نہیں جاؤ لگا ہرگز کوئی جائے یا ہے</p> | |
| (۵) | <p>صححو ایک ادنیٰ غلاموں مین تھے مجھ سے دو سے مین شاد و خندان حضرت بندہ نواز</p> | (۸۸) |
| روایف شہین مجہ | | |
| وہ یار فراموش ہم اغیار فراموش | دزات رہا کرتے ہن زردار فراموش | |

منبر پر چڑھا بیٹھا ہے مکار فراموش
عاشقِ بین تے کافر دین دار فراموش
سچی کے ہوئے طالب دیدار فراموش

کس سوچ میں ہے دیر سے معلوم نہیں ہے
دنیا سے غرض او کو نہ عقبتی سے سروکار
موسیٰ کی طرح طور پہ بہوش گوین گے

(۵)

منتخار ہے سرکار او سے بختے نہ بختے
رہتا ہے تراصحو تو ہر بار فراموش

(۸۹)

ردیف غین بجمہ

خود میں جب دیکھا نظر آباد ہوان تہی چراغ
ہے زبانِ حال سے گویا دہوان تہی چراغ
کیون نہ لہرائے سر در یاد ہوان تہی چراغ
ہے نہمان فانوس تن میں کیا دہوان تہی چراغ

سانس سرد اور قلب آتش زاد ہوان تہی چراغ
باندھتا ہے روشنی جو جلد ہوتا ہے فنا
کہول کر ہوا تہ زلفِ فرخ جاتا ہے وہ بت
پوچھ لو ہر اہل دل سے ہی گواہ اس بات کا

(۵)

شب کو جان و دل جلا کر آ کرے صحو تو
رات کو درکار ہے ہر جا دہوان تہی چراغ

(۹۰)

ردیف فا

دوستوں کی عید ہے اے دو دو غسلِ شریف
ہے خوشی کا دن ہمارا منعمو غسلِ شریف

آج ساقی کا مے ہے یکسو غسلِ شریف
اکد روز ابد سے نہ چھوڑے یکسو نگوآنِ ج کل

میرے مولا کا ادب سے لیچو غسل شریف
یہ تو ہے اکیسیر اعظم مغسو غسل شریف

حضرت موسیٰ و عیسیٰ دیکھنے کو آئے ہیں
پل میں کرے گا تو نگر صدق دل سے آئے

(۵)

بیخودی میں بڑہ نہ جانا ہے ادب لازم بیان
گوش دل سے صحیح تم سنئے چلو غسل شریف

(۹۱)

یہ خیال کیا خیال ہو کہہی اس طرف کہہی اس طرف
یہ اک اونکا ادنیٰ کمال ہے کہہی اس طرف کہہی اس طرف
تو ہی شخص عکس حلال ہے کہہی اس طرف کہہی اس طرف
جو جمال ہے وہ جلال ہے کہہی اس طرف کہہی اس طرف

بدلاتیہ کیا یہ حال ہو کہہی اس طرف کہہی اس طرف
کہہی شیخ ہیں کہہی بہن کہہی بت پرست و بت شکن
کہیں بولا بھکا تو آیا ہے اسے بے تہ تو پتہ بتا
کے فکر کوئی تو کیا کے تری ذات ایک ہے نام

(۵)

کہہی کتنا انت زبان سے تما کہہ رہا ہے انا انا
ترا صحو خوب خیال ہے کہہی اس طرف کہہی اس طرف

(۹۲)

روایت قاف

زمین آسمان لامکان میں ہے رونق
وہ سمجھا کہ باغ جن ان میں ہو رونق
برابر گمان بد گمان میں ہے رونق
سدا زلف عنبر فشان میں ہے رونق

تجی سے ہر اک جا جہان میں ہو رونق
کیا بھول زاہد طمع میں کیسے
غنیمت سمجھتا ہوں چپ بیٹھنے کو
مے یا جئے کوئی کیا غم ہے تجھ کو

کوئی صحو سے جا کے اتنا تو کہدو

| | | |
|---|--|------|
| (۵) | کہ تجھے ہوی دو جہان میں ہے رونق | (۹۳) |
| <h2>روایتِ لام</h2> | | |
| <p>نکلا ہے بڑی دہوم سے سرکار کا صندل بجاے اگر قاسمِ ابرار کا صندل ہے آج یہاں شبلی عطار کا صندل اے صل علی قاسمِ ابرار کا صندل</p> | <p>کیتا ہے زمانہ میں مے یار کا صندل دردِ عشاقِ شفا پائے نہ کیونکر سب پیرو جوان مست ہیں بادہ کشی کے کس شان سے لائے ہیں ملک ہوم تو دیکھو</p> | |
| (۵) | <p>بخشائیشِ عصیان کا وسیلہ ہے ہمارا کافی ہے تجھے صحتے یار کا صندل</p> | (۹۴) |
| <p>عرشِ اعظم سے یہ جبریل نے لای تمذیل روضہ پاک میں کیا خوب لگائی تمذیل پر تو یار کی صورت نے دکھائی تمذیل اگرہ سے سجدہ دیکھو یہ آئی تمذیل</p> | <p>یہ قدرت سے جو خالق نے بنائی تمذیل آئے ہیں جن دل بشر دیکھنے جلوہ اسکا آئینہ او سکو جو کہئے تو بجا ہے یارو درد دل بشور و فغان او کی ضیاء ہو عیان</p> | |
| (۵) | <p>فیضِ صحبت کا اثر آج تلک بانی ہے جان اور دل میں تھے صحو در آئی تمذیل</p> | (۹۵) |
| <p>خدا دان خدا میں خدا آشنا دل میں لاؤں کمان سے بنا کر نیاد ل</p> | <p>حقیقت میں حق ہے ہر انہما دل کہوشوخ سے کوئی اتنا تو جا کر</p> | |

| | | |
|--|--|------|
| <p>مرعش اعظم سے اعظم ہوا دل برابہ مرادل بلباہہ مرادل</p> | <p>وہ جان جمان جبکہ جلوہ ناہی مرا دین و ایمان و مذہب یہی ہے</p> | |
| (۴) | <p>اسے چوڑ کر صحو جاؤن کمان اب بنا ہے کچھ ایسا مرا آشتا دل</p> | (۹۶) |
| <p>کرون کیا نہیں ہے چپانیکے قابل فقط کیا ہمیں تھے اٹھانیکے قابل یہ مردہ نہیں ہے جلا نیکے قابل نہیں یہ مکان اونکے آنکے قابل فقیر اب نہیں غم اٹھانیکے قابل</p> | <p>مرا حال دل ہے سنانیکے قابل لیا سر پہ اپنے وہ بار امانت برہمن سے کہدو کہ پونکے نہ ہرگز بلانے سے بھے او نہیں ننگ آیا دور تم خدا سے ستاؤ نہ اتنا</p> | |
| (۵) | <p>کہانی بلبا صحو کی کون سننا یہ باتیں ہن آنسو بہانے کے قابل</p> | (۹۷) |
| <p>طلب کئے نہ کئے اپنا خون بہا قاتل جکا دیا ہے تے روبرو گلا قاتل ہوا ہے خاتمہ بالخراب مرا قاتل بلا بلا کے مجھے خاک میں مٹا قاتل</p> | <p>سنانا مجکو ہے لازم نہ ماجرا قاتل نہ کر تو قتل میں تاخیر سوچتا کیا ہے سمجھتا ہوں میں اتا ریلے آنکھ کے تھے ہوا نہیں ہے کلیجہ ابھی تراٹنٹا</p> | |
| (۵) | <p>ابھی سے آنکھ چراتا ہے صحو سے کیوں تو بیان کروں گا کینہ درمیں مٹا قاتل</p> | (۹۸) |

روایتیں

در مناقب شیخ سلسلہ می فرماید

| | |
|--|--|
| دیوانہ ہوں مشتاق لقاے شہ قاسم دینا سے غرض مجھ کو نہ عفتی کی طلب ہے کیا دیر ہے حال ہو ابھی فقر کی دولت ساتی تے میخانہ کا صدقہ اسے ہلکا | بتلاوے کوئی سچ کو سوائے شہ قاسم خوابان نہیں شاہین سوا شہ قاسم گر باس مجھے اپنے بلائے شہ قاسم سائل کو کوئی جام پلائے شہ قاسم |
|--|--|

(۵)

ہے صحو کی بس اب یہ تمنائے مبارک
یار و مجھے نمنخانہ بناے شہ قاسم

(۹۹)

| | |
|--|---|
| نگاہِ یار جادو سے نہیں کم اگر دیکھے گداز دل عجب کیا کہیں کس سے کہ سلطانِ زمن ہین تمہاری یاد میں بیٹھے ہین کب سے | جو زندہ ہین دلِ مردہ تو کیا غم مہوس چوڑوے اکیسیر کا غم پہن کر آئے جامہ خاک کا ہم کرم کیجے سیر تسلیم ہے جسم |
|--|---|

(۵)

نہیں اے صحو خالی شیشہ دل
بغل میں ہے تے اکیسیرِ اعظم

(۱۰۰)

| | |
|--|---|
| آگ میں ہے خلیل کی جلوہ آوری صنم زندہ نہیں رہے کوئی حکم ہے نادری صنم | تو نے عجب کہا دیا جادو سامری صنم خضر مسج پر ہی اب تیج ادا چلے گی کیا |
|--|---|

| | | |
|---|---|--------------|
| <p>ڈر تو خدا سے محتسب کرنے گمان بد کہی اہل زمین تھے فلاہل فلک تھے نثار</p> | <p>شیشہ نعل میں کمان پر وہ میں کپڑی صنم غش مری طرح سے ہو زہرہ و مشتری صنم</p> | |
| <p>(۱۰۱)</p> | <p>تھے سوانہین ہے صحیح دونوں جہانین کرینا کرتا ہے ہر زمانہ میں دعویٰ داوری صنم</p> | <p>(۱۰۲)</p> |
| <p>بچشم اہل جہان صورتِ جناب میں ہم دہان سے آئے یہاں پر مثالِ خوابیدہ مجھی سے گنتی ہے اعداد اور واحد کی کیا ہے سجدہ ملائیک نے جدا مجد کو</p> | <p>نہ پوچھو جب حقیقت کے سیل آب میں ہم بس اپنے آپ خودی سے لگے جہاں میں ہم کیسے ہاتھ سے کیا کیا برے حساب میں ہم مگر جہاں میں لگے در بدر خراب میں ہم</p> | |
| <p>(۱۰۳)</p> | <p>اٹھا جو پردہ دولی کا رہا بس ایک وجود جد ہر کو دیکھا او دہر خود ہی تھا ب میں ہم</p> | <p>(۱۰۴)</p> |
| <h2>روپن لون</h2> | | |
| <p>کیا جو شش باطن کہ ظاہر ہوا ہوں عیان ہے مقید میں مطلق کا جلوہ منعز کجھی سے ہوا تاج کا سہ یہ سب شعبہ مجھے ظاہر ہے ہیں نظر کر ذرا دیکھ معنی کو میرے</p> | <p>نہ بجز رہا ہوں نہ موجِ فنا ہوں کون تھے کیا میں برا ہوں بھلا ہوں کہی میں ہوں سلطان کسی جاگد ہوں دو عالم میں میں اک تماشا ہوں ہوں میں ظاہر میں اک لفظ معنی ناہوں</p> | |

| | | |
|---|---|-------|
| کھڑا دیکھ سات آسمان کو کیا ہوں | یہ طاقت ہے میری بغیر دستوں کے | |
| (۵) | ہوا شوق سے ہے یہ سارا تماشا ظہورِ دو عالم کا میں مدعا ہوں | (۱۰۳) |
| مقابلہ میں تھے کچھ ہی آفتاب نہیں جہان میں ایسی تو ہرگز کہیں شراب نہیں بیوشراب خوشی سے کہ کچھ حساب نہیں منے میں پوچھو تو دل ساعیان کہا نہیں | کمالِ حسن ہی ہے کہ بے حجاب نہیں یہ کیسی ہٹی چڑھی آگرہ میں ہے یارو جناب ساقیِ جمیہ کا ہوا ارشاد شرابِ نون ہے عاشق کا شاکِ نین این | |
| (۵) | ندے تو صحیح حوالہ کتاب کا جھکے ہمارے پاس تو دل کے سوا کتاب نہیں | (۱۰۴) |
| بیلے یاڑے ہم تمہارے لئے ہیں وہ کثرت کی چادر اُتارے ہوئے ہیں اَنَا الْحَقُّ هُوَ الْحَقُّ پکارے ہوئے ہیں ازل سے کیسے سہارے ہوئے ہیں | قدم پر ترے جان دارے لئے ہیں سب سے تن پہ بیٹھے ہیں وحدت کا جامہ پڑا شور مسجد میں وہ دار پر ہے ڈراتا ہے دوزخ سے ہم کو تو زاہد | |
| (۸) | بہت صحیحو باجھ وحدت میں مارے خودی چوڑ کر ہم کنارے ہوئے ہیں | (۱۰۵) |
| مرچکا مرنے کے آگے اشتیاقِ یار میں ڈھونڈتی ہے تیری قضا ہے کوجہ و بازار میں | موت کیا اگر کرے گی خانہ بیمار میں استدرگنا مہون تھے لئے میں صبح و شام | |

| | | |
|--|---|--------------|
| <p>معجزہ عیسیٰ کا دیکھا آپ کی گفتار میں سے پاپاک سے نزاکت آپ کی ہنرمین جمع ہے تنخواہ میری آج کل سرکار میں رشتہ الفت ہے یا روضہ و تازمین ادنیٰ و اعلیٰ میں بکسان آپ کے دربار میں</p> | <p>مردہ زندہ کیون نہ نئے وہ مسیح وقت میں ہے قیامت کا نمونہ فدِ بالا دیکھئے اک زمانے سے ملازم ہوں شکایت کیا کروں کسے شیخ و برہن میں جھگڑتے راندن میں اسی امید پر حاضر ہوا ہوں دور سے</p> | |
| <p>(۷)</p> | <p>کیا نہیں تم سے میں وہ گلو سما یا حیف ہے صحیح ہو ہتھیار کیا ہے دیکھتا گلزار میں</p> | <p>(۱۰۶)</p> |
| <p>نام لیوا۔ عاشقانِ بوالعلاء میں ہی تو ہوں تیرے مشتاقوں میں پیلے جانفزا میں ہی ہوں کہ نہیں سکتا ہوں کیا خاکِ پامین ہی تو ہوں جستجو کو چور ٹوٹے کیمیا میں ہی تو ہوں اک جوابِ خود نمائی ماسوا میں ہی تو ہوں ہاں سببِ انجامِ عالم کا ہوا میں ہی تو ہوں</p> | <p>آستانِ پاک پر کسے کڑا میں ہی تو ہوں کسلے بولا ہے جھکو کیا میری تقصیر ہے سب رقیب بے دیکھتے میں ہن چھارے مجھے سیکھ لین مجھے ہنس نہتہ یہاں کسیر کا بے تصور کا تصور دل میں پیدا ہو گیا کوئی بھی سمجھو نہ سمجھو بات تو یہ راست ہے</p> | |
| <p>(۵)</p> | <p>آپ خود مختار ہے وہ خیر و شر کا صحولیں ہر کسی کا راہزن اور زمانہ میں ہی تو ہوں</p> | <p>(۱۰۷)</p> |
| <p>جلوہ دیدارِ جاناں آج ہے فردا نہیں فقط ہے عالم میں واللہ عاشقِ شیدا نہیں</p> | <p>ہے برآمد بر ملا اوس شوخ کو پردا نہیں اس زمانہ کی شکایت کیا کرے کوئی بشر</p> | |

| | | |
|---|---|--------------|
| <p>بندہ پرورتھے قربان یان کوی موسیٰ نہیں ساتھ ہے وہ ہر کسی کے کوی ہی تنہا نہیں</p> | <p>جلوہ دکھلا دے مہین انجنت کی کیا بات ہے گھر سے جب باہر نکالا او سکی الفت دیکھئے</p> | |
| <p>(۵)</p> | <p>کیا غرض دنیا و دین سے جو کہ تیرا ہو گیا صحو پھر دیکھا جہان میں طالبِ مولا نہیں</p> | <p>(۱۰۸)</p> |
| <p>آئینہ منہ دکھائے کسے دوسرا نہیں دیکھا جہان میں اپنا کوی آشنا نہیں تجھسا حسین کوی جہان میں ہوا نہیں وہ درد کون سا ہے کہ جسکی دوا نہیں</p> | <p>کو چہ میں تیرے دیکھا تو فکرِ رسا نہیں اس عالم ہر ایکے کیا کام محتا نہیں ہر جہاں تیرا یا رعدیم المثال ہے مرنا مجھے قبول ہے۔ کتنا چہ کیوں طلب</p> | |
| <p>(۵)</p> | <p>کیا کام صحو کو ہے ہوا آپ کے جناب مقصود نہیں مراد نہیں مدعا نہیں</p> | <p>(۱۰۹)</p> |
| <p>خوبان کے دلین نام کو بولے وفا نہیں دل کے ہوا بس اپنا کوی رہنا نہیں بزم جہان میں آیا کوی دوسرا نہیں مت کو پتہ تو شیخ و برہمن ملا نہیں</p> | <p>ناز و ادا بہن اونکے یہ جو روحِ جناب نہیں شیخِ الحرم سے کام نہ بیت الصنم سے کام ڈھونڈتین بہن کس کو آپ بتا و پتہ مجھے دیرو حرم میں سر کو چلتے بہن کس لئے</p> | |
| <p>(۵)</p> | <p>اے صحو جو کہ عشق میں آسودہ دل ہے خوب کچھ او سکو اپنے جینے کا ہرگز نہ نہیں</p> | <p>(۱۱۰)</p> |
| <p>دم میں وصلِ یار تھا جانا نہیں</p> | <p>عسمر کو یاد م کو پچانا نہیں</p> | |

| | | |
|---|---|--------------|
| <p>دور ہو دینا سے ملجانا نہیں دام میں آیا تو وہ دانا نہیں ہوش دم رکھتے ہیں جانا نہیں</p> | <p>ہے یہی قول بزرگانِ یاد رکھ گر تو دانا ہے تو نادان بنے رہ عین کے دریا پہ جیسے راگ ہو</p> | |
| <p>(۳)</p> | <p>دیکھتی بیٹھی ہے پتلی آنکھ میں صحو تو نے آپ کو جانا نہیں</p> | <p>(۱۱۱)</p> |
| <p>ن کہوں میں کیا تجھ کو جو مسلمان یہ بات میری سمجھنا دل چاہی ہر ایک جا اور ہر ایک صحت میں ن</p> | <p>اودھ وہ سوڑی بلارہا ہے اور میں جانبے یا میں سیکڑوں میں کبھی برہمن کبھی جو ملا کبھی ن</p> | |
| <p>(۷)</p> <p>کوئی بدم نہیں مونس نہیں جان شیرین کو ملا شربت دیدار نہیں تھے یوسف کا کوئی بھسا خزید انہیں دین و دنیا سے رہا جس کو دکا نہیں درود دل کس سے کہوں قابلِ ظہار نہیں تھے بیمار کے کچھ خیر کے آثار نہیں</p> | <p>(۱۱۲)</p> <p>جمع اجباب میں محفل میں ولے یار نہیں سر پہ فرہاد نے افسوس سے تیشہ مارا یہ سنا دیکھے کوئی جا کے زلیخا کو ضرور کفر و اسلام کے جھگڑے سے وہی دور بنا کچھ اثر ہوتا نہیں آہ کامیرے یارب ہے مسیحا تو کمان جلد خیر لے اوس کی</p> | |
| <p>(۵)</p> | <p>اوس کو پروا نہیں ہے صحو کی ہرگز ہے بغیر کون سا جو طالب دیدار نہیں</p> | <p>(۱۱۳)</p> |

| | | |
|--|--|-------|
| <p>بندہ کافر ہی نہیں اور مسلمان ہی نہیں خود وہ ظاہر ہے ہر اکف میں نہاں ہی نہیں تن نہیں جان نہیں جان کا جو یاں ہی نہیں حضرت بل کے سو آپ کا در بان ہی نہیں</p> | <p>عشق میں تیرے صنم دولت یاں ہی نہیں ایک نقطہ سے اٹھا نقشِ طلسماتِ جہان نظر آئی ہے ہر اک صورتِ وہی مجھ کو در دولت پہ تے آہٹہ پر حاضر ہوں</p> | |
| (۵) | <p>تھے دربار میں ہین ادنیٰ و اعلیٰ یکسان صحو عبرت کی ہے جا رہیہ سلطان ہی نہیں</p> | (۱۱۴) |
| <p>وصلِ جاناں ہوا شفا ہی نہیں ایسا نسخہ کبھی لکھا ہی نہیں پندِ ناصح سے کچھ ہوا ہی نہیں میرا مجھ کو پتہ ملا ہی نہیں</p> | <p>درِ دل کی مے دوا ہی نہیں کیا کرے گا طیبِ افلاطون جوڑ دو میرے حالِ مجھ کو تا جو پردہِ دولی کا دل سے اٹھا</p> | |
| (۲) | <p>بارغِ عالم میں کہل گئے گلِ صحو غنچہٴ دل مرا کھلا ہی نہیں</p> | (۱۱۵) |
| <p>حسنِ یوسف ہی نہیں عشقِ زلیخا ہی نہیں کوئی قاضی نہیں سولی پہ چڑھتا ہی نہیں</p> | <p>رازِ پوشیدہ ہی اپنے سجا ہی نہیں لب پہ ہر رند کے ہوا جانا الحق کی صدا</p> | |
| (۵) | <p>مرچکے ہین جیتے جی زندہ ہلے نام ہین ادنیٰ آنکھیں ظاہری بے مغز کا بادام ہین</p> | (۱۱۶) |

مرغِ دل بیچارہ تنہا اور بلا کے دم میں
چار جانب اوسنے دیکھا عشق کے صمصام میں

ہاتھ سے صیاد کے مشکل ہے بچنا دوسو تو
حق کہا منصور نے جو کچھ کہا حق کی قسم

(۲)

نام روشن ہو کسی کا ہے نگینہ رو سیاہ
دیکھ لو اے صححو عاشقِ خلق میں بنا مہین

(۱۱۸)

ولہ قدس سرہ

وصال میں بافتق کیسا جو نہ دیکھا کچھ اپنے میں
منے اور اتے میں گم رہیں وہ صححو کا دل صلا زین

جو ملک و پرہ تھا مجھ سے صاحبِ قون بان تھا پھرتے
جسے میں بجا تھا دوست اپنا وہ میرا دشمن عزیز و نکلا

خانہ برباد تجھے یاد کروں یا نکر و ن
ہمد مومرغِ دل آزاد کروں یا نکر و ن
عالم غیب کو احباب کروں یا نکر و ن
اے جنوں کچھ تری امداد کروں یا نکر و ن

دل ناشاد کو میں شاد کروں یا نکر و ن
تنگ کہ ہتی ہے طبیعتِ قفسِ تن میں مری
ہے تقاضے پہ تقاضا مجھے ہر دم ہر آن
ہاتھ ہے بڑھنے لگا جبیبِ گریبان کی طرف

(۵)

وہ مسجد کی بنا ڈالی ہے ہمنے اے صححو
ساقیا میں کہ آباد کروں یا نکر و ن

(۱۲۰)

ہے حرارت اور ہی کچھ اس دل بیتاب میں
دیکھتے ہیں لوئے دلہرہ شہ اسباب میں

ذکر کا ہو رہا ہے مخلص احباب میں
جامِ ساقی آمینہ ہے محتسبے خوف کیا

حضرت یوسف کو دیکھ کر زلیخا خواب میں
تفرقہ انداز ہے چرخ کمن اجاب میں

حسرت ل در بدر او کو پہلے لے عزیز
بیٹھنا اک دو نفس مگر غنیمت جائے

(۵)

صحو پر وہ ہے کیوں تم غیر سمجھے ہو کسے
دیکھتے ہو کسو کو بیداری میں کسو کو خواب میں

(۱۲۱)

سوز دل آہ شہ روز فغان رکھتے ہیں
عرش اعظم کے سوا اور مکان رکھتے ہیں
جام جم سے بہر الب پھغان رکھتے ہیں
لے خریدارو مگر عشق گران رکھتے ہیں

بحر الفت میں تے اشکِ ان رکھتے ہیں
ہم وہ مجنون ہیں کھ لیلیٰ کو نہان رکھتے ہیں
تا قیامت تے عشاقِ نون کے سیراب
جنس از ان ہے جو جی چاہے خریدو ہم سے

(۵)

صحو لائے ہیں نہ لیجائیں گے کچھ خوب سمجھ
لوگ دیوانے ہیں یہ وہم و گمان رکھتے ہیں

(۱۲۲)

جسکو دیکھا ہے اسی کے دیہان میں
جیتے جی لاکھوں مے ارمان میں
کیا ضرر آیا ترے ایمان میں
کیا چہا ہے پردہ امکان میں

راز ہے کیا حضرت انسان میں
بو العجب ہے حسن تیرا اکامان
عشق میں کافر ہوے ہم زہرا
سُن چکا پیرِ مغان رازِ انسان

۵

دیکھنا ہے دیکھ لو عالم میں تم
صحو او سے ہر آن میں ہر شان میں

(۱۲۳)

جاہی پہنچیں گے ہم ایدل کو چہ دلدار میں

شو بیجا ہو رہا ہے محفلِ اغیار میں

دفن کرنا بعد مردن سایہ دیوار میں
لطف اب پاتا نہیں و اعظرتی گفتار میں
ایک رشتہ ہے فقط تسبیح اور نماز میں

میرا معبود میرا مسکن آستانِ یار ہے
تجھ کو جنت ہو مبارک مجھ کو دوزخ ہی سہی
کس کو ہم کافر کہیں کس کو مسلمان نا صحابا

(۹)

صحیح مقتل میں چلی آتی ہے خلقت دور سے
سرا لٹکا ہوا ہے اور کیا ہے دار میں

(۱۲۴)

جمع ہیں گبر و مسلمان تھے کوچہ میں
نکل آئیں گے سب اران تھے کوچہ میں
جان و دل ہو گئے قربان تھے کوچہ میں
دم مرا رہتا ہے ہر آن تھے کوچہ میں
ہو گی مشکل مری آسان تھے کوچہ میں
اب کوئی دم کا ہے مہمان تھے کوچہ میں
پایا مقصد کو میں اے جان تھے کوچہ میں
ایک مدت سے ہوں دربان تھے کوچہ میں

ہیں عجب طرح کے سامان تھے کوچہ میں
ایک سے ایک سہرہ ذیشان تھے کوچہ میں
دین و دنیا کی تمنا نہیں اب تھے سوا
تن تو بوجان پڑا رہتا ہے بستر پہ مرا
اے مے شاہِ نجف مجھ کو بلایا تو نے
چار دن کسے پان آیا تہا دل سیر کیا
جان رہے یا کہ نکل جاے مجھے خوف نہیں
کبھی ہو لے سے نہیں مجھ کو بلایا تو نے

(۵)

صحیح حمت کی ہے جاکون ہو غضب تم تجھ پر
چاک کر ڈالا گریبان تھے کوچہ میں

(۱۲۵)

وللہ فی مناقب حبیب اللہ سلطان الہند قدس سرہ

بادشاہ زمین معین الدین

لامکان کا کبیر محیز الدین

| | | |
|--|--|--------------|
| <p>عالم ملک دین معین الدین ہند سے تاجپین معین الدین محمد علم دین حسین الدین</p> | <p>دین دنیا کے شہر یار ہیں وہ نام باقی ہے کس جلالت کا راز دارِ خفی جہلی بین وہ</p> | |
| <p>(۵)</p> | <p>بے ادب جہنم ہے یہ صحیح تری دیکھے ہے ہر کمین معین الدین</p> | <p>(۱۲۶)</p> |
| <p>سے تاپا ہے سراپا رحمتہ للعالمین جس کا تما گوارہ جنبان حضرت روح الامین معنی قرآن ہے وہ آیت خیر المبیین خار سے بدر سمجھو وہ گل کلمہ حسین پونین</p> | <p>ہے سلام اس پر جو ہے محبوب ختم المرسلین مرتبہ اس سے بڑا کیا ہو سکے گا دوستو کچھ نہ سمجھا بڑھے قرآن ظالموں نے جھٹکے ہر طرف غنچہ شگفتہ باغ میں پراہل شام</p> | |
| <p>(۷)</p> | <p>غیب سے آئی نذاج شمر کا خنج چلا صحیحہ معرفت لو چھپ گیا زیر زمین</p> | <p>(۱۲۷)</p> |
| <p>خوف کی کیا جاے ہے بیٹھا ہوا بیباک ہون سے پانک ہے قیامت - دیدہ اور اک ہون پہر کون کیا دیکھنے کو میں تو ادنیٰ خاک ہون ہاں کسی کی آرزو میں چشم نم غمناک ہون قید سے بے قید ہون مطلق سے یا و پاک ہون ناوک اندازی میں بس مشہور میں جلاک ہون</p> | <p>تیرے ہاتوں سے جنون حیب و گریبان چاک ہون کوئی بھی بہا تا نہیں تیرے سوا تیری قسم ہے مرارتیہ بڑا جس کو ملک سجدہ کیا سب معما پا گئے اجاب کس سے کیا کہوں میں کسی کا آشنا میرا نہ کوئی آشنا بے نشان کے چلہ کا اک تیر میں ہوں دستو</p> | |

| | | |
|--|---|--|
| (۵) | جو کوی پوچھے گا مجھے صاف کنڈگا میں صحو میں سگان کوی والا صاحب لے لاک ہوں | (۱۲۸) |
| بیت اہم کی صاحب بنیاد میں تو ہم ہیں آباد ہیں تو ہم ہیں برباد ہیں تو ہم ہیں نسبت کا خیر و شر کے آزاد ہیں تو ہم ہیں مشہور و دو جہان میں جلا دہین تو ہم ہیں | | عالم میں سب سے پہلے ایجاد ہیں تو ہم ہیں پوچھو نہ جسے حاصل اس تخم بے نشان کا چاہو تو میسر راہراک تم امتحان کر لو عریان ہے تیغ اپنی نقوشِ عدد کے سر پر |
| (۵) | اے صحو اپنی حالت ہے مثل خاک ہر دم کو چھ میں دلربا کے برباد ہیں تو ہم ہیں | (۱۲۹) |
| اوسے دیوانہ بنا بسے صاحب بنا ہیں سنے ہو یا نہیں سن لو انا لیلیٰ سنا تے ہیں جو پردہ کو اٹھاتے ہیں وہی محبوب پاتے ہیں چپتے مرغ بسمل میں جو وہ باتیں بناتے ہیں | | جسے جلوہ نیا ہر پل کون کیا دیکھتے ہیں میں از خود رفتہ ہوں یا رونہ پوچھو حال لیلیٰ کا تجھے مطلب ہے کیا وہ اعظا عبث کرتا ہی بگونی میں سو جان ہے اور بان وہ مردہ کو کسے زندہ |
| (۸) | جفا کو ہنسنے پیارے کی سرا کہ مہیا بھما جلا کر خاک کرتے ہیں وہ صحو اپنا بناتے ہیں | (۱۳۰) |
| پچانتے ہو مہربان میں بلحدیرینہ ہوں دیرو حرم میں ساجدان میں بلحدیرینہ ہوں بولو تو کوچیہ مجھ کو میسان میں بلحدیرینہ ہوں | | پیدا کیا کون و مکان میں بلحدیرینہ ہوں مطلق مقید بن گیا اور پر مکلف ہو گیا گر میں کون تو مشرک سے اگر حق کون تو کفر ہے |

| | | |
|---|---|-------|
| <p>نیکی بدی کا کاروان میں ملحد دیرینہ ہوں غافل خودی سے حافظان میں ملحد دیرینہ ہوں انسان فلک پر بدگمان میں ملحد دیرینہ ہوں ہے گوش زد غیب اللسان میں ملحد دیرینہ ہوں</p> | <p>مجبور ہوں تو آپ ہوں مختار ہوں تو آپ ہوں اک حافظ قرآن ہے اک وردخوانِ شام و سحر کہتے بشر میں برفلک اہل فلک زیر زمین موزون کلام دلنشین بے حرف ہے معنی عیان</p> | |
| (۵) | <p>پر تو سے کسے مہر و مہتابان ہوئے ہیں برفلک ہے صحو روشن دو جہان میں ملحد دیرینہ ہوں</p> | (۱۳۱) |
| <p>تو جلوہ صنم دمبدم دیکھتا ہوں تو تن اپنا بیت احرم دیکھتا ہوں جہاں تیرا نقش قدم دیکھتا ہوں جہاں دیکھتا ہوں صنم دیکھتا ہوں</p> | <p>دو عالم کو ہر دم عدم دیکھتا ہوں اٹھادوں سے پردہ دونی کا جو میرے کروں شوق سے کیوں نہ سجدہ میں او کو سمایا ہے آنکھوں میں جلوہ تجویرا</p> | |
| (۱) | <p>پیرے واسطے چور جنت کو آیا مقدر کا صحواب رقم دیکھتا ہوں</p> | (۱۳۲) |
| <p>یار کی کیا نہیں ہم سے ہی ملاقات میں</p> | <p>ناصر تو نہ ڈرا خالی تری باتیں ہیں</p> | |
| (۵) | <p>ولہ</p> | (۱۳۳) |
| <p>وصل کا تیرے صنم وہ ہی مزا پاتے ہیں جوڑ کر اس در دولت کو کمان جاتے ہیں</p> | <p>شمع و یون پہ یہ عاشق جو جلے جاتے ہیں ہو گئے ہم پہ نفا گھر سے نکالا باہر</p> | |

| | |
|--|---|
| <p>امتی دیکھئے سہرا کے کھلا تے ہین آپ کیون یاد مری اب نہیں فرماتے ہین</p> | <p>ہون گنہگار مگر اتنا وسیلہ ہے بہت یہ تمنا ہے مجھے آپ کے لے شاہ عرب</p> |
| (۵) | <p>(۱۳۴) شوق ہے صحو کے دسین کہ تصدق جان مجھے صورت ہی نہیں اپنی وہ بتلاؤ ہین</p> |
| <p>خبر ہے دل کا ہوا شہر میں کباب گران فراق یار میں ہے عالم شہاب گران کب لے پڑے کے پڑی عشق کی کتاب گران ہمارے اونکے ہوا بیچ میں جباب گران</p> | <p>کیا ہے اندون پیر نغان شر گران عزیز و حال ہے پوشیدہ کہ نہیں سکتا سمجھ گئے ہین وہ مغز سخن کو نازک ہین او دہر سے روز ہے طلہی دہر سے غفلت ہے</p> |
| (۵) | <p>(۱۳۵) حضور کا ہے سہارا لکھا پڑھا تو نہیں ہے خوف صحو کو عشر کا ہے حساب گران</p> |
| <p>میان نقد امانت کا ازل سے میں ہی خواہان ہین جہان میں ہمیشہ کیوں سراپا بدغ رضوان ہون تماشا گاہ عالم میں نوا اور چیز انسان ہون مجھے سمجھا نہیں زاہد میں ہندو یا مسلمان ہون</p> | <p>جناب عزت اللہ سے عزیز و دست امان ہون کمال حسن و خوبی میں مقابل جو و عثمان ہون نظر بازون کا میلہ جو مجھے دیکھیں ہین طرہ کر حقیقت کے نہیں واقف جو جی چاہے سو کھتا ہے</p> |
| (۶) | <p>(۱۳۶) ساتے صحو کو کیون ہونین اچھا مزاج اوکا یہ دل بیمار ہے میرا ہوا خواہ گلستان ہون</p> |
| <p>میں موصوف جان جہان ہونا ہون</p> | <p>انہاں ہونا ہون عیان ہونا ہون</p> |

| | | |
|---|--|--------------|
| <p>دو عالم کو دو ہم وگمان ہو رہا ہوں خمیدہ میں ابرو گمان ہو رہا ہوں خلایق میں تریجان ہو رہا ہوں میں ایک چیز سو دو زبان ہو رہا ہوں</p> | <p>کوی کیا حقیقت کو سمجھے گا میری ترسی جاہ الفت میں لے عشق ہر دم حکایت نہیں یہ شکایت ہے میری نہ پچانا کوئی خریدے بہت سے</p> | |
| <p>(۶)</p> | <p>تہا کیا صحو دیتے تجھے نام اپنا میں اوس بے نشان کا نشان ہو رہا ہوں</p> | <p>(۱۳۷)</p> |
| <p>زہر سے کچھ کم نہیں ہے آبِ حیوان اندون دم مرا بہر تہا ہے ہر گبر و مسلمان اندون خانہ تن میں ہو اوہ خوب مہمان اندون مست پرتے شہر میں ہیں اہل عرفان اندون چاک کر ڈالا ہوں میں جیب گریبان اندون</p> | <p>جان بلب ہے تہا نہ دیدار جانان اندون دیر میں تاؤس ہو نکا اور حرم میں ہی اندون عید ہے اہل نظر کی اور خوشی کی باس دور میں ساتی کے میرے جسنے پی لی ہو شراب غنجہ بڑول کھل گیا ہے ہے معطر اب دماغ</p> | |
| <p>(۵)</p> | <p>دیکھئے لے صحو اب کیا ہوے گا انجام کار رو برو اس بستے ہوں میں چشم گریبان اندون</p> | <p>(۱۳۸)</p> |
| <p>بنا بیٹھا بیان شیخ حرم ہوں برائے نام میں لوح و قلم ہوں نشہ میں جو متاب لے کیفیت و کم ہوں سر اپا منظر نور تدم ہوں</p> | <p>مجھے دیکھو تو میں بیت الصنم ہوں مجھی سے خیر و شر نے پای ایجاد نہ چہڑے اہل دنیا کوئی مجھ کو مجھے دیکھے نہ کوئی چشم اغیار</p> | |

| | | |
|---|--|---|
| (۵) | یہ میخسانہ ہے آبا دوائے صحو لبالب بادہ کش میں جام جم ہوں | (۱۳۹) |
| لئے بیٹھے ہیں جگر اکفر و ایمان یہ قصہ طول ہے عالم ہے حیران تلاش یار میں ہر اک ہے جو بیان غضب کرتی ہے یہ زلف پریشان | | نہیں سمجھے او سے ہندو مسلمان جسے دیکھا جہان میں مبتلا ہے قیامت تک یہی نوبت رہیگی ترہی جادو بہری کیسی ہے صورت |
| (۴) | بہلا ہے یا بُرا ہے روزِ محشر یہ دستِ صحو ہے اور تیرا دامن | (۱۴۰) |
| عالم میں ہوں عالم نمایان میں نہیں تو کون ہوں اے عاشقان بو العالیان میں نہیں تو کون ہوں پردہ خودی کا خود ہو ایان میں نہیں تو کون ہوں دیرو حرم میں جا بجایان میں نہیں تو کون ہوں | | ملائمیں سجھا تو کیا بیان میں نہیں تو کون ہوں دہو کا نہیں کہیں ذرا صورت سے ہیں معنی عیان خانہ خرابی ہو چکی اے جنبشِ خانہ خراب میں شیخ ہوں میں بزم میں بتے اشرار بھی ہوں |
| کیا ہے سرِ کجیب اپنا دل غناک میٹھا ہوں جہان میں جب کہیں بیٹھا تو میں میباک میٹھا ہوں کیا انتظاری میں ہیں پوشاک میٹھا ہوں نہ سمجھو محکو سوتا ہوں بہت چالاک میٹھا ہوں | | تمہاری یاؤ میں جانا دم میباک بیٹھا ہوں نہ سمجھیں گے یکم تہ وہ جو کوئی اہل بنا ہوں خبر اصلا نہیں سسکی کرانا کا تبین کو بھی در دولت پہ جانان کے میں اک عرصہ ہی یاؤ |

| | | |
|--|---|-------|
| (۵) | ساتے صحو کو کیون ہون خودی کو خوردہ ہو لاکہ میں اپنے نام پر یارو اڑا کر خاک بیٹھا ہوں | (۱۲۲) |
| کہوئے نہ خود کو جب تلک وصل کا طوطے کیوں اب بھی وہی سوہ اگر پر وہ مین چپا کیوں خواب عدم میں چین تبارم جہا نہیں ہے کیوں غم سے جو جان سینہ ہو کوی او سے بلا کیوں | یار بڑا ہے موفامقصد دل بر آئے کیوں ایسا نہ تہا وہ پشیتیر تہا جو یوں الگ لگ او کی پسند اگر نہیں او کی خوشی اگر نہیں دل میں وہ آتے جاتے ہیں راستے ہیں کھلے پٹے | |
| (۵) | عابد و متقی نہیں بادہ پرست صحو ہے کوئی نمازی اہل دین او کے مکا نہیں جاکیوں | (۱۲۳) |
| غیر نہیں ہوں میں تریا رہوں لائے کہاں سے میں گرفتار ہوں ہر جگہ ہر رنگ نمودار ہوں شخص ہوں یا عکس پریدار ہوں | تہمت بیہودہ سے لاچار ہوں جامہ حسا کی مجھے ہنسا کے یان قابل دید اب یہ تماشا ہے خوب ہردو جہان آئینہ خسانہ ترا | |
| (۵) | صحو ہو احسانہ دل میں گزر صاحب خانہ ترا محنتا رہوں | (۱۲۴) |
| سجھانہ جو کہ او کو وہ نادان ہے اندون کیا شیخ بکے بیٹھا مسلمان ہے اندون کہڑون میں رنگ خون شہیدان ہے اندون | بت ہی تو ایک صورت جانان ہر اندون عشق تہان میں عمر نامی گزر چسکی پہنے لباس سخی ہے قاتل کہرا ہوا | |

سکتا ہے آئینہ کی طرح سے ہر ایک کو عالم کے جمال سے حیران ہے اذنوں

(۱۴۵) بچارہ ایک صحو اکیلا ہے کیا کہے
وحشت سے چاک چاک گریبان سے اذنوں (۵)

تن کمان ہے جان کمان ہے خسر و جانان کمان
صورت اوس بت کی بنے ہم تنگدہ میں آنکر
گرم ہے بازار نا بینا جمان میں آجکل
دھوکا دے رکھا ہے ماورج بس اوشخ کا

عاشق مضطر ہے حیران عشق بے سالان کمان
پردہ وہی اٹھا جب صورت انسان کمان
ہے بغل میں مصحف اور حافظ قرآن کمان
یہ طلسم سامی ہے عاقبت انسان میں

(۱۴۶) خواہش وصل صنم لے صحو کچھ مجھ کو نہیں
آپ کو میں ڈھونڈتا ہوں حسرتے اذن کمان (۷)

کئے کیا تھے اقرار ہم سے کہو تم
خبر عاشقوں کو کرے کوئی جا کر
جو دلبر ہے قاتل وہی ہے ہمارا
یہ دنیا کے جگرڑوں سے کیا کام ہے کو
کرے امتحان جسکا جی چاہے آکر
نہیں خوف سے نار دوزخ کا زہر

خلاف او سکے باتیں بناے تھے ہیں
یمان رخ سے پردہ اٹھاے تھے ہیں
غضب یہ کہ دل سے بہلائے تھے ہیں
دو عالم کو دل سے بہلائے تھے ہیں
محبت کے صدمے اٹھاے ہوئے ہیں
وہ سینہ سے سینہ لگائے ہوئے ہیں

(۱۴۷) نہیں آرزو دل میں لے صحو باقی
ہمیں جلوہ اپنا دکھائے تھے ہیں (۵)

| | | |
|--|---|-------|
| <p>تمہارے شانِ کج شایانِ یہ جانوں غ وہ جانوں میں تیرے ناز کے قربان نہ یہ جانوں غ وہ جانوں کہاں ہے عیشِ کسا مانِ یہ جانوں غ وہ جانوں محبت میں تے جاناں نہ یہ جانوں غ وہ جانوں</p> | <p>ہو ادل کسکا ہے دربانِ یہ جانوں غ وہ جانوں کوئی صورت پہ مڑتا ہے کوئی سیرت پہ مڑتا ہے یہ کیسا گھر بنایا ہے نہ شادی ہونہ ماتم ہے مسلمان کسکو کہتے ہیں بھین کسکو کہتے ہیں</p> | |
| (۸) | <p>محبت کسکو کہتے ہیں کوئی جا صحو سے چہو کہاں ہے سینہ بریانِ یہ جانوں غ وہ جانوں</p> | (۱۴۸) |
| <h2>ردِ مین واو</h2> | | |
| <p>تو ہو جہان میں باقی یہ کون و مکان نہو ہنگام وصل گرد مے پاسبان نہو کیا وصف تیرا کوئی کرے گریزبان نہو مجسا کہیں جہان میں کوئی بے نشان نہو لازم ہے عاشقوں کا کوئی آسٹیان نہو دل کے سوا تو اپنا کوئی نہ پران نہو بیقدر کر دے بہن مے قدر دان نہو</p> | <p>دل میں خیال تیرے سوا دو جہان نہو گہر میں سولے تیرے کوئی دستان نہو ہین ذات سے یہ تیرے سب باد و جہان نقشِ قدم کی طرح سے خانہ خراب ہون صورت پرست بلبیل وحشی سا کو بکو اعیار ہین بہت سے مگر یار ایک ہے اہل زمانہ کس لئے ابجان ہو گئے</p> | |
| (۵) | <p>سلی کی یاد میں دل مجنون چل گیا ناقہ کے پیچھے صحو کہیں سا ربان نہو</p> | (۱۴۹) |

| | | |
|--|--|--------------|
| <p>ایمان اگر چہ چاہے نادان ندوگا تجھ کو چھوٹے کہی میں ایمان تران ندوگا تجھ کو ہرگز وصال اپنا انسان ندوگا تجھ کو تختِ سکندر کی سلطان ندوگا تجھ کو</p> | <p>جانان میں جان دوگا ایمان ندوگا تجھ کو آتشِ پرست جانان میں خود پرست تیرا جب تک کہ میں تو ہے تیرے گمان میں باقی یار و خلیفہ زادہ محبوب ہو رہا ہے</p> | |
| <p>(۵)</p> | <p>بہو لوندہ صحیحو کو تم وعدہ وفا کرے گا حسرت کا داغ دل پر جانان ندوگا تجھ کو</p> | <p>(۱۵۰)</p> |
| <p>خون بہائی میں ہے کوئین اجارہ ہم کو سخنِ اقرب کا ہوا جبکہ اشارہ ہم کو بو چھنے آئے نیکر میں دوبارہ ہم کو تیرے کوچہ کے سوا کہ ہے سہارا ہم کو</p> | <p>بے گندہ کسلئے جلا دے مارا ہم کو کیسا پتہ خوب دیا یار ہمارا ہم کو قبر میں ہی نہیں آرام سے سونے پتو در بدر ہم نہیں بہرتے ہیں تم سے در کے ہوا</p> | |
| <p>(۵)</p> | <p>بے تم سے دیکھے کے مشکل ہے مرا جین صحیحو تیسری وقت نہیں ہرگز ہے گوارا ہم کو</p> | <p>(۱۵۱)</p> |
| <p>بچھوڑو ساتھ میرا تم خوشی سے بے گہراؤ نہیں قابو میں دل اپنا کہیں تو تم نظر آؤ نہیں میں غیر اٹھا کر پردہ سے بے آراؤ بے بیزاریوں ہم سے کہی ہو لے آراؤ</p> | <p>کہ ہر جاتے ہو ہم سے ملے تم ایمان آراؤ تمہارے دیکھنے کو ہم پڑے پتے میں ہر جا تمہیں میں جانا ہوں تم بدلتے ہو ہزاروں گنگ دل مضطر پڑتا ہے لبوں پر جان آلی ہے</p> | |
| | <p>یہ دوہی وقت میں موقوف جن پر کہے ملنا</p> | |

| | | |
|--|--|-------|
| (۶) | شیرم آو تم اے صحویا وقت سحر آو | (۱۵۲) |
| <p>زلزلے کا کل سے بچو قید سے آزاد رہو کسی رہبر سے ملو طالب ارشاد رہو اغنیا سے نہ کبھی شایق امداد رہو سب فنا ہونگے نہ پیر یاد سے بے با درہو خانہ جسم پہ تم درپے بر باد رہو تم ہی پر ویز سے خوش بان میان فریاد رہو</p> | <p>ریخ جانان کے تصور میں سدا شاد رہو مایہ عسکر کو بجانہ کبھی صفت نہ کرو صحبتِ غیر میں جانے سے ہر نقصان بہت مکتب عشق میں استاد سے پایا یہ سبق تکیہ اچھا نہ کسی شے پہ ہے درویش ترا قصہ مشہور ہے شیرین کا جہان میں اب تک</p> | |
| (۷) | حالتِ سُکر میں کہہ شاہ حسن سے او صحوی جام اک اور ہی دے سابقا آباد رہو | (۱۵۳) |
| <p>میرے لاوی میرے مرشد میرے رہبر تمہیں تو ہو رنگ رنگیلے اولیٰ آخر باطنِ نظامِ ہر تمہیں تو ہو احد سے احمد بنکر آئے بندہ پرور تمہیں تو ہو جانِ عالم تمہیں تو ہو اور میرے دلبر تمہیں تو ہو شہید اکبر تمہیں تو ہو اور ساقی کوڑہ تمہیں تو ہو کلکے نامحسوس ہر محفل دار کے اور تمہیں تو ہو</p> | <p>میرے قبلہ میرے کعبہ میرے دلبر تمہیں تو ہو خاک اور باد اور آب اور آتش ہر شے میں مجھ جلاؤ نا تم کو ہم پہچان گئے ہیں پر کیوں پردہ کرتے ہو وصل میں سے یہ فرقت کیسی پردہ دہلی کا دیکھ اٹھا گلا گٹھے بلے امت میں آپ وصل علی میں ہوا تمت و منصور کے اور پوکون تماشا دیکھا تھا</p> | |
| (۵) | در پر حاضر شام و سحر ہے روز ازل سے بندہ نواز شہانہ ہو لو صحوی کو ہرگز ساقی کوڑہ تمہیں تو ہو | (۱۵۴) |

| | | |
|--|--|--------------|
| <p>ہائے اس عشق نے دنیا سے اٹھایا مجھ کو خواب میں تک نہیں جاتی سے لگایا مجھ کو خوابِ راحت سے جگا خواب ستایا مجھ کو کسلے گھر سے مرایا رنگ لایا مجھ کو</p> | <p>فرقت یار نے آتش میں جلایا مجھ کو غیبت بریار نے مارا یہ دو بار مجھ کو اوس کو منظور تھا شاید کہ تماشہ دیکھے اے بے رحم بچہ کچھ تو سبب اس کا بتا</p> | |
| <p>(۴)</p> | <p>کیا تجھے اور تہہ تہا میرے سوا دنیا میں در بدر ناچ جو اے صحو چنایا مجھ کو</p> | <p>(۱۵۵)</p> |
| <p>جیتے جی دیکھ لیا آنکھوں سے جانان مجھ کو کوئی ہندو کہے اور کوئی مسلمان مجھ کو کیا سزاوار ہے اب تخت سلیمان مجھ کو</p> | <p>سات پردے میں ہے کیا عیش کا ساں مجھ کو میں تو بندہ ہوں ترا تو مر امو لا صاحب مجھ کو خوبانِ جہان خط بہنِ غلامی کدوئے</p> | |
| <p>(۵)</p> | <p>تیرے رتبہ کو نہیں سمجھے کوئی آج تک صحو کتا ہے کوئی طفلِ دبستان مجھ کو</p> | <p>(۱۵۶)</p> |
| <p>زندگی دم بہر کی ہے لیکن بلا کی آرزو شوخ کو ہے اندون دستِ حنا کی آرزو مجھ کو دنیا سے اٹھائے آتش کی آرزو دلین باقی کیا رہے اہل فنا کی آرزو</p> | <p>رکتا ہے دلین ہر اک اوس مع لقا کی آرزو خون پیٹا مفت میں میرا قیہوں نے عجب اون قیہوں کا کلیجہ اب ہی ٹنڈا کیوں نہ جیتے جی وہ مر گئے زندہ برا سے نام میں</p> | |
| <p>(۵)</p> | <p>کان میں داغظ کے تو آہستہ کہدے صحو برتائی ایک ہی خونِ رجا کی آرزو</p> | <p>(۱۵۷)</p> |

| | | |
|---|--|-------|
| <p>مثالِ مور بنجا پر عجب کیا ہے سلیمان ہو کہ ایک ادنیٰ تو جہ سے ہماری مشکل آسان ہو تمہارے نام کے صدقے سے ہرگز نہ طوفان ہو بنائے آپ ذرہ کو فلک پر مہر نشان ہو</p> | <p>جناب شاہِ قاسم سے دلا تو دستِ دامن ہو غلاموں کو توقع ہے اسی دربار عالی سے بہنور میں ناؤ آئی ہے بچانالے حضور اب تو تری تر چھی نگہ پیار سے عجب کچھ کام کرتی ہو</p> | |
| (۴) | <p>یہ موقع پر کہاں متاثر آمد ہے شہِ خوبان ہے صحو ایسے میں اچھا تو فدا ہے جانِ جانان ہو</p> | (۱۵۸) |
| <p>بختِ خوابیدہ سے یہ کہنے جگایا مجھ کو خوب اچھا ہوا دیوانہ بنا یا مجھ کو کیا کوئی اور نہ تھا اپنے پایا مجھ کو</p> | <p>فرقتِ یار نے دم بہ نہ سلایا مجھ کو لوگ ہنستے ہیں مجھے دیکھ کے آتے جاتے باڑ پر باڑ رکھی صاف یہ بیرجمی ہے</p> | |
| | <p>صحو کیا دیکھتے ہوتا ہے ہمارا گل حلال راستہ بھول گئے یار بلایا مجھ کو</p> | (۱۵۹) |
| <h2>ردیفیے ہوز</h2> | | |
| <p>کردون گا دل و جان کو تیرا مدینہ شاید نظر آجا سے بیابانِ مدینہ یہ خار ہے کیا خارِ مسلمانِ مدینہ جبریل بنا جب سے دربانِ مدینہ</p> | <p>بلو اے مدینہ میں جو سلطانِ مدینہ دن رات تصور میں گزرتا ہے عجب کیا دک کے کہتا ہے مے دلین عزیزو حسرت میں مے جاتے ہیں ہم روز ازل سے</p> | |

| | |
|---|--|
| <p>ہے پیش نظر رہے گلستانِ مدینہ کھلاتے ہیں ہم ہی تو گدایانِ مدینہ ہم روزِ ازل سے ہوئے نعمانِ مدینہ</p> | <p>بلبلِ کھیلِ دل ہوا شیدا جو ہمارا کیا شکر ادا او کا کرین ہو نہیں سکتا جلدی سے خبر لیجئے یا سردِ عالم</p> |
| <p>(۳)</p> | <p>۱۶۰) اے صحرانورد ہیرا، کیا بکتا ہے یہ تو معلوم نہیں غیبِ خدا نشانِ مدینہ</p> |
| <p>ماہر وہ ہے سامنے تصویرِ پشتِ آئینہ واہ کیا اولیٰ ہوئی تدبیرِ پشتِ آئینہ لو مبارک ہو او نہیں تکبیرِ پشتِ آئینہ</p> | <p>عاشقِ حیرتِ زردہ دگر پشتِ آئینہ ہے لکھا تیری جبین پر کاتب اپنے ہاتھ سے چوڑ کر اوس قبلہ رخ کو مین بٹکتے زلہ دن</p> |
| <p>(۵)۔ کامِ بجا کے گانی الفور ہمارا خواجہ کبھی اجمیر میں بلجائے جو تمنا خواجہ آپ برسات ہیں برسات کو برسا خواجہ میں دل و جان کیوں بندہ تمہارا خواجہ</p> | <p>(۱۶۱)۔ لبِ اعجاز جو بلجائے تمہارا خواجہ جب میں جانوں کہ مقاصد میرے سب آئین مزرعِ یہ دل کا مے خشک ہوا جاتا ہے اب جو چاہیں ہو کہیں ہندو مسلمان مجھ کو</p> |
| <p>(۴)</p> | <p>۱۶۲) مصحفِ رخ کی تلاوت کیا جس نے اگر صححو نارِ دوزخ سے نہیں خوف ہے خواجہ خواجہ</p> |
| <p>مقصدینِ دل کی وہی آپ کے پایا خواجہ جو کوئی آپ کے دربار میں آیا خواجہ</p> | <p>صدقِ دل سے بخدا جو کوئی آیا خواجہ کیون نہ مقصد اوسے حاصل ہو تمہارا در سے</p> |

اسی امید پر خاص ہون اور دولت پر کوئی باقی نہ رہے دل کی تمنا خواجہ

(۷)

تیرے دربار سے کوئی نہیں محروم گیا
کیا عجب صحو کو بوجائے اشارا خواجہ

(۱۶۳)

جمال پاک کا جلوہ دکھا دو یا حبیب اللہ
نہیں متاذا اس کو منادو یا حبیب اللہ
خودی کو اب میسے دل سے بلا دو یا حبیب اللہ
مجھے نعلین تم اپنی دکھا دو یا حبیب اللہ
منے یہ عاشقوں کے ہین مزا دو یا حبیب اللہ
قدم ہٹتا ہے اب پیچھے بڑا دو یا حبیب اللہ

ہمارا بخت خوابیدہ جگا دو یا حبیب اللہ
ہوا بر خاستہ دل ہے تمہارے در زوق میں
تمنا اب مجھے ہر دم نہیں اسکے موا ہرگز
گزارش کر نہیں سکتا کہ بسے پاک کو دیکھوں
جلائے عشق کی آتش ہر اک لفظ ہی صورت
رہی طاقت نہیں مجھ میں کہ وہاں تک چلے میں آؤں

(۴)

ایہی ہے صحو دل میں شوق کیوں ہو ضہ اطہر
زمین پلکوں سے میں جھاڑوں بلا دو یا حبیب اللہ

(۱۶۴)

مفت میں وصل صنم ہے طالب یدار دیکھ
آئینہ میں شکل او کی جہا کے سو سو بار دیکھ
اور رکھا کافر گلے پر عشق کی تلوار دیکھ

بیچتا ہوں بیدرم یوسف سر بازار دیکھ
چشم نامینا میں ہے گر مر مر وحدت لگا
میں نہیں کتنا انا الحق مفت میں بدنام ہوں

بندہ بت بت بناش دیکے بت کے جدا
شوق سے ڈالا گلے میں زہا زہا دیکھ

روینیا

(۵)

(۱۶۵)

چھاپا بالکل وہی ایسا جھکو کھلین جو اکھین تو رو رو ہے
کہ زمین اور شیخ نجی کو تکے صاحب کی جستجو ہے
رہتی باقی تکے دین کی طرح کی ہی آرزو ہے
لگایا چھاتی سے دستے جھکو بیچ لیں ہی اسکی بڑے

ہو ہون گمین جو یا تجربہ میں نظر میں بس سیر تو ہی تو ہے
جو ہونکے ناتوں پر میں سے اذان میں تیسے ہم کے اندر
ہے خوف کسا مجھے قبو ہے یا میرا میں یا کا ہون
دو گلبندن گلہوا میں جامہ بھی سے اونچا کلاس کسا ہے

نہو نا تو صحو بیخبر بیان یہ جائے فکر عجیب تر ہے

(۷)

(۱۶۶)

بنایا صورت پر اپنا آدم جسے میں دیکھا سو ہو ہو ہے

مرے پہلو میں بیٹھا سب سے بہتر ہے
شب آخر ہو چکی وقت سحر ہے
مقام عاشقی جائے خطر ہے
مکان اوکا کمان یا رو کہہ رہے
نگاہ یار کیا جادو اثر ہے
درخت معرفت کا یہ ثمر ہے

مری او بیخبر تجربہ کو خبر ہے
نہ جازا ہد کے وہو کے پر تو ہرگز
وہ ظالم رات بہرہ بیچا پنہو رٹا
نہیں خالی ہے کوئی جا اوں سے
دل عاشق نے کمانی بھوت پر چوٹ
او جازا اگر کو میرے باغبان نے

(۱۱)

علاج اسکا بھی کچھ معلوم ہے صحو
فراق یار میں درد جگر ہے

(۱۶۷)

لولا لٹا کے عاشق کا کشن بن کھلا صندل

یہ واقف منظر فالوبلی اور اپنی انا کا صندل ہے

لے سر پر آئے در پرتے جبریل میں ادھر تک
 ہر بیرون جو ان کو ہی یہ ہوں ہم سے چلے جائیں گے بس
 مجموعہ لطافت صندل جو ہر دیکھ لے یہ قوت سے
 تاثیر کھون کیا اُسکی میں دنیا کو بکلا دل سے ابھی
 بھولا بھٹکارہ میں انکا اب ساتھ لے وہ آنا ہر
 ہر ماہ جمادی الثانی میں تاریخ بست یکم بیشک
 کیا عرض سے لیکر فروش تک ایک رک کا عالم روشن ہے
 ضوآن نے ہی کھولا دروازہ مشتاق کٹر کٹر آتے ہیں
 بس دور سے آتے عالم میں مشہور تمہارا کوچہ ہے

فیاض ازل نے بھیجا ہر محبوب عطا کا صندل ہے
 ملتا ہے کسے اب نکمیں بھلا محبوب عطا کا صندل ہے
 مجنون کو ملی ہو سلی بھی کیا روح نزا کا صندل ہے
 حورانِ جنان تبار کے تسلیم و رضا کا صندل ہے
 عالم میں ہدایت غیبی ہے اوس راہ ناکا صندل ہے
 خوشبو یہ جہان میں ہوتی ہے کیا اہل صفا کا صندل ہے
 ہے زیر زمین تو نکلی جب تک کسین راجی کا صندل ہے
 حورانِ جنان تبار کے تسلیم و رضا کا صندل ہے
 ببار ابھی پاتے ہیں شفا کیا دار شفا کا صندل ہے

(۷)

کوئی زہد کو - کوئی تقویٰ کو میں سر پر لیا صندل کو
 اے صحو مجھے اب خوف ہے کیا یہ دوزخ کا صندل ہے

(۱۶۸)

بنی کا دارث علی کا نائب لی کامل ابو العلاء ہے
 ہے فیض جاری جہان میں انکا عزیز و دیکھو ہر کجا ہے
 نصیب سے کہاں گد کے جو دیکھے شاتو لکھیا ہے
 یہ سمجھے ہم میں لباس بدل ہے نام رکھو ابو العلاء ہے
 ہوئی ہے تقصیر ہم سے کیا اکتا و صاحب اعتبار ہے
 ہے نہ بیان کہ نہ ہم وہاں کجا ایسی خوش میں مبتلا ہے

ہمارا ہادی ہمارا رہبر ہمارا مرشد ابو العلاء ہے
 عرب سے لیکر عجم تک کجا ہوا ترقی یہ دین احمد ہے
 ہو جو جد حالت پاپسی دولت سے جو چاہیں عظیم کہتے
 وہی ہر خطا ہر وہی ہر باطن ہی ہر اداں ہی ہے آخر
 کہے ہو قرآن میں سخن اقرب پر ہم سے ملنے نہیں جھٹکا ہے
 تمہاری خواہش میں یا جہاں میں دینا کو چھوڑنا ہے

| | | |
|---|--|---|
| (۵) | بلا و پاس اپنے صحو کو تہمت لائے گلے لگا لو تمہارے مننے کے شوق میں وہ عجب بلا میں نہنپا ہوا ہے | (۱۶۰) |
| وہ شہرگ سے نزدیک انسان ہیں ہے عجبت بخت ہندو مسلمان میں ہے وہی رنگ بیرنگ ہر شان میں ہے ظہورِ کل اب جزو اعیان میں ہے | | عجب خوب مزہ یہ قرآن میں ہے پتہ تو ہمیں میں تھسا اوس نازنین کا احد جب تعین میں احمد کے آیا کہان ذات مطلق کہان ہم مستبد |
| (۶) | تمنا ہی صحو کی ہے حزن سے پتا دے پتا دے جو انسان میں ہے | (۱۶۱) |
| پرائے آپ ہیں ہم پر خطا ہمیں سے ہوئی ادائے خدمتِ قالو لہی ہمیں سے ہوئی جنا تمہیں سے ہوئی اور وفا ہمیں سے ہوئی جہان میں دختر زنی ادائیں سے ہوئی بیلے بڑے کی جہان میں بنا ہمیں سے ہوئی | | ہمارے نقش یہ سب جہا ہمیں سے ہوئی نہیں فلک میں یہ طاقت تراٹھانا بار طریق عشق میں ثابت قدم ہے ہم ہی نہیں ہے آیت قرآن شہر و جہلہ اللہ لگانا تہمتِ عالم کا بے سبب تو نہیں |
| (۵) | انہیں ہے سیوہ دلدار عاجزی لے صحو طریق عشق میں فکر دعا ہمیں سے ہوئی | (۱۶۲) |
| اپنا اپنا دین و ایمان اور ہے کون کہتا ہے کہ انسان اور ہے | | اے مسلمانان وہ جانان اور ہے جانتے ہر اک ہیں اپنے حال کو |

ہے یقین پر اپنا قرآن اور ہے
شہر و جہہ اللہ کا میدان اور ہے

شور ہے نازل ہو مصحف ہین چا
کھیلے کیا ہو گلی کوچہ میں تم

(۷)

خوف سے بے خوف ہو جا صحو تو
اب تم گھر کا نگہبان اور ہے

(۱۷۳)

گھر میں دلبر ہے جستجو کیا ہے
ڈھونڈتے کس کو رو برو کیا ہے
برس برس ماہر و کیا ہے
چہرہ بقاہو تو میں تو کیا ہے
بیٹھہ دم بھر یہ گفتگو کیا ہے
یہ نگاپوئے کو بگو کیا ہے

پوچھتے کیا ہو آرزو کیا ہے
در بدر کس لئے بہکتے ہو
شش ہمت میں یہ جلوہ ہو کس
میں کو میں ہین فنا تو کر دیجئے
آرزو کو اوٹٹا کے کھجور دیکھو
کیون نہیں دیکھتے ہو اپنے کو

(۵)

جب یقین ہو چکا یہی ہے وہ
صحو کہتے ہین آبرو کیا ہے

(۱۷۴)

ساتھ اسکے دل ناچار چلا جاتا ہے
چوڑ کر گھر میں وہ بیمار چلا جاتا ہے
پوہنا تک نہیں مختار چلا جاتا ہے
چوڑ کر کعبہ کو دیندا چلا جاتا ہے

جبکہ پہلو سے مرایا چلا جاتا ہے
ملک الموت بھی شاید مجھے ہول گئے
حضرت عشق نے کی ہے یزالی دیکھو
آج تک ایسا سماں نہ کوئی دیکھا

بر ملا پیر و جوان کہتے ہین کیا خوب مجھے

| | | |
|---|--|-------|
| (۷۱) | صحو تیرا گرفتار چلا جاتا ہے | (۱۶۵) |
| <p>گھر مرے آنے میں پھرم تو تکلم کیا ہے نور مردم کا ہے کیا آنکھ میں مردم کیا ہے کشتی بول کو مرے خوفِ تلاطم کیا ہے لوری کسی ہے یہ جبریل کی تم تم کیا ہے خیر ہے قبلہ من حیلہ گندم کیا ہے تیری رحمت کے مقابل میں یقلم کیا ہے</p> | <p>لبِ اعجاز سے فرماؤ تبسم کیا ہے نہیں بے پردہ اونہیں دیکھا کس نے اب تک نا خدا سے نہیں کچھ کام خدا حافظ ہے اپنے آغوش میں اکدم تو مجھے سونے نے تجھ کو منظور تھا جنت سے کہ نکلے آدم ہم گنہگاروں کو کافی ہے وسیلہ تیرا</p> | |
| (۵) | <p>شہِ قاسم ہے ترار و زازل سے حامی صحو پھر تجھ کو شفاعت کا تو ہم کیا ہے</p> | (۱۶۶) |
| <p>ہمیں کافی تھے درگی گدائی تمت نامرادوں کی برائی کہ تیرا کام ہے حاجت روائی عجب کیا کر کے مشککاشائی</p> | <p>مبارک آپ کو ہو تختِ شاہی تری چوکٹ پہ جب کی جہ سائی مے ہر کام کا حامی تو ہی ہے ہر وسہ آپکا ہے میرے دل کو</p> | |
| (۴) | <p>ہے قربانِ صحودل اور جان سے اسدم صدائے سخنِ اقرب جب سائی</p> | (۱۶۷) |
| <p>کہ ہم بیسوں کو لانا غضب ہے حسینوں سے دل کا لگانا غضب ہے</p> | <p>ترا اے صنم یہ ستانا غضب ہے رقیبوں کے گھر آنا غضب ہے</p> | |

| | |
|---|--|
| نگاہوں سے یہ سُکرا نا غضب ہے | وہ روپوش ہو کر کئے ہم کو ظاہر |
| (۷) | زبانی مری اون سے اتنا تو کہ دو کہ صحیح حزمین کو ستانا غضب ہے |
| دوئی کا یکا یک جو پردہ اوٹھا ہے کہ شمع رسالت سے دل پڑیا ہے محبت میں حضرت کے دل گل گیا ہے جو تھا ما سوا سب کا سب جل گیا ہے مدینہ دکھا دو یہی التجا ہے خوشی مجھ کو حاصل ہو پر عذر کیا ہے | جو قطرہ تھا دریا میں اگر سایا کر و شمع روشن نہ مرقدہ بھکے عزیز و ستاؤ نہ تم جوڑو اسکو لگی آگ عشق پیمبر کی سی طفیل شہید ان کرب و بلا اب جدا تن سے سر ہو تو قدمونہ پھرو |
| (۵) | اگر دل ہے بیمار اے صححو جاؤ مدینہ تمہارا تو دار الشفا ہے |
| جان عالم لاکہ میں اور جان جانان ایک ہے ماہِ رخشان میں بہت تہرہ رخشان ایک ہے شک نہ کہہ دلیں ذرا اگر مسلمان ایک ہے تاج گیر و تاج بخش اور سب کا سلطان ایک ہے | جان فدائے جان جانان یا رانان ایک ہے پر تو رخسار سے روشن ہوئے دونوں جہان بات اک نا در تجھے کہتا ہوں کے طالب تجھ ہئے دیکھا شہر میں پالی خلعت بشمار |
| (۵) | ہوش میں آ صححو نادان جوڑ دے بس تو صول مختلف صورت ہیں حرفان دیکھ قرآن ایک ہے |
| (۵) | (۱۸۰) |

| | | |
|--|--|-------|
| <p>ہوا کام پورا یہاں آتے آتے چمن لٹ گیا باغبان آتے آتے لے آئے ہیں بارگراں آتے آتے بیان کر چکا داستان آتے آتے</p> | <p>کہاں رہ گئے تے میان آتے آتے فقط شور باقی ہے زراغ و زغن کا امانت کے بدلے ہے عصیان کا دفتر میں انسان ہوں صاحبِ فرشتہ نہیں ہوں</p> | |
| (۴) | <p>ستارے مرا حال اے صححو اونکو جگر پٹ گیا چکیاں آتے آتے</p> | (۱۸۱) |
| <p>جب سے دیکھا مرثاجرت مری آنکھوں میں ہے کون کہتا ہے غلط کثرت مری آنکھوں میں ہے ایک دو دم کی ابھی فرصت مری آنکھوں میں ہے</p> | <p>تیری صورت کی قسم صورت مری آنکھوں میں ہے بلغ وحدت کا گھلا رہتا ہے دروازہ مدام انتظارِ یار میں آنکھیں مری پتہرا گئیں</p> | |
| (۵) | <p>صحواب مجھ کو نہیں ہے مان زر کی آرزو دولت دیدار کی دولت مری آنکھوں میں ہے</p> | (۱۸۲) |
| | <p>ولہذا قدس سرہ فی النعت</p> | |
| <p>قسم ہے خدا کی خدا آپ کا ہے بیان اور وہاں آسرا آپ کا ہے بتاؤں میں کیا جو بتا آپ کا ہے خدا کی قسم رو نما آپ کا ہے</p> | <p>محمد یہ ارض و سما آپ کا ہے مجھے ہر طرح سے بچا لو محمد مقید کہوں گے تو مطلق ہیں حضرت مراد دل سراپا ہے آئینہ خسانہ</p> | |

| | | |
|--|--|-------|
| یوں میں تصور بسا آپ کا ہے | نہیں آنکہ کولے سے کلتی ہر اللہ | |
| زمین آپ کی ہے زمان آپ کا ہے دو عالم میں جلوہ عیان آپ کا ہے وصال اب مجھے تو عیان آپ کا ہے نہان و عیان لایان آپ کا ہے | مجھ یہ کون و مکان آپ کا ہے سما سے سما تک آئینہ خانہ نہ موقوف نزدیک اور دور پر ہے تصدق تمہارا ہے جو کچھ کہ ہے سو | |
| (۷) | اسے ہر طرح سے بچانا محمد یہ صحیح حنین مدح خوان آپ کا ہے | (۱۸۴) |
| منقطع عالم سے دل کی آشنائی ہو چکی تہمت ناحق برائی اور بے لائی ہو چکی اب کہ دورت جا چکی یار و صفائی ہو چکی عہد بیری میں ہزار کیا جب شبانی ہو چکی جام وحدت پل چکا ہون پارسائی ہو چکی سنگ دہلیز صنم پر جبہ سالی ہو چکی | بزمِ جنان تک کہین کیا جب سالی ہو چکی چوڑے اسلام کو اور بنگہ سے کام کیا آئینہ میں کچھ نہیں تیرے سوا آئینہ رو بادہ خواری خوب ہے لیکن جوانی چاہئے الوداع لے زہد تقوی الوداع علی عقل و ہوش خاتمہ بالخیر کا اب خوف کیا ہے ہونو | |
| (۵) | صحیح نظر صحیح باطن ایک تھا اب دو ہو مختلف صورت ہوئے ظاہر جدائی ہو چکی | (۱۸۵) |
| دل جلائیے لئے زہد کباب اچھی ملی | صبح دم مفضل میں ساقی کے شراب اچھی ملی | |

| | | |
|--|--|-------|
| <p>مصحفِ رخسار کی اُم الکتب ابھی ملی فرشِ نخل سے ملائم کیا مٹرا ابھی ملی دختِ رز پر مرغمان خانہ خراب ابھی ملی</p> | <p>ہے نخلِ خالی ہمارا ایک جمیل کے سوا آسمان کی ہے رضائی اور زمین کا بستر منہ سے چلتی ہی نہیں اب کیا کوئی بدین</p> | |
| (۵) | <p>صحو نازان کیوں نہ دل خوش نصیبی پر مرا دولتِ پابوس اوسکی آبخواب ابھی ملی</p> | (۱۸۶) |
| <p>حُسنِ یوسف کی کہانی اور ہے اپنی اپنی لذتِ رانی اور ہے موسمِ خوش نوجوانی اور ہے اوسکی ہر دم مہربانی اور ہے</p> | <p>عاشقوں کی جانفشانی اور ہے کون سمجھے ہے کسی کی بات کو یاد پیری میں کرو گے یا نہیں ہو تو آگہ بلدی اپنے حال سے</p> | |
| (۶) | <p>جاننا کی ہے میحاً صحو اسے درِ دل تیرا نہانی اور ہے</p> | (۱۸۷) |
| <p>اب تک تجھے ایدلِ نین کچھ اپنی خبر ہے اس راہ میں سالک کے لئے سود و ضرر ہے ہستی میں مسافر ہوں مجھے بیم و خطر ہے موجود ہر اک حال میں سامانِ سفر ہے اوس شوخ کے رتبہ کیلئے خوب یہ گھر ہے</p> | <p>کیا جانے کوئی اوسکو ادھر ہے کہ اودھر ہے بازارِ محبت میں نجا ہاتھ تو خالی رہتا ہے امانت کا مے سر پر گرانِ بار آزادِ وجودِ نیا سے بہن وہ لوگ ہیں لچھے صورت کو مری دیکھ کے کہتا ہے پرورد</p> | |
| | <p>اگر تارا ہے واعظ کے تو کیا کہنے سے بندے</p> | |

| | | |
|---|--|--|
| (۴) | ضامن سے تراصحو تو پھر کیا تجھے ڈر ہے | (۱۸۸) |
| <p>آج مشہور ہے سرکار کی گپوشی ہے تیرے میخواروں کو کیا دیکھئے بیوشی ہے کوئی جب گرا نر ہا یا سبکہ ڈوشی ہے</p> | | <p>دن ہے یہ عید کارندوں میں ہم آغوشی ہے درمیانہ گھلا یا رکی سے لوشی ہے جیتے جی جو کہ مرا پھر او سے مرنا کیا ہے</p> |
| (۴) | جان اور بوجہ کے پھر دور سمجھنا او سکو صحویہ کیسی تری اسے فراموشی ہے | (۱۸۹) |
| <p>سنگر ہاتھ میں خنجر لیا ہے ہزاروں تن جدامر سے کیا ہے سر تسلیم ہوں جو کچھ رضا ہے ہوا اترا تو انکار کیا ہے</p> | | <p>دل ساقی زمین کر بلا ہے کسے طاقت مقابل ہو اجل سے تجھے منظور ہے کہ قتل پیا ہے بچے ہرند کو تو تم یا مسلمان</p> |
| (۵) | ہوا صا در جو نر بان اُلسٹ جو اب صاف صحویہ اپنا بلی ہے | (۱۹۰) |
| <p>فی الحقیقت میں نہیں ہوں یا رہے دیدہ خود بین تیرا بیکار ہے دیدہ حق بین تجھے درکار ہے خوابِ غفلت سے اگر بیدار ہے</p> | | <p>عاشقوں کو روز و شب دیدار ہے سرمہ وحدت تجھے اب چاہئے وہ تو تیرے پاس ہے لے بصر دم میں وصل پیا ہے اسے بے خبر</p> |
| | خوفِ محشر کا بچے ہے صحویہ کیا | |

| | | |
|---|---|-------|
| (۵) | تیرا حامی حیدر کر رہے | (۱۹۱) |
| <p>گر ملاقات کو آئے تو خوش قسمت ہے پاس کے پاس مجھے گھر میں ملی دو ہے وصل کی کہو یہی چکا ہاتھ سے وہ دو ہے منہ سے گر بولوں تو پیر سر پہ کھڑی آفت ہے</p> | <p>کلبہ خاص میرا رشکِ درجنت ہے میں نہیں جاؤنگا کعبہ کو کبھی چوڑے تجھے دہو کا زاہد کو ہوا پیچھے بڑا جنت کے ہونٹ ہی میرے ہیں درو انت ہی میرے پاس ہے</p> | |
| (۵) | <p>کیا ضرورت تھی انا لحق کو جو بولنے منظور نئے میں نالی کی صدا لئے پچھو تمہیں ہے</p> | (۱۹۲) |
| <p>گر کہیں لامکان میں اس مکان میں کون ہے بندہ پرور آپ کے وہم و گمان میں کون ہے شعبہ بازی دکھانا آسمان میں کون ہے صورتِ او شامین این و آن میں کون ہے</p> | <p>صورتِ تصویرِ جانان و دو جہان میں کون ہے فہم میں آنا نہیں بھر جسم و جان میں کون ہے مختلف صورت کے ظاہر عالم امکان میں ہے منزہ قید سے وصفِ جمالِ اوس یار کا</p> | |
| (۷) | <p>صحو کس بقید کو اپنا دے ہو نقدِ دل یہ تو فرماؤ مجھے ہو دو زبان میں کون ہے</p> | (۱۹۳) |
| <p>میرا کفر و اسلام و ایمان تو ہے تو جی میرے پیارے میرے کجاں تو ہے مصیبت زدہ دل کا ارمان تو ہے میں سمجھا تجھے شاہِ جیلان تو ہے</p> | <p>مقید نہ مطلق مسلمان تو ہے مجھے جان کی اپنی پر وہ نہیں کہہ ہو احوال ابتر گلے سے لگالے مجھے نے نہ دہو کا خدا کیلئے اب</p> | |

| | |
|---|--|
| چڑھاتا ہے سولی پہ سلطان تو ہے میری جسم اور جان میں ہر آن تو ہے | لگا کر مجھے کفر کا تو نے فتویٰ صدائیں رہا ہوں تری گوشتوں سے |
| (۷) | امانت اٹھا صححو لائے ہیں سپر بیان وہاں سے آیا سو انسان تو ہے |
| خطا میں کچھ لکھا ہے اور اونکی زبانی اور ہے عصبر کی جان عالم یہ کہانی اور ہے عشقِ بازی میں باق کھن کر آئی اور ہے بندہ پرور اپنا اپنا یا ر جانی اور ہے تھے یوسف کی تم یہ میرا جانی اور ہے بُلبُلِ دل سے تو سُن اُو کی زبانی اور ہے | کیا کہوں قاصد مرادِ در نہانی اور ہے خاک چھانی اک زمانہ جستجوے پار میں گب برابر ہوشیندہ جسے دیکھا آگھ سے ہے کسی کو جب دینا ہے کسی کو جب جاہ اے زلیخا یاد رکھ تو رو برو کہتا ہوں میں سختیاں آبا عثمان اوس گل کی خاطر سے میں |
| (۴) | مے سے تو بچ جائے عبد میں ہری کے صححو جو چلے جاتے نہیں لطف جوانی اور ہے |
| پسند سوشی کی چاہی سوزی فقیر صورت ال کہ ہے خودی کو دل سے بُٹھا چکے ہیں ہر اکمانی حال کہ ہے بنا ہے ہین باتیں گہ میں تمیز او کو خیال کہ ہے | عزیزو کہتے ہیں من توافی ہمارا او کو خیال کہ ہے ہوا پچاکی کے خاک ترا کر دبا نہ نام و نشان باقی شرابِ غصہ کے ہیں ناہیہ جو ہر اپنا دیکھا ہے ہین |
| (۵) | نرالا ہے سب صححو میرا فلک کا والی نہیں سلطان قسم ہے تری زلیخا تم کو کہ تیرا یوسف مثال کہ ہے |

| | | |
|---|---|-------|
| <p>ننگکدرو ح قلاب سے کہیں مہمان جاتی ہے غضب میں شوخیان اوگی ہماری جان جاتی ہے ملائے خاک میں چاہت مری ہر آن جاتی ہے پلٹ کر پاس سے میرے قضا ہر آن جاتی ہے</p> | <p>خوشی اوگی ہماری آبرو دربان جاتی ہے ندامت پرندامت لگا کر چاند پر بہت بلائے ناگمانی ہے جسے دخت رز کو بھی ڈراتا ہے مجھے مرنیکے پہلے کس لئے زاہد</p> | |
| (۸) | <p>ترسی صورت نہیں جیتی چہا نہیں لاکہ پر دے میں جد ہر دیکھا او دہرائے صحویہ پچان جاتی ہے</p> | (۱۹۷) |
| <p>اور قفس میں جان وحشی طالب دیدار ہے جامِ حرم کی کب سے پرہ اجس لغل میں یار ہے نہ کوئی کونس ہے میرا نہ کوئی غمخوار ہے طفل نادان کر ہے خالی نہیں نگار ہے چشمِ عالم میں سدا پاسنِ دلیلِ خواہ ہے سب سے بہتر عاشقوں کو دولت دیدار ہے نام ہستی سے عزیزو اونکو ننگ و عار ہے</p> | <p>دل کو ہر دم ہر گڑھی سودا سے زلف یار ہے عاشقوں کو درد دل سوز جگر درکار ہے آج کل میں کس کشاکش میں پڑا ہوں دوستو ہو گیا شاید جنونِ بستی سے گبر اتا ہے دل عشقِ یلانی میں ہوئی مجنون کی کیا نوبت کہوں سرخ و راحت کچھ نہ پوچھو جیتے جی وہ پاگئے بعد مرنے کے زمین پر ہے کہاں اونکا قرار</p> | |
| (۵) | <p>کیا غرض ہے عاشقوں کو دین اور دنیا سے صحو تھے عاشق کے تین چاہت تری درکار ہے</p> | (۱۹۸) |
| <p>ملا معشوق قسمت سے بلا کا وہ شرابی ہے مگر اونکی جان میں لے عہد بڑو کا میابی ہے</p> | <p>گلِ بلخ استی ہی رخ روشن گلابی ہے رقیبوں کے سکھانے ہوئی میری خرابی ہے</p> | |

| | | |
|---|--|-------|
| مصفا چہرہ ہے او کا عجب و خوش کتابی ہے مرا و نا وہی جانے دل یریاں کبابی ہے | تلاوت مصحفِ مخ کی کے مقدور ہے کسکا گداز و سوز و غم کی کچھ نہیں لذت سے عالم کو | |
| (۵۱) | ہے فکر کے صحو فردا کی قضا سر پر کھڑی ہر وقت بصورت برف ہے دنیا بقا تیری جبابی ہے | (۱۹۹) |
| تھے ہیں نغمہ زن بسیل کی گل سے آشنائی ہے خوابی کے ہوا اور پے خیال پار سائی ہے ہو کیسے گرم بازاری کہ دل میں خود نمائی ہے جب سے ہر شہر میں صاحب کہ اونکی رونمائی ہے | چمن میں صبحم باد بہاری تنکے آئی ہے مشیت آنکر گیسری یا جب ہاتھ میں تسبیح نہیں ہے کیسل لڑا کون کا محبت سخت شکل ہے ڈراتا ہے کسے زاہد بونے مشہور عالم میں | |
| (۴) | روشن ایسی جہان میں کہ نہیں ہے صحو غیریت خدائی میں عیمان دیکھا طریق بوالعلائی ہے | (۲۰۰) |
| جلا چکا ہے مے د لکو وہ کبابی ہے جیا کرے نگرے عین عین جبابی ہے عزیز و یار کا چہرہ مرے کتابی ہے ملی یہ مفت میں صاحب تمہیں نوابی ہے | گر ان فروش ہے پیرِ خان شرابی ہے بتوں کا سا مناد بچ کیا کرے کوئی نہ کیوں نخل ہوز لیا جو دیکھے آنکھوں سے شکار کرتے ہیں دنیا کا آڑ میں دین کے | |
| (۶) | وگر گون حال ہو اصحو کا ہے ملنے سے زیادہ کل سے مے د لکو اضطرابی ہے | (۲۰۱) |
| خاک سمجھے نہ او سے گبر و مسلمان ابھی | خانہ بردوش پٹے پھرتے ہیں نادان ابھی | |

کیون نہ حاصل ہوا نہیں تخت سلیمان ابھی
دلین باقی ہے تے وصل کل ارمان ابھی
دیکھے ہونا ہے کیا صا جو سامان ابھی
اپنا محرم کو کیا حضرت انسان ابھی

عظمت فی شان سے تھے میں گد اسب ممتاز
سیری ہوتی نہیں عاشق کو بجز روز جزا
زنگ بیزنگ ہوا اونکا اشارہ ہے غضب
منفعل ہو گئے اب دیکھ عنایت کو تری

(۱۲)

طفل کتب ہی رہا خیر تو ہے ہوش میں آؤ
صحو سبجما نہیں تو معنی ایسا ابھی

(۲۰۲)

ہزاروں طرح کی کپڑے ملا ہے
ابھی تو قسمتوں میں کیا لکھا ہے
ہین ہم اب اور ہمارا دل رہا ہے
قفص سے مرغ جان اب آ رہا ہے
پڑی بیرون میں گونز بخیر پا ہے
اگر ہم سے ملے تو کیا بڑا ہے
جو کہ تے قتل ہو پھر عذر کیا ہے
تمنا ہے یہی اور دعا ہے
نعل میں بس خیالِ دل رہا ہے
حضور می لی مع اللہ بر ملا ہے
کہ باتوں میں مر مطلب ادا ہے

ہو ادل آپ پر جو مبتلا ہے
یہ عقدہ ہم پر کچھ کھلتا نہیں ہے
کبھو ٹمنا نہیں قسمت کا کھسا
نہیں سننے کے واعظ کی نصیحت
ہیں دیوانے ہوئے اوس گھر کے اب ہم
تو یوسف ہو تو میں بیشک زلیخا
یہ سہرا آپ کے قدموں پہ حاضر
پکار و نام سے اک بار مجھ کو
چلون گا پیچھے محشر میں تمہارے
مجھے غافل نہ سمجھو عرفا فلو تم
کہا تک میں چپاؤن عشق کی بات

| | | |
|--|---|-------|
| (۵) | کمان ہے صحو میں ککو سناؤن میر اقصہ نہایت بس بُرا ہے | (۲۰۳) |
| تخم وحدت در زمین دل ہراک کے بوچکے بس تم سے باغبان کے مرغ بیکس روچکے اپنی اپنی زندگی سے ہاتھ ہراک ہوچکے منگے جگر گے تمامی ملک ہستی کوچکے | مستفیض فیض اقدس و نون عالم ہوچکے ہین غفس میں بند بیجا آب دانہ تنگ ہے آہ مظلومان سے اب تک نیگوں ہے آسمان جو گئے جیتے ہی وہ خوشحال میں بہ جا میں | |
| (۴) | پاسان ہے او کے در پر رات بہرہ بانہین کون کہتا ہے رفیقو صحو کیا بس ہوچکے | (۲۰۴) |
| یار کا سب سے نزا لبا کین کچہ اور ہے اوس کے سگے کا ہراک جا چرچین کچہ اور ہے ہرزبان پر یار کا شیرین سخن کچہ اور ہے | جامہ توحید کی سر پر پہن کچہ اور ہے کسو ہے یار اکہ دم لے کوئی اہل جہان یہ لطافت لائینگے شاعر کمان سے شعر میں | |
| (۷) | اوس کے کوچے میں گیا دل عاقبت محمود ہے ظاہر اہل شیع کا گور و کفن کچہ اور ہے | (۲۰۵) |
| مہنس کے بولا کہ میں و تو کیا ہے پھر دوبارہ یہ گفتگو کیا ہے فاش کہتا یہ کو بکو کیا ہے پیش آئینہ مہو بکو کیا ہے | دل سے پوچھا کہ آرزو کیا ہے جبکہ تو سن چکا ہوا ظاہر رازِ معشوق ہے مرے حساب وہ تو نماز ہے زمانے کا | |

| | | |
|--|---|--------------|
| <p>بندہ پروریہ جستجو کیا ہے پوچھتے اوس سے ابرو کیا ہے</p> | <p>ہر صفت سے تو خود دہوا موصوف عشق کا جب سے میں ہوا بندہ</p> | |
| <p>(۵)</p> | <p>صحو آیا ہے پائے بوسہ کی کو تجھ سے سوا ادسکی آرزو کیا ہے</p> | <p>(۲۰۶)</p> |
| <p>دست بیعت کر چکا ہوں ہر فراموشی آج ہے حد سے بچ رہا ہے حرارت دلگدازی آج ہے شان پاک بو العلا کیا بے نیازی آج ہے وقت فرصت ہے غنیمت عشق بازی آج ہے</p> | <p>مست ساقی کیوں نہ ہوندا نوازی آج ہے ڈہنگے برس کے زوال فیض بخشی کا ترے مست ہیں ادنیٰ و اعلیٰ ہے ملک حیرت زدہ دیکر کیا چوگان و میدان رو رہے آپ کے</p> | |
| <p>(۴)</p> | <p>کیا خبر کل کی ہے کسکو فکر کیا کرتا ہے تو صحو یہ پوسٹ سید تجھ سے کار سازی آج ہے</p> | <p>(۲۰۷)</p> |
| <p>غافل ہیں عالم آپ کے جانے مجھے وہاں کون ہے محتاج اپنے آپ ہیں بیساز دساں کون ہے برہہ کیا ہے پار نے ہندو مسلمان کون ہے</p> | <p>عاشق نہیں معشوق میں پرہ نشین ان کون ہے کیسہ ترا خالی نہیں کرتا گدائی بے عیث دہو کا ندے ترا ہا مجھے قرآن کے معنی میں ہم</p> | |
| <p>(۵)</p> | <p>کہنا میرا سن صحو تو نسبت اضافت چوڑ ہے لیلیٰ کمان مجنون کمان صحرانوردان کون ہے</p> | <p>(۲۰۸)</p> |
| <p>برزم عشاق میں آمادہ وہ کچھ جو رہے ہے خیر ہے صاحب اب اونکی تو لگا اور رہے ہے</p> | <p>آج کل چکے کی جنبش ہی نئے طور پہ ہے منتظر کب سے کراہوں اد نہیں پر دیا گیا ہے</p> | |

| | | |
|--|---|--------------|
| <p>چکراؤ کو بھی مری فکر میں غور یہ ہے جگھٹا یار کی محض میں نئے طور یہ ہے</p> | <p>جھکو جس کام کی دہن سے وہ فلک کیا جانے مست و پیچہ دہن ہر اک پیرو جوان آج کے دن</p> | |
| <p>(۷)</p> | <p>صحور زندان ازل جمع ہیں منجھا میں کل تھا جس دور پہ جام آج بھی اُس دور پہ ہے</p> | <p>(۲۰۹)</p> |
| <p>کیا ہمارے یار کی تصویر ہے باپ ہے استاد ہے باپ ہے جا چکی عورت ہوا دلگیر ہے بن چکا دل اندون شیخ ہے کیا ہماری شو منی تقدیر ہے کرنین سکتا کوئی تدریس ہے کنچ گئی نظم کی کیا شیر ہے</p> | <p>جس نے دیکھا ہو گیا حیران ہے رتبہ عالی جہان میں تین ہیں دل لگانا غیر سے اچھا نہیں کیا کیا صیاد نے سید ام کے آکے دروازہ پیرے پیر گیا اب مسحانے اوٹھایا ہاتھ کو سیکڑوں سڑاڑ گئے بے مار کے</p> | |
| <p>(۵) ہم جیتے جی ہی جان اپنی گذر گئے لاکھوں ہزاروں دیکھتے بس منتظر گئے کیا جانے کربلا ہے کہ قاصد بھی مر گئے قول و قرار بول گئے بے خبر گئے</p> | <p>(۲۱۰) اقرار کر کے آپ جو ہمسے مگر گئے کیا فائدہ ہے جینے سے آخر تو موت ہے جاتا ہے جو ادھر کو بھرتا نہیں ادھر افسوس کی ہے جائے کہ آئے تیرے کئے</p> | |
| <p>آئے تے ہم جہان میں کچھ دیکھنے کو میر</p> | | |

| | | |
|---|--|-------|
| (۶) | کہتے چنانی آنکھ کہ ہم بے سفر گئے | (۲۱۱) |
| مفت میں دیدار دولت کو گئے شہر کے زاہد شہرابی ہو گئے نقد دل دیکھے نہ ہمالے کو گئے دیکھ صورت کو عن نیران و گئے ملتے ہی پارس سے سونا ہو گئے قافلے والے روانہ ہو گئے | رات کو صاحب سلامت ہو گئے عمد میں ساقی کے میرے صاحبو آئے تھے کس کام کو بازار میں آئینہ تھا جب تلک کچھ ہی نہ تھا ہر دل ناچینہ نہا ہن آپسے چوڑی مجھ کو اکیلا دشت میں | |
| (۵) | آج میرے دفتر عصیان کو صحو آب رحمت سے ملا لنگ ہو گئے | (۲۱۲) |
| بزم جہان میں حیف سے روپوش ہو گئے زاہد تمام شہر کے مے نوش ہو گئے قول و قرار دل سے فراموش ہو گئے اچھا ہوا خوشی سے ہم آغوش ہو گئے | غمرے سے لاکھوں آپکے بیہوش ہو گئے پیرو جوان دور میں ساقی کے کست تھے اجنان کس قدر ہیں کہ چچانتے نہیں مشاطہ عشق کی اونہیں لالی جو کھینچ کر | |
| (۵) | لو جیتے جی نجات کا پیغام آگیا بارگندہ سے صحو سبکدوش ہو گئے | (۲۱۳) |
| پلایا ساقی نے پانی شراب کے بدلے عذاب دین کوئی مجھ کو ثواب کے بدلے | بدل گیا ہے زمانہ جناب کے بدلے قسم میں کہا کے کھون کا گلہ نہیں سدا | |

| | | |
|--|--|--------------|
| <p>بغل میں اوسکے ہے شیشہ کتاب کے بدلے جلا یا دل کو ہے ظالم کیا کے بدلے</p> | <p>نخاؤ و عفو نصیحت پر اسکے تمہر گز فقط منے کے لئے اپنی آگ پہنکا وہ</p> | |
| <p>(۵)</p> | <p>کہاں یہ لطف عنایت تھی بعد رستے کے وہ صححو چلتے ہیں اتنی عتاب کے بدلے</p> | <p>(۲۱۴)</p> |
| <p>عشق بازی میں جنون تیرا تصرف کیا ہے تیرے سرکار میں اے عشق تاملطف کیا ہے علم سینہ ہو جسے علم تصوف کیا ہے عذر معقول ہے اور وجہ توقف کیا ہے</p> | <p>صاف فرمائیے اب مجھ سے تکلف کیا ہے رنج و غم روز و رزون مجھ کو عطا ہوتا ہے کس کو یار ہے تم سے آگے کوئی بات کہے پاس کے پاس ہے گھر میں آئے حساب</p> | |
| <p>(۵)</p> | <p>صححو تم ہم کو کہی آپ بُلانے تہی نہیں جمع اغیار ہیں سب ادج سے تعرف کیا ہے</p> | <p>(۲۱۵)</p> |
| <p>جو تھا باطن وہی ظاہر ہوا ہے تو ہی کیا صورتِ آدم نما ہے کہ ہر صورت میں صورتِ یکتا ہے یہ کیسا یار نے پردا کیا ہے</p> | <p>دل مضطرب ہمارا آشنا ہے جد ہر دیکھا جہان میں تجھ کو دیکھا بن یا آئینہ دونوں جہان کو نہیں چپا تا کوئی کس کو</p> | |
| <p>(۵)</p> | <p>مجھے دہوکا ہوا ماوشما سے نہیں تو صححو کوئی دوسرا ہے</p> | <p>(۲۱۶)</p> |
| <p>جیسے پولون میں ہنگتی باس ہے</p> | <p>دل نہیں دلبر ہمارے پاس ہے</p> | |

| | | |
|---|---|-------|
| <p>کیا قیامت پر قیامت یاس ہے سب گناہوں سے یہ قسطاں ہے اب رسول اللہ کی ہم کو آس ہے</p> | <p>ادوں سے ملتا تو کہو ہوتا نہیں اپنے اعمالوں کا کیا کچھ ہو بیان کس بروسہ پر ہیں جیسے عاصیان</p> | |
| (۵) | <p>مجھ کو محشر کا نہیں کچھ خوف صحو پیشوا ایسا راویان عباس ہے</p> | (۲۱۷) |
| <p>غیر سمجھے نہ کوئی بت بھی ہے نورت میری دل میں اصلا زکین دونوں کدورت میری بے مزدورت ہے جہاں بیچ مزدورت میری بے نیازی کی ہے کیا شان عزت میری</p> | <p>صورت یار کی تصویر ہے صورت میری ہے قسم شیخ و برہمن کو میرا منہ دیکھین ساتھ مختاری کے عالم ہے تمامی مجبور بات سمجھے نہ کوئی اور ست نے آئے</p> | |
| (۶) | <p>صحو کیا عالم اجسام میں تم ہوں گے لوگ کسطح سے کرتے ہیں کفورت میری</p> | (۲۱۸) |
| <p>جفا و جور زمانے کے ہم اٹھائے چلے جہاں میں دیکھا حسینو نکو دل لگائے چلے دم جبا بتے ہر دم جہاں میں آئے چلے دم اخیر ہی ہم کو وہ آرنائے چلے کفن میں دیکھا جو انوکھو منہ چپاے چلے</p> | <p>شعور ہستی خالی کی خاک اڑائے چلے نہ جاگلی میں تو اونکی اب ایدل نادان کچا نہ عرصہ ہے اس بحر میں کوئی دیکھا ابھی تلک یہی شک و نکتے دلینے بانی جہاں میں دیکھا یہ ہمنے مقام عبرت ہے</p> | |
| | <p>کبھی رلاتے ہو ہم کو کبھی ہنساتے ہو</p> | |

| | | |
|---|--|-------|
| (۵) | جہان میں صحو کو تنے میان ستائے چلے | (۲۱۹) |
| دلِ ناشاد میرا شاگرد و کھبِ علی روضہ والا کو دیکھوں میں تمنا ہے یہی گردِ روضہ کے پرونگا گو یا شہپر سا کبھی کبھی ہو جائے جو موقع تو کروں عرض ہی | یا نبی مجھ کو دینہ میں بلا لیجے کبھی مجھ کو دنیا کی ہوس ہے نہ ہوسِ عقبی کی مجھ کو وہ آنکھہ کمان دیکھوں جمالِ روشن ضبط کب تک میں کروں آپ سنیو یا سنو | |
| (۳) | اشتیاق تیکہ بیدار تو دارِ دلِ من دلِ من داند و من داند و دلِ من | (۲۲۰) |
| کروں کیا میں قیامِ تیرے بیان نہیں دکھ کے جگمگ میں ہم تو ہنسے تو دین ملا دینا نہ ملی | میری عمر گز گئی اونے میں تو خط ہی لکھا نہ تو آ یا میانِ قیامِ تیرے کو بولے یہاں جاؤ گے کیا کہہ لیجے وہاں | |
| (۵) | یہاں آیا وہاں سے تو کام تھا کیا ذرا ہوش میں کہوں صحو اپنی نہ پرانی کی تیسے دلکی تو ایک گز نہ کھلی | (۲۲۱) |
| عمر کھب بچہ نہ کوئی ایسا تاشا دیکھے تیری ہر بات میں عجز از سجا دیکھے آج تک شعبہ ہم اک ہی نہ ایسا دیکھے لکھا قرآن میں ہے طور یہ معنے دیکھے | ہے خنک چشم وہی یار کا جلوہ دیکھے کیا کراہت ہے تری لے لے مے فخرِ عالم کس قیامت کی ہے رفتار کو خیر تو ہے یہاں ہر اُمتِ عاصی کو یہ مزہ پہنچا | |
| (۵) | صحو کیا تجھے کہوں اونکی خوش قسمت ہے دو ذونِ عالم میں تیرا یا رسہارا دیکھے | (۲۲۲) |

| | | |
|--|---|--------------|
| <p>قطرہ کو بجز قطرہ اور یا نہیں سمجھے کعبہ نہیں سمجھے اور سے قبلہ نہیں سمجھے بس اپنے سوا اور کو مولے نہیں سمجھے سمجھے ہیں وہی آپ کو بیجا نہیں سمجھے</p> | <p>بندے کو کوئی بندہ درگاہ نہیں سمجھے کتے ہیں جسے دل وہ تیرا خاص مکان ہے بیتش یہی دانش یہی فہمید ہی ہے ظاہر ترا تشبیہ ہے باطن ترا تنزیہ</p> | |
| <p>(۷)</p> | <p>خود وحدت و کثرت میں ذہی جلوہ نماہری ہم صححو الگ یار کا سیدہ نہیں سمجھے</p> | <p>(۲۲۳)</p> |
| <p>چاہئے صبر و رضا قلبِ حزن کے واسطے جمع ہیں اجباب سارے اس مہین کی واسطے ہمنے سب کچھ سہہ لیا اس مہین کی واسطے ہم بنا اس گھر کی دیکھے کفر و دین کی واسطے بے قضا کے ہے قضا اہل یقین کی واسطے تمتین فرے ہیں میری عیب میں کی واسطے</p> | <p>ہے جفا و جو زبہا نازنین کے واسطے لا مکان نین دل بنایا دل نشین کی واسطے درد و غم رنج و مصیبت دل سے پوچھا چاہئے پنہتر بر باد کرنا چاہئے عاشق کے تمہیں گو سفند موت ہی ہے اک غداے عاشقان خیر و شر کے آپ جانتے ہم فقط محکوم ہیں</p> | |
| <p>(۵)</p> | <p>صحو اب کیا خوف سے تھمک گناہ بڑھاتے ہے دعویٰ الم حرمۃ للعالمین کی واسطے</p> | <p>(۲۲۴)</p> |
| <p>قلب کو سونا بنایا مثلِ کندن دیکھئے گور میں کانٹے بے ہیں اونکے کارن دیکھئے ہے برآمد باغ میں وہ رشک گلشن دیکھئے</p> | <p>مچے اونکے روبرو ہے سینہ درین دیکھئے گلر خونکے چاہ کا جاتا نہیں خالی اثر ایسے کیلے پر رہے ہیں ہر روش پر ناز سے</p> | |

| | |
|---|--|
| گر گئی خانہ خرابی عقل کو دن دیکھئے | قدر کیا بقدر کو ہے اوس در نایاب کی |
| (۳) | <p>دن نکل آیا مگر صحو اب تک جاگا نہیں خواب غفلت سے نہ چو کا سخت خفتن دیکھئے</p> |
| زندگی کا لطف سے جانان تیرے دیدار سے پوچھتے کیا خیریت ہو ز گس ہمارے | پردہ یہ اچھا نہیں ہے عاشق ہمارے آنکھ سے آنکھیں ملا نایہ ہی وہاں پھیری خطا |
| (۴) | <p>سیر ہوں جینے سے جانان جان کی پڑا نہیں صحو کا کاٹے گلا جو چاہے اب تو ارے</p> |
| پوشیدہ قبون سے ہے پیغام زبانی سمجھے نہیں جاتے ہیں تیرے راز نامانی ہے پیش نظر عین میرے گنج نہانی | کیون ہم سے رُکے جاتے ہو اے بو فغانی عاجز ہے میری عقل تھے غصے سے جانان آداب کے لازم تجھے اے چشم مجازی |
| (۵) | <p>جو کچھ کہے اے صحو محبت کی بدولت پیری میں ہی باقی ہے میرا لطف جوانی</p> |
| ہم سے راضی نہوا وہ ستم ایجا دکہی چشم گریان ہے میری لب سے زیادہ کبھی طفل کتب تا کہیں ہو گیا استنا کبھی رحم آتا نہیں دلیں تیرے صیاد کبھی | جی میں آتا ہے کرون شکوہ بید کبھی یا بھولا ہے مجھے میں نہیں ہولا اوس کو آن کی آن میں کیا ہو گیا دل کو میرے صحوم روتے ہیں مرغان چین دیکھئے مجھے |
| | جب میں جانو لگا تری صحو ہے قسمت تھی |

| | | | |
|--|--|--|--|
| (۵) | اوسکے دربار میں ہوتیری بہلایا دکھی | (۲۲۸) | |
| اپنی صورت کے بھی نفرت سے مجھے دیکھنا اوسکا عبادت سے مجھے یاں ہر اک لحظہ قیامت سے مجھے بھیر میرا جینا نامت سے مجھے | | جبے جانان تجھے الفت سے مجھے ہے یہی زاہد مدار روزہ نماز اے جنت مغرور کیا پروا تجھے وصل جانان جب ہنوں جیتے جی | |
| (۳) | تجھ پر نہ پوچھو حال وصل دربار کیا کہوں اے صحو حیرت سے مجھے | (۲۲۹) | |
| پاس آنے نہیں دیتے تھے اغیار مجھے چہرے کے کیا خوب کیا آنے اظہار مجھے خوردیوں نے کیا خوب گرفتار مجھے | | نہیں بن آتی ہے تیر کوئی یار مجھے لحون آقوب کے اشاریے عیان سب بیو چوڑ کر جب میں وطن اپنا ایمان پر آیا | |
| | بے نیازی کی شان ہے تیری نذر قبلہ یہ جان ہے تیری تیغ بران زبان ہے تیری ہر مکان میں دوکان ہے تیری | | لا اُبالی ہر آن ہے تیری گہر میں اس تن کے کیا رکھا باقی کون فریاد کو سنے تیری تجھ سا ہر جانی کون ہوتا ہے |
| (۶) | صحو مختار میری جان کا ہے تیرا مکان ہے تیری | (۲۳۱) | |

نگاہِ لطف سے تما کا میاب پہلے سے
بگڑ رہی ہے طبیعت اولیہ رہا ہے مزاج
کہو یہ جو دن کو جاوین ادو دہر نہ آوین اور
پڑھایا یا رنے ہے مجھ کو کچھ سبق ایسا
سُرخ اوسکا زمین پر نہ کچھ فلک پہ ملا

ہمارے اونکے تھا کچھ حجاب پہلے سے
رفیق ہے دلِ خانہ خراب پہلے سے
پلائی ساتی نے مجھ کو شرا پہلے سے
مٹائی رستی کی ساری کتاب پہلے سے
نہان زمین میں ہے آفتاب پہلے سے

(۲۳۲)

کرین گے گو زمین کیا منکر و نکیس سوال
بنایا صحونے سب کچھ حساب پہلے سے

(۴)

تما شاد کیہنے آئے بھان کا ہم بھی
کسی کا کچھ نہیں بگڑا جو کچھ ہوا سو ہوا
خیال ابرو سے فرنگان میں ہوں خمیدہ
ہمیں وہ ہو لے ہیں پر ہم اونیں نہیں ہو لے

نشان بنگلے وہم و گمان کا ہم بھی
اوتھالے صد یہ وہ دوزیاں کل ہم بھی
گمان کرتے ہیں تیر و گمان کا ہم بھی
نظارہ کرتے ہیں پیر و جوان کا ہم بھی

(۲۳۳)

ہر شے میں نمودار ہوا خیر و شر سے
معلوم ہوا آنکھ لڑائی ہے کسی سے
محبوب کیا یار نے محنت اربن کر
زیادہ بلا کس سے کروں کسکو سناؤں

وہ بھولا نہیں آپ کو غائب ہو لے سے
برسات برستی ہے مے دیدہ تر سے
یار انہیں بندے کو قضا اور قدر سے
وہ ساتھ ہوا جسے نکالا مجھے گھر سے

(۵)

حامی تو تیرا یار ہوا روز ازل سے

| | | |
|---|--|-------|
| (۵) | کیا خوف تجھے صحیح بتا کو نظر سے | (۲۳۴) |
| <p>سینے سے اوسکے آتی ہے بویہ کیا بکی صحبت پسند کیوں انہورند خراب کی زاہد سے بات پوچھئے کار ثواب کی پہچانتا میں خوب ہوں صورت جناب کی</p> | <p>خانہ خراب کرتی ہے خواہش شراب کی چوری سے مے کو پیتا ہے وہ طفل بہین مجرم ہوں ہے پرست ہوں کجھے مجھے معاف دہوکا حضور دیتے ہیں پوشاک کو بدل</p> | |
| (۵) | کیا خوف صحیح کو ہے ہست کی بات سے محشر میں تمہکو بسے بددو تراب کی | (۲۳۵) |
| <p>ملے نہ ملے اگرہ میں ملے گی سنگ تو گہی آگ کیسے سمجھے گی کہیں ہل کستی کی ہندو سے چڑھ گی ہماری زمین پہنرت تبت بنے گی</p> | <p>میری قمری روح اڑتی پھر بگی الگ ہو گیا جھس میں جگہ بڑی الی نہیں بوالہوس کا میان پر گزارا صدانگ رہتا ہے نام و نشان سے</p> | |
| (۵) | یمان صحیح بیان روتا کھڑا ہے سنے حال لیلے تو مجنون بنے گی | (۲۳۶) |
| <p>باندھکر گٹھری گنہ کی ستر تہمت لیچلے آئے تھے کسو اسطے ہم کیا ندامت لیچلے ہم فقط مینائے دلین تیری حسرت لیچلے دیکھتے اسکو ہے ہم وہ غنیمت لیچلے</p> | <p>گلشن دینا سے ہم بھی داغِ حسرت لیچلے مٹھی باندھے آئے تھے ہم ہاتھ خالی لیچلے طالبِ دینا کوئی ہے طالبِ عقبی کوئی بے بسی کا وقت نازک ہم کرین تو کیا کرین</p> | |

| | | |
|---|---|-------|
| (۵) | صحویان معلوم ہوگا کل کے دن حوالہ سب سیر کو آئے یہاں تے پر مصیبت لچلے | (۲۳۷) |
| تن تنہا ہوں دلا جسم میں جان میں باقی نام لیوا زما کوئی جہاں میں باقی رنگ ہر رنگ سے کیا پس رو جوان میں باقی آج تک اک نہ تیسرے کمان میں باقی | میرا ہنہام نہیں کوئی جہاں میں باقی قید سے چھوٹ گئے ہو گیا زندان خالی جسکو دیکھا بس اس سے رنگ میں ڈوبا پایا تیری اس شے کے قربان دن جان سے ہوں | |
| (۵) | صحو میں دیکھئے آیا ہوں تماشا اپنا اک دو دن کا ہے جہاں مکان میں باقی | (۲۳۸) |
| مفت میں ہو گئے ہیں سوائی شرک اور کفر میں ہوں سودائی عاشق زار ہوں میں سودائی رہنے والا ہوں میں تو صحرائی | موج دریا میں ہسم نہ دریائی نہ تو بند رہ ہوں نہ خدا ہوں میں مجھے پوچھو نہ کچھ صفت او سکی میں تو گنہگار ہوں بے گناہ ہوں | |
| (۵) | نہ تو مطلق ہے نامتقید ہے صحو ہے خوب تیری بن آئی | (۲۳۹) |
| پرو ہی جام تہا ساقی تمام ارات مری آج مقبول ہوئی خوب مناجات مری دیکھ لی اوس بت کافر نے کرامات مری | عہد بیری میں ہوئی آج طاقات مری مجھکو امید تھی دیکھئے پابوسی میں نگ دلو نہ کوئی موم سا ہوتے دیکھا | |

| | |
|---|--|
| مرتے دم خاک گمے کوئی مکافات میری | پوچھتے تک نہیں انجان ہو گئے جاتے ہیں |
| (۵) | اس قدر بھی نکھاس کے مصیبتِ غموس صحو بان خوب لکھی تھے حکایات میری (۲۴۰) |
| دیکھ صورت کو چھ صورت چھپانے کیلئے کیا کیا پیدا مجھے تو آ زمانے کیلئے تلخ کمر مٹا رکھے ہر تے دکھانے کیلئے وہ ہمیں پیدا کیا شاید مٹانے کیلئے | آئینہ پیدا کیا ہے منہ دکھانے کیلئے ہے پریشان فکر ہر دم تیرے کوچہ میں ملام ایسے کیلئے پھر رہے ہیں کوچہ و بازار میں کھل گیا نقشہ طلسمات جہان کا دوستو |
| (۵) | صحو اب تیرے سوا اپنا نہیں فریاد رس کیا ہمیں آنکھیں دے آنسو بہانے کیلئے (۲۴۱) |
| کرتے اختیار ہیں آ آ کے زیارت میری دونوں عالم کو ہے منظور عبادت میری مجھ کو پھر عذر ہے کیا کیجئے شہادت میری تم تکلف نہ کرو دیکھو حقیقت میری | دوست سب دور ہوئے دیکھ کے حالت میری برہمن دیر کو اور شیخ چلا کعبہ کو سرس بھی سرکار کا ہے تیج نبی سرکار کی ہے جد امجد کو ملائیک نے مے سجدہ کیا |
| (۵) | ایک کرشمہ سے کیا صحو ہے عالم پیدا رنگ لالی ہے بنا خوب خجالت میری (۲۴۲) |
| کس طرح سے ہو بیان مجھ سے یہ حالت دلکی کب نکالے سے نکلتی ہے کدورت دلکی | خارج از عقل ہے دیکھو جو حقیقت دلکی اوسے جب تک نہ پڑے اہل صفا کا پڑو |

| | | |
|--|---|--------------|
| <p>کب چہپائے سے چہپی رہتی حالت دلکی اوسکی وحدت میں نہو جبکہ صداقت دلکی</p> | <p>ضبط گر یہ جو کرون آہ نکھجاتی ہے صرف اقرار زبان سے نہو ایمان کامل</p> | |
| <p>(۵)</p> | <p>صحو میں ماپنے حسن پیر کے صدقے جاؤن ابھی ہو جائے گی طے دم میں مسافت دلکی</p> | <p>(۲۴۳)</p> |
| <p>اگر علم الہی میں بشر آئے تو کیا آئے بصورت صورت انسان نظر آئے تو کیا آئے میرے گہرین اگر وہ فتنہ گرائے تو کیا آئے میں حیران ہوں اگر رشک قرآنے تو کیا آئے</p> | <p>وجود پاک کا جلوہ نظر آئے تو کیا آئے کہو اوس بل غفلت سے کہہی تو دیکھ معنی کو خودی رخصت ہوئی اُمنہ بیخودی نے جبکہ کہلایا لبون بربجان آہو پوچی مرض عشق کی تیرے</p> | |
| <p>(۷)</p> | <p>وہ سب کے جدا مجد ہیں کہوں کیا صحو میں بڑھ کر ہمارے دیکھنے کو بوالبشر آئے تو کیا آئے</p> | <p>(۲۴۴)</p> |
| <p>میں صدقے تیرے متوالا بنا دے تو اپنے رنگ میں پیایے رنگا دے خیال ماسوادل سے بھلا دے شراب اگرہ ساتی پلا دے تیرے قدموں کے نیچے مجھ کو جانے خدا یا خاک میں مجھ کو ملا دے</p> | <p>مجھے ساتی شراب اگرہ دے ہوئی بسلی میرے تن کی گڈ ریا متقابل آئینہ سا ہوں میں تیرے یہی اک آرزو باقی ہے میری یہی ہے التجا پیر معان سے مجھے ظاہر کیا ہے آپ چہپ کر</p> | |
| <p>انہیں قابلِ عنادِ اسلامی کے عجب کیا</p> | | |

| | | |
|--|--|---|
| (۵) | کہ نام صحو دستہ میں لکھا دے | (۲۴۵) |
| مجھے تیری کہین بھی خبر نہ ملی جیسے بنو راہرے ہو کلی بہ کلی میں تو کچھ بھی بخانون بُری کہ کھلی میسے سر سے تو قابو بلے نہ ٹلی | | کیا بہت تلاش گلی بہ گلی میں تو پتہ تا ہوں باغ جمان میں سدا کہتین نالچ سچا تے ہو خاطر خواہ کیا پرے سے جب وہ صدمہ است |
| (۵) | کہوں صحو میں کس سے تم سو میسے دل کی تو ایک گرہ نہ کھلی | (۲۴۶) |
| نہ پوچھا حال کچھ میرا عزیزو اوس سجانے نہ پایا جاہ یوسفؑ میں حرا ایسا زلیخانے ملایا خاک میں پیارے مجھے میری تمنائے ہو اج خاک کا تودہ سنبھالا جھکوا دریا نے | | خرابی ہو کے درپے کی عبت پہل تمنانے خریدے جب کا جی چاہے ہر بازار آئے ہم جو کچھ گزری مصیبت سے فراق یا مین دل پر کسی کا کچھ نہیں بگڑا لکائی آگ در پردہ |
| (۵) | یہ کہ دو صحو سے جا کر ادب لازم ہے و و کبھی عیسے کبھی موسیٰ مجھ کے تہن بھانے | (۲۴۷) |
| داغ دل لالہ سے کچھ لیکن ہمارے کم نہ تھے ہر کسی صورت کے قابل دیکھ لیجئے ہم تھے یا محمدؐ ترے عاشق دو دنیا عالم نہ تھے نورِ مطلق تھا منور حضرت آدم نہ تھے | | باغ میں بالی ترے یہ مننے مانا ہم نہ تھے رو برو سرکار کے رکھا ہوا ہے آئینہ کیا ہولی عاشق زلیخا دیکھ یوسفؑ کے نہیں سب کے پہلے رحمۃ اللعالمین پیدا ہوئے |

| | | |
|---|---|-------|
| (۵) | جائے گریہ ہے عزیز و پہلی منزل میں بیٹھا صحیح کیوں کیا ساتھ تھے کوئی بھی ہونہ تھے | (۲۴۸) |
| طلبگار میرے کردار ان ٹھیکے برابر نہ ہنہ و مسلمان ٹھیکے ظلو ما جو لا تو انسان ٹھیکے گدائے در کے تو سلطان ٹھیکے | مجھے جان پہچان انجان ٹھیکے تھے چاہنے والے اے میر صاحب مصاحب ہنہ اونکے ملا یک عزیز نہین ہون میں قابل گدائی کے پیر | |
| (۵) | سناؤ مرا حال اب صحیح کو تم سرا تن میں مہمان کیوں آن ٹھیکے | (۲۴۹) |
| دریائے محبت کو ہے طغیان کئی دن سے سر پر لٹھے پرتے ہنہ جو انسان کئی دن سے مشہور ہوئے آپکے دربان کئی دن سے ہے زیر قدم تخت سلیمان کئی دن سے | فرقت میں مرا جاتا ہوں جانا کئی دن سے کوئی بار محبت کو اٹھائے تو میں جاؤں جب چھوڑ کے وہ تخت سلیمان بیان آئے کیا اس سے زیادہ ہو بہلا رتبہ کسی کا | |
| (۵) | شہر کے قریب آیا ہے قرآن میں لے صحیح پہچانے نہین گبر و مسلمان کئی دن سے | (۲۵۰) |
| کیا میرا زہد و تقوے کئی میری باہر سائی یہی خانہ خدا ہے یہی عرش کبریائی وہ ہے اگر وہ کیستی یہ ہے بلع بالعدلی | مجھے جگہ میں چاہت کسی بنگی کینچ لائی اسی دل کا شیفہ ہون میں اسیکا ہون فدائی میرا سینہ پر فضا ہے میرا دل خدا ناما ہے | |

| | | |
|--|---|--------------|
| <p>میری ہر نظر میں تو ہے تبھی سے بھائی مجھے عشق نے رو لایا مجھے عشق کی دوڑائی</p> | <p>میرے دل کے گہر میں تو ہوئے چشم تیرا مجھے عشق نے ستایا مجھے عشق نے جلایا</p> | |
| <p>خوف کی بات سے کیا یار ہے ہمراہ مے ساتھ ہر حال میں سرکار ہے ہمراہ مے مجھ کو اب غم نہیں غمخوار ہے ہمراہ مے ہاتھ میں سجدہ زنا رہے ہمراہ مے</p> | <p>راز پوشیدہ ہو اخیار ہے ہمراہ مے بان نہیں سمجھے کوئی مجھ کو ایک لاکھ گز کار دنیا کی ہوس دکھو نہ عقبتے کی طلب صلح کل شیخ و برہمن سے مجھے حاصل ہے</p> | |
| <p>(۴)</p> | <p>اوس سچا کو مرہاں سنا دیکھو صحو دلون سے دل بیار ہے ہمراہ مے</p> | <p>(۲۵۲)</p> |
| <p>خاک پر بیٹھیا ہوں دربار ہے ہمراہ مے مجھ کو کیا غم ہے کہ غمخوار ہے ہمراہ مے کیا نہیں جانتا میں غمخوار ہے ہمراہ مے</p> | <p>صدر ہر خاکہ نشیند بہ ہما بخا صدر است چوڑ کر اپنی حکومت میں بیان آیا ہوں مڑ کے پینے سے عبث منع تو کرتا ہے مجھے</p> | |
| <p>(۵)</p> | <p>صحو بازار میں آیا ہے زلیخا سے کہو تیرے پوست کا خریدار ہے ہمراہ مے</p> | <p>(۲۵۳)</p> |
| <p>قیامت کریں گی ادائیں تمہاری میں جی بہر کے لے لون بلائیں تمہاری جو بار محبت اوٹھائیں تمہاری</p> | <p>یہ دل جانتا ہے جفا میں تمہاری ادھر آؤ پیارے گلے سے لگا لون بتاؤ سوادل کے ہن کوئی یا سے</p> | |

جو وہ گھر میں آئیں تو مقصد ہو پورا
پڑوں پاؤں منت بڑھائیں تمہاری

(۲۵۴) گئے بہول تم صحوات سراسر اپنا
(۵) گذشتہ وہ باتیں سنائیں تمہاری

پوچھتا کوئی نہیں عاقل و نادان مجھے
برہمن و یدوتہ ان پڑھیں ہیں میں
کون بچتا ہے وجود آپ کو تھے آپ علم
ہائے کچھ رہنمائی کرتے ہیں افسوس ہی
جان انجان ہوئے گبر و مسلمان مجھے
کس طرح ہوئے ہوئے بیٹھے ہیں انسان مجھے
کیا نہیں جانتے تم بے سرو سامان مجھے
اپنا وہ سمجھے ہیں ہر طرح قدردان مجھے

(۲۵۵) میں خفا ہوتا نہیں صحو وہ چاہیں ہو کہیں
(۵) دیکھتے کہتے ہیں کیا گبر و مسلمان مجھے

کئے وعدے پیمان شکن کیسے کیسے
جو پہنا ہوا آج گلگون قبا ہے
کیا ایک حملہ میں تخیل عالم
سنورتے ہیں جسم کبر جاتے ہیں وہ
ملے خاک میں گلبدن کیسے کیسے
ادائیں ہیں جادو ہیں کیسے کیسے
ہیں پیارے تھے چلن کیسے کیسے
ہیں اعجاز زلف رسن کیسے کیسے

(۲۵۶) گئے بہول اصلی وطن کو یہاں سب
(۴) ہوئے صحویہ ماومن کیسے کیسے

تیرا آباد میخانہ جو آگے تہا وہ اب ہی ہے
نہیں مانوس ہوتا ہے قیامت کر دیا پڑا
جہاں میں دو پہاڑ جو آگے تہا وہ اب بھی ہے
دل و چشمی یہی گناہ جو آگے تہا وہ اب بھی ہے

گزارے عمر ہم ساری کہ جسکی جستجو تین تھسا ملا دت میں دیوانہ جو آگے تھا وہ اب بھی ہے

(۲۵۷) رسائی صحیح کو بونکر ہو میری صورت گدنی کی مزاج یا رشا ہا نہ جو آگے تھا وہ اب بھی ہے (۵)

رائفت کامیے سر پہ اوٹھاؤن تو سہی پیش قاضی انور دعویٰ میرا ہل ساقاقل ہے مزا او سکی ہی راز کو جو فاش کرے بگڑی جاتی ہے طبیعت تیری زاہد کیونکر منتین کر کے تجھے یا رمنائون تو سہی سرخروئی کے لئے بات بناؤن تو سہی بات کی بات میں سولی پر چڑھاؤن تو سہی جام پر جام ابھی تجھ کو پلاؤن تو سہی

(۲۵۸) شمع خسا رکا پروانہ بنا چاہتا ہوں صحیحو محفل میں جو شب جان جلاؤن تو سہی (۲)

پس کے پاس میے پاس نہ آئے گلہ ہے ستمکے احوال کو کیا خوب منہی میں ٹالے خواب میں ہی کہی صورت نہ کماے گا ہے ایک دو آنکھ سے آنسو نہ بھائے گا ہے

عرصہ سے مجھ کو طلب یار کے دیدار کی تھی بعد مرنیکے ہو امجھ کو یقین ہے آنسوں دوست تو دلیں ہو س خانہ خمار کی تھی ہے جو صورت میری صورت ہی لدا کی تھی

من عرف پہچاننے کی بات ہے سب نفی اثبات ہے سو ذات ہے جب خودی اوٹھ جائیگی دل سے تیرے تو رہے گا تو تیری ذات ہے

| | |
|---|---|
| یار کے کہنے میں کیا تاخیر ہے یاں رہیں یا وان رہیں محنت رہیں | دو تون عالم کو کیا تسخیر ہے دو جہان سرکار سے جاگیر ہے |
| خواہانِ محبت ہوں شہادت نہیں آتی | اے ہم نفسو نمبو عداوت نہیں آتی |
| جاؤ نگامین مدینہ کو یا مصطفیٰ انہیں کس منہ سے ہو بیان بہلا شوق آپ کا | یا در نہیں ہے بخت میرا دست پانہیں پہر کیا کون میں دلکو یہ دل ماننا نہیں |
| یو سیلو کا وسیلہ ہے عراقی ساقی عرض کچھ کر نہیں سکتا ہوں خرابی ساقی | تیرے بیخانہ پر حاضر ہے شرابی ساقی مجھ بلا نوش کو پھٹ ہی ہے کافی ساقی |
| بھردے چلو میں جو شیشے میں ہے باقی ساقی | |
| تیرے زندوں پہ ملامت کوئی آئیں گی نہیں بغیر انا بقیامت کوئی آنس کی نہیں | محتب کی ہی شکایت کوئی آئیں گی نہیں تیرے بیخانے پہ آفت کوئی آئیں گی نہیں |
| سب دعا گو ہیں یہ جتنے ہیں شرابی ساقی | |
| ہے کیا عشق کی آتش نے ہر خانہ خراب ایک دم کی نہیں فرصت ہوں کھڑا پر کا ب | دل بھی جل بہن کے ہوا سینے میں امد کیا تیرا جی چاہے تو پلوادے کوئی جام شراب |
| ہاتھ پھیلائے کا بندہ نہیں عادی ساقی | |

| | |
|--|--|
| قاضی اہل وقت کے فتوے سے جو نادم ہوگا | بالیقین اہل جہنم کا وہ حساد م ہوگا |
| حسام پر جام پلاتا مجھے قاسم ہوگا | جو نہ پیوے گا شراب آج وہ مجرم ہوگا |
| کو بکو کل سے یہ کر دی ہے منادی ساتی | |
| جب سے ساتی نے پلائی ہے شرابِ فان | ہول کر بیٹھا ہوں میں لے خیالِ دہان |
| نیک بد سے تجھے کیا کام ہے صحیح نادران | مست کیا جانے کہہ دو رہے کعبہ ہے کہان |
| عمر ساری تیری بھٹی یہ گزاری ساتی | |
| ولہ قدس سرہ | |
| ایک زمانہ تھا کہ حبیب یار میں سینہ نوکا | جستجو میں او کی بہر تا تھا بہر شہرِ دیاہ |
| اب وہ دن آئے کہ پائے کی طرح لیں ہمار | یا بانی ہائیں گے در قرارش بقرار |
| طالبِ دیکر شہرہ ہچو موسیٰ بار بار | |
| ترس دوزخ ہے نہ ہے کچھ خواہشِ خلدیرین | ہوں مجرماً کچھ نہیں کٹکا مجھے از کفر و دین |
| مست ہوں پیکرِ شربتیق کو لے شیخِ دین | خار غم از رنگ و ناموس و زمین آن شہرین |
| شہر یارم با کسے صلا ندارم ہو چکار | |
| دیرو کعبہ میں ہن سکتے ہیں یہ شیخ و برہمن | بعض بہرتے ہیں بیابانوں میں شکر کن |
| ہو نہیں سبایشا موجودہ میں یان پر توکلن | نیست علم معرفت جن و بشر را ذات میں |
| ہر دو عالم عکسِ رویم چون بناش آتشکار | |

ایک آتا ہے نظر کیا دوست کیا اہل حسد
جان دہم تا جان خواہد من ندانم غیر خود

جب تعلق کا اٹھا پردہ تو ہر سب نیک بد
جو اعظایہ آپ کی ناحق ہے مجھے رڈو کہ

گوش دارم از کلام کشت گذرا یا دگار

اب تو ہر ذرے میں دیکھو ن ہون جمال یا رکو
بر نہایت حیرت اندر حیرت افزا یہ صحو

گر پڑا ہون بجز وحدت میں جو ہونا ہو سو ہو
مخوابنی ذات میں یہ لطف کما ایدو ستو

از دور و دیوار گوید خویش تن را یاد دار

مٹھریان

مجھے لاگی نجر یا توڑے سے
دو بے نینا بانڈ ہے کٹاری سے
مجھے لاگی نجر یا توڑی سے
سید کارن جوگ اوٹھائی
ماتا پت کا نام ڈ بونی
مجھے لاگی نجر یا توڑی سے
مالا جھے ساد ہو ہر بار
کہوٹے کرے کو صحو بخانون
ہونی ہو سو ہوگی ... یار

بنا والے پسپا پیارے
ایک تو نینا مدہ کے ماتے
آؤ پیارے دوارے ہمارے
تن من تجھ پر ڈارون وال
برہ کی برہمی نے کھائی
چوڑ دیو سنا رے
چاند سورج میں جو سکیری
بچن پیا کا اپنے مانون
کوئی لاکھ کے میں برانانون

مجھے لاگی خبر یا تو رہی ہے

ایضاً

کیون تو کرتا ہوس اتنی ہے یان دم کے دم کا گزارا ہے

ناتیرا ہے نامیرا ہے

اپنا اپنا کون ہے اپنا جو ٹاسا را پسا را ہے

ناتیرا ہے نامیرا ہے

کہنا صحو کا مان لے پیارے پھر نہیں آنا دو بارا ہے

ناتیرا ہے نامیرا ہے

بیاختی لکھتے ہیں

مجموعہ قطعات تثنیخ دیوان صحرور اللہ علیہ

تاریخ الطباع دیوان ہذا رنجیہ مطبع گوہر نشان آشنائے بحر عرفان
 عالی فطرت معجز بیان عالمجناب شمس آبادی نواب صادق جنگ محمد
 جمال الدین خان بہادر دام شوکتہ

قطعة تاریخ

چھپکے ہوا جلوہ ناما مرحبا
 قال میں آتا ہے مزا حال کا
 جنمیں نہان معنی ستر خدا
 ہے بخت را چشمہ آب بقا
 پاگئے ہم درد جب گرگی دوا
 قطب زمان ہادی راہ ہدا
 نعمتہ داد وہی جنکی صدرا
 مصدر صد معرفت و اتقا

مرشد برحق کا کلام لطیف
 رنگ میں ڈوبے ہوئے اشعارین
 کیسے ہیں الفاظ فصیح و بلیغ
 تشنہ لبون کو سخن آبدار
 دیکھتے کہتے ہیں مریضان عشق
 کیون نہو سکا ہے یہ زیبا کلام
 حضرت آغا تخلص بہ صحو
 منظر انوار حرداوند پاک

گوہ گنجینہ صدق و صفا

ان کا سخن ہے سخن بے بہا

جوہر آئینہ علم و کمال

انہی زبان کا شفت اسرار حق

حلم نے تاریخ کہی فی البدیہ

شکر خدا صحو کا دیوان چھپا

میں مداح قاسم کوثر و سلسبیل جلیل القدر جناب حافظ جلیل حسن
صاحب جلیل سلمہ الدر الوکیل

قطعہ تاریخ دیوان حضرت صحو

ہے سامنے آنکھوں کے عجیب منظر افان
ہر شے کے ہر ساک لئے رہے عرفان
کہتے ہیں جسے بادشاہ کشور عرفان
ہر معنی نازک ہے کلیدِ در عرفان
نقطے ہیں کہ ہیں نام خدا گوہ عرفان
کوئی معنی عرفان ہے کوئی اختر عرفان
وہ شاہد عرفان ہے تو یہ زیور عرفان
کوئی ہوئے کس ناز سے ہے شہر عرفان

دیوان ہے یہ صحو کا یا مصدر عرفان
تعریف ہے دیوان کی مکان سے باہر
سرتاج سخن کیوں انہو جب کا سخن ہے
ہر مصرع تر موجدِ دریائے حقیقت
مرکز ہیں کہ ہیں مرکز اسرار الہی
آنکھوں میں ضیا آئی ہے لفظوں کی چمک سے
رکھی ہے عجیب معنی و الفاظ میں خوبی
اڑ چلنے کو طیار ہے ہر طائر مضمون

مقطع سے یہ ظاہر ہے کہ ہر منظر عرفان
کچھ غنچہ عرفان ہیں تو پکڑتے تر عرفان
پرست لئے ہاتھ میں ہے سلو عرفان
شمشیر کے قبضہ میں جو ہے جو ہر عرفان

مطلع سے نمایاں ہے کہ ہے مطلع انوار
چھتے ہوئے اشعار سے بھل ہوئے لاکھوں
سب نگ میں ہیں دیکھ کے اس نگ سخن کو
پیغیض اسی عارف کامل کا ہے سارا

کیا خوب جلیل آپ نے تاریخ نکالی
یہ صححو کا دیوان ہے اک دفتر عرفان
۱۳۳۲ھ

از جناب محمد اسحاق خان صاحب آغا ملی تخلص اسحاق

ہردل یزدان طلب کیا شاد ہے
بوستان معرفت آباد ہے

چھپ گئے اشعار میرے پیر کے
کہدے اے اسحاق تاج شیع

۱۳ ۳۲ ھ

قطعہ تاریخ نیرتہ کلک گرساک جناب مولوی لطیف احمد صاحب مینائی تخلص
بہ اختر مددگار ہوم سکریٹری صاحب اسرار عالی

جس پہ صدقے بہا رحبت ہے
یہ سخن ہر بے طریقے سے
یہ سخن کا شرف حقیقت ہے

حضرت صححو کا چھپا دیوان
یہ سخن مغز ہے شریعت کا
یہ سخن جان ہے تصوف کی

اسکی تاریخ لکھنے لے اختر اپنے حق میں بڑی سعادت ہے

بے بہا مل گیا یہ صبح سال

شاعری ہے کہہ کر امت کا

۱۳ ۲۲

ارجنجا صاحب العلم والوالا مولوی محمد صدیق الزمان صاحب آفا شاگرد حضرت حلیل

ہے شہ شہیر کا ارباب سخن پر احسان
ہے نثار اس پر فصاحت تو بلا غت قرآن
سامنے آنکھوں کے پر جاتا ہے جنت کاسمان
آکے سیراب ہوں وہ بحر تصوف کے روان
جو ہر ذات حقیقی بھی ہے شعرون کے عیان
ہے یقین اُسکو ملے دخلہ بن غجان

حضرت صحو کا جو صبح کرایا دیوان
بارک اللہ عجب حسن بیان ہے اس کا
کتنے دلکش ہیں یہ اشعار کہ جگلو پڑ کر
صوفیوں کو یہ کوئی جا کے سناوے مرادہ
راز نہ رہتے ہے ہر لفظ میں نہان اسکے
ایکبار اسکواگر کوئی سمجھ کر پڑھ لے

فکر تاریخ و فاکہ تو کہا ہ تف نے

چشم بد و فصاحت کی جو جاریہ دیوان

۱۳ ۲۳

ایضاً: حبری

بارک العدا ج وہ دیوان ہو جلوہ نما

مدتوں سے جکارا مان جسکی شہرت ملین تھی

صوفیوں کو شکر کے وجد آتا ہے ہر شعر پر | کس قدر دلکش کلام صحو ہے صد مہ جبا

اے وفاتانچ کیا بھی نکالی آپ نے

شکر ایزدِ نہیک عارفان دیوانِ جہیا

۱۳ ۳۲

من تصنیف لطیف نثار الملک وقف نوم جناب شیخ محمد علی صاحب امیر احمدی

اجمیری تلمیذ حضرت معینی مدظلہ

بے بہا ارغمان اسے کہئے
روضہ جاودان اسے کہئے
روکش کہکشان اسے کہئے
بے نشان کا نشان اسے کہئے
نیتہ آسمان اسے کہئے
عشق کی بوستان اسے کہئے
ملکِ دل کی زبان اسے کہئے
یوسف کا روان اسے کہئے
سبح حق ترجمان اسے کہئے
اور جان جہان اسے کہئے
بالیقین بگیان اسے کہئے

حضرت صحو کا یہ دیوان ہے
ہر غزل میں ہے بوئے باغِ قدم
موتیوں کی لڑھی ہے ہر اک سطر
اسکے ہر شعر میں ہے جلوہ ذات
آسمان جائے بلاغت کو
ہاں سمجھے اسے مرقعِ حسن
ہیں مضامین معرفتِ اسین
کاروان رہ حقیقت میں
قول منصور کی ہے یہ تفسیر
کیجئے فوض شاعری کو جہان
ماہی دہم و رہنائے لعلتین

آسمان آستان سے کہئے
یاور عاصیان سے کہئے
خط حفظ و امان سے کہئے
حسن روئے بتان سے کہئے
اور ہما آشیان سے کہئے

اسین ہے مہر معرفت کا جلوس
اس سے ٹپتے بہین داغما کے گنہ
دشت و وحدت میں سالکوں کے لئے
رنگ باغ سخن سمجھئے اسے
دیجے نسبت ہمارے معنی کو

میر پر ساز ہے تصوف کا
نغمہ صوفیان سے کہئے

۱۲ ۵۲۲

از جناب ابو می حکیم امیناز حسین خان صاحب اقف شمس ابو العالی

نواز فرزدل ہر مستمند
شیخ کامل کلہے دیوان حق پسند
۱۳۲۲ھ

صحو موحق کا دیوان چپ گیا
عرض کی واقف نے تاریخ شروع

از جناب کیم محمد قاسم حسن صاحب بر آغالی ابو العالی

ہر غزل باشد نشان ترغیب
سال طبع او زبان ترغیب
۱۳۳۲ھ

طبع شد دیوان صحویہ بر ما
لے بشر ہاتف مرا آگاہ کرد

از جناب کیم خواجہ شفیع حسن صاحب بر آغالی ابو العالی

جسمین بہن اسرار رب ذوالجلال
برگزیدہ ہے ریاض وجد و حال
۱۳۳۲ھ

ابوالعلائی پیر کا دیوان چھپا
طبع کی تاریخ کدے لے مقرر

انجناب محمد فیاض الدین صاحب فیضی آغالی ابوالعلائی

ہست این جہلہ گاہ رازینا
طبع دیوان شدہ خزانہ راز
۱۳۳۲ھ

نیک دیوان صحو مرشد
گفتہ ام سال طبع اوسیعنی

انجناب غلام محمد خان صاحب ف محمد جانگیر خان و آغالی ابوالعلائی

بن گیا کیا حرز جان کائنات
ہے کلام مرشد عالی صفات
۱۳۳۲ھ

چھپ گیا دیوان صحو پیر پاک
واصف صحو کہو تاریخ طبع

بخیمہ طبع اقدس جناب سادت انتہا حضرت میر امیر علی حسنا متولی درگاہ معلی
اجمیر شریف مظلہ

اپنے مخدوم باصف کا کلام
اس سے ہوں فیضا خاص اور عام

جمع عبد الکریم خان نے کیا
تھی غرض یہ تمام کوشش سے

فکر تاریخ تھی کہ آلی صدا
نغمہ طرب ہے اس کا نام
۲۲ ۱۲

از طبع گوهر فشان صاحب العلم و البیقین حضرت نیرین العابدین صاحب
صاحبزاده استانه معلی اجمیر شریف

ہے معجزہ مسیح یا آب حیات
برجستہ کہا دل نے "بیاض حنات"
۱۳۲۲ھ

دیوان جناب صحو عالی درجات
عابد کو ہوئی جو سال و تلخ کی فکر

من نتائج طبع منیف و فکر لطیف بدیع البیان فصیح اللسان مع لوی سید
محمد عبدالمعجود صاحب معینی اجمیری صاحبزادہ درگاہ معلی

بالیقین صد الصدور عاشقان
جان شائقان سرور عاشقان
دمدم افزود نور عاشقان
ہر غزل یک نخل طور عاشقان
بانگ تحسین از حضور عاشقان

مصحف منظوم داود آنکہ بود
جمع شد از دست شمشیر آنکہ بہت
نظم آن چون بر تو شمس الضحی
خاصہ در بزم سماع معرفت
سال از تپشش کہ بخیزد بران

ہا تقم گفت معینی حب حال
شعر داؤدی زبور عاشقان

ولہ

جانشین ابوالعلا کا کلام
صاحب کلاف صاحب مصمص
کہ سراسر ہے حکمتِ امام
ہے ہر اک دائرہ خلوص کا جام
بول اٹھے طائر ان سدو مقام

سخی شمشیر سے ہم پہنچا
کون شمشیر گنج فقر و غنا
کیا لکھوں شرح مصحفِ اود
ہر کشش میں ہے جذبہ الفت
ہوئی تالیخ کی چون کر مجھے

ساکنانِ حریمِ قدس میں ہے
نعمۃ روح پاک اس کا نام
۱۳۵۲ھ

از جامع اوراق خاکبوس آستانہ پیر دستگیر بندہ شمشیر

رموزِ معرفت لاریب ہے یہ
”کلام حق کلامِ غیب ہے یہ“

چہ پسا دیوانِ صحویپ برحق
کسی تالیخ میں اس کی شمشیر

ولہ

مقتدا سے زمان و قطب زمین
ہر عبارت چسکہ چو در شمشین

طبع شد نظم قبلہ عالم
شاہ داود آنکہ از لب او

معشش مجموع قاطع دھسم بیت اور ہنمائے ملک یقین

بندہ شمشیر سال و تاریخش
گفت "ارشاد پیر و مرشد دین

۱۳۳۲ھ

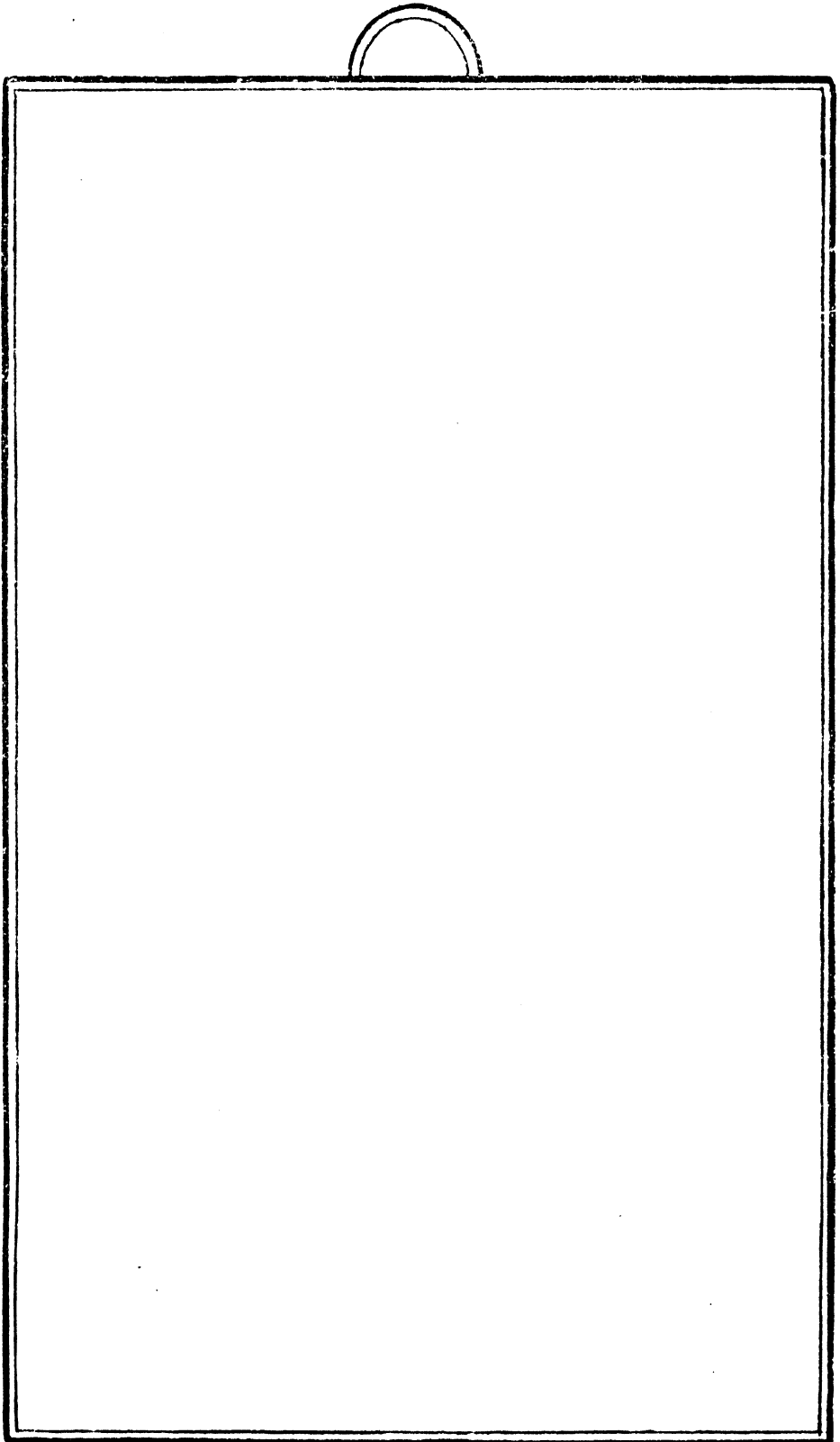
ولہ

بادہ پیا بصدا تملط شد
"ہمہ مینا نہ تصوف" شد

۱۳۳۲ھ

سخن پیر ماجو بامستان
سال آن حسب حال آن شمشیر





ابوالعلانی اسٹیم پریس لکڑہین

خدا کے فضل و کرم سے ہر قسم کی کتابیں عربی - فارسی - اردو - ہندی
و انگریزی خوشخط صحیح بکفایت طبع ہوتی ہیں اس پریس کی چھپائی کا
مشتمل نمونہ ازخروارے یہی نمونہ حاضر ہے ملاحظہ فرمائیے۔

نسخ نستعلیق ہندی انگریزی اور ہر قسم کی مصوری اور میلان کا کام
حسب دلخواہ چھپ سکتا ہے اگر یہ چھپائی پسند ہے تو بسم اللہ یہ
پریس آپ کے احکام بجالانے کے لئے حاضر ہے فرمائشوں کی تعمیل
جلد و دیانت داری اور بکفایت ہوتی ہے۔ چھپائی کا نرخ اور شرائط
حسب ذیل پتہ پر خط بھیج کر دریافت فرمائیے۔

قہر

المشا

مینڈجر ابوالعلانی اسٹیم پریس لکڑہ

